سالانہ رپورٹ

انجمنِ ترقیٔ اُردو (ہند) دہلی

(رجسٹری شدہ زیر ایکٹ ۲۱ مجریہ سنہ ۱۸۶۰ء)

بابت سنہ ۱۹۴۵ء

مرتبہ و شائع کردہ

آنریری سکریٹری انجمنِ ترقیٔ اُردو (ہند)

۱ دریا گنج - دہلی

(دیال پرنٹنگ پریس - دہلی)

انجمنِ ترقی اُردو (ہند) دہلی

سرپرست، معاونین و ارکان

سرپرست:۔ وہ صاحب جو پانچ ہزار رُپے یک مشت یا پان سو رپے سالانہ انجمن کو عطا فرمائیں ان کی خدمت میں تمام مطبوعاتِ انجمن (مجلد) بلاقیمت پیش کی جائیں گی۔

معاون:۔ وہ صاحب جو ایک ہزار رُپے یک مشت یا سالانہ ایک سو رُپے انجمن کو عطا فرمائیں اُن کی خدمت میں تاریخ عطیہ کے بعد شائع ہونے والی انجمن کی تمام مطبوعات (مجلد) بلاقیمت پیش کی جائیں گی۔

رُکنِ مدامی:۔ وہ صاحب جو اڑھائی سو رُپے یک مشت انجمن کو عطا فرمائیں، انجمن کی تمام مطبوعات نصف قیمت پر حاصل کر سکیں گے۔

خریدارِ رکن۔ جو صاحب انجمن کو بارہ رُپے سالانہ پیشگی عنایت فرمائیں گے وہ خریدار رُکن متصوّر ہوں گے۔

قواعد برلئے خریدار ارکان

۱ ۔ ہمارا سال یکم جنوری سے شروع ہوگا اور ۳۱ر دسمبر کو ختم ہوگا۔

۲ ۔ جو صاحب اس دوران میں (خواہ کسی تاریخ کو) رکن بنیں گے وہ اِسی سال کے ختم تک رُکن متصوّر ہوں گے۔

۳ ۔ چندہ وصول ہوتے ہی ہر خریدار رُکن کی خدمت میں انجمن کی تازہ ترین فہرست مطبوعات بھیجی جائے گی اور پندرہ رُپے تک کی قیمت کی مطبوعات یا رسائل (''اردو'' یا ''سائنس'') حاصل کر سکیں گے۔ بہ الفاظِ دیگر ان سے سالانہ صرف پندرہ رُپے تک کی کتابوں کی حد تک بیس فی صدی کی رعایت ہوگی۔ صرفۂ ڈاک و محصول ریل خریدارِ رکن کے ذمے ہوگا۔

انجمن کے

سرپرستِ اعلیٰ

اعلیٰ حضرت سلطان العلوم، محی الملّت والدّین

ہز اگزالٹڈ ہائی نس، رستمِ دوراں، ارسطوئے زماں

سپہ سالار، آصف جاہ، مظفر الممالک، نظام الملک، نظام الدولہ

نواب میر عثمان علی خاں بہادر

فتح جنگ، جی سی ایس آئی، جی سی بی، یارِ وفادار سلطنتِ برطانیہ

خسروِ دکن

خلد اللہ تعالیٰ ملکہ و سلطنتہ

سرپرست

۱ - سکندر صولت، افتخار الملک، ہز ہائی نس نواب حاجی محمد حمید اللہ خاں بہادر
جی-سی-ایس-آئی، جی-سی-آئی-ای، سی-وی-او، فرماں روائے ریاست بھوپال
بی-اے، سی، آئی، سی وی او، جی، سی، آئی، ای فرماں روائے ریاست بھوپال

۲ - عالی جناب نواب سالار جنگ بہادر سابق مدار المہام، سرکار عالی حیدرآباد دکن

۳ - سر فاضل بھائی کریم بھائی - بمبئی

۴ - راجا پرتاب گیر جی نرسنگ گیر جی بہادر - حیدرآباد دکن -

معاونین

۱ - عالی جناب نواب صدر یار جنگ بہادر مولوی محمد حبیب الرحمان صاحب شروانی رئیس اعظم حبیب گنج، ضلع علی گڑھ -

۲ - عالی جناب نواب سراین بہادر، حیدرآباد دکن -

۳ - عالی جناب خان بہادر احمد علاء الدین صاحب - سکندرآباد - دکن

۴ - عالی جناب حکیم حاجی عبد الحمید صاحب، مالک ہمدرد دواخانہ، دہلی -

۵ - عالی جناب سید جواد علی شاہ صاحب رئیس اعظم و متولی امام باڑہ اسٹیٹ، گورکھپور -

۶ - عالی جناب حافظ محمد صدیق صاحب - رئیس اعظم - کانپور -

۷ - عالی جناب حاجی بشیر احمد صاحب مینجنگ پارٹنر نوری شوگر ورکس بھٹنی ضلع گورکھپور

۸ - عالی جناب سیٹھ موتی لال صاحب کھیتان - برہج بازار ضلع گورکھپور -

۹ - عالی جناب شرف الدین حسن صاحب رئیس بارڈہ - ضلع پٹنہ -

۱۰ - عالی جناب دل دار حسن خاں صاحب بی-ایس سی (علیگ) ٹھیکے دار جنگلات ضیا منزل

فہرست مندرجات رپوٹ

ارکانِ دوامی

۱- راجا امابت راؤ مہابونت جاگیر دار دوم کنڈہ دکن
۲- عالی جناب نواب اصغر یار جنگ بہادر- خیریت آباد- حیدر آباد دکن
۳- مسٹر المالطیفی صاحب آئی سی ایس سابق فنانشیل کمشنر پنجاب- گورمنٹ بمبئی-
۴- وارث دیا بھائی ویلجی صاحب سوداگر چرم- احمد نگر-
۵- دیوان بہادر سیٹھ رام گوپال صاحب سکندر آباد دکن-
۶- خان بہادر محمّد اعظم صاحب رئیس اعظم، دِل کُشا- ڈھاکہ
۷- سیٹھ عبداللطیف احمد صاحب مالک دکان حاجی نور محمّد زکریا- کلکتہ-
۸- آنریبل سیٹھ عبدالکریم صاحب جمال- رنگون-
۹- جناب حافظ وزیر احمد صاحب جنرل مرچنٹ- دارجلنگ-
۱۰- جناب مولوی محمّد محسن علی صاحب ایم، ایس- سی- مشیر المہام تعمیرات- بھوپال-
۱۱- مسز عباس طیب جی صاحبہ- بڑودہ-
۱۲- مس ریحانہ طیب جی صاحبہ- بڑودہ
۱۳- جناب مولوی حافظ شاہ حمید الدین صاحب عارف رئیس اسلام پور ضلع پٹنہ
۱۴- جناب مولوی خلیل الرّحمان صاحب نئول ضلع پٹنہ-
۱۵- جناب مولوی منظر علی صاحب نئول ضلع پٹنہ-
۱۶- جناب مولوی مسعود احمد صاحب نئول ضلع پٹنہ-
۱۷- جناب حامد حسن صاحب مالک دہلی بک بائینڈنگ ورکس- دہلی-
۱۸- دربارِ عالیہ ریاستِ جاورہ-

۱۹- جناب سیٹھ باپو راؤ صاحب - ڈوری بھوڑیا - ہنگولی (دکن)
۲۰- جناب سیٹھ ہیم راج بال مکند صاحب ہنگولی (دکن)
۲۱- جناب سیٹھ ہیرالال صاحب ہنگولی (دکن)
۲۲- جناب سیٹھ کنول نین کیشب دیو صاحب ، ہنگولی (دکن)
۲۳- جناب سیٹھ کشن داس سیتارام صاحب ہنگولی (دکن)
۲۴- جناب محمد اکبر خاں صاحب رئیس اعظم تعلقہ دار سرگانو، ڈاک خانہ بیتل پوُر ، ضلع بلاس پور (سی - پی)
۲۵- جناب شمس العلما مولوی کمال الدین احمد صاحب - ایم - اے - آئی ای ایس - ایم - ایل - اے (سنٹرل) نمبر ۴ (اے) فری اسکول اسٹریٹ - کلکتہ -
۲۶- جناب لالہ ایشونت راؤ صاحب پورنا ضلع پربھنی (دکن)
۲۷- جناب لالہ گنپت راؤ صاحب لعل جی صاحب ، موضع گور تعلقہ بسمت نگر ، پربھنی - دکن -
۲۸- معتمدِ اعزازی انجمنِ ہذا -
۲۹- جناب شیخ عبد الخالق صاحب ولی عہد بہادر ریاست مانگرول - (کاٹھیاواڑ)
۳۰- جناب سیٹھ ہیرا چند گاندھی صاحب وکیل عثمان آباد (دکن)
۳۱- جناب سیٹھ ترکم داس دوارکا داس صاحب - چارٹرڈ بلڈنگ - فورٹ بمبئی -
۳۲- جناب سیٹھ شنکر لال گیلا بھائی صاحبان بینکرز ، چوپاٹی بمبئی -
۳۳- جناب سیٹھ جمنا داس دوارکا داس صاحبان مرچنٹس چارٹرڈ بلڈنگ - فورٹ بمبئی -
۳۴- جناب ایس مہر بخش صاحب جے پی - ایم - ال - سی کارپوریٹر ، ماہم بمبئی -
۳۵- جناب مولوی محمد علی صاحب ایم - اے قصور پنجاب -

۳۶- جناب مسٹر مدگل سنگپا صاحب مستا تعلقہ گنگاوتی ضلع رائچور- دکن۔
۳۷- جناب مسٹر بی کش راؤ صاحب وکیل رائچور، دکن۔
۳۸- ہز ہولی نس مولانا سید طاہر سیف الدین صاحب امام بواہیر، بدری محل۔ ہارن بی روڈ، بمبئی۔
۳۹- جناب راجا کنٹپا نایک صاحب بہادر راجا شور اپور ضلع گلبرگہ۔ دکن۔
۴۰- جناب مولوی محمد عبد الصمد صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جبل پور
۴۱- خان عبد المجید خاں صاحب بسی بابا خیل- جالندھر شہر- پنجاب۔
۴۲- جناب خواجہ سردار حسین صاحب سابق مہتمم کوتوالی- نا دندگی- بشیر آباد۔ ضلع گل برگہ۔ حال حیدر آباد دکن- کوچۂ نواب مقرب جنگ بہادر۔
۴۳- جناب دولت یار خاں صاحب مہتمم آب کاری، نا دندگی بشیر آباد۔ ضلع گل برگہ۔ دکن۔
۴۴- جناب ڈاکٹر عبد الستار صدیقی صاحب صدر شعبۂ عربی و فارسی الہ آباد یونی ورسٹی
۴۵- جناب نواب مرزا یار جنگ بہادر سابق ایجنٹ برار من جانب حضور نظام حیدر آباد دکن۔
۴۶- جناب نواب فخر یار جنگ بہادر سابق صدر المہام فنانس حیدر آباد دکن۔
۴۷- جناب نواب نثار یار جنگ بہادر سابق تعلقہ دار صرفِ خاص مبارک حیدر آباد دکن۔
۴۸- جناب امیر بیگ صاحب ٹھیکے دار رائچور، دکن۔
۴۹- جناب مولوی سید ہاشمی صاحب سابق مددگار معتمد عدالت و کوتوالی و امورِ عامہ، سرکارِ عالی، حیدر آباد دکن، حال دہلی۔
۵۰- جناب مولوی سید محی الدین صاحب بی-اے بیرسٹر ایٹ لا- سابق شریکِ معتمد

تعلیمِ صنعت وحرفت سرکارِ عالی حیدرآباد دکن۔

۵۱- ساہوکار جمال محمد صاحب پیرامبور - مدراس۔

۵۲- جناب نواب علی نواز جنگ بہادر۔حیدرآباد دکن

۵۳- جناب نواب ذوالقدر جنگ سابق معتمد عدالت وکوتوالی وامورِ عامہ سرکارِ عالی۔حیدرآباد دکن۔

۵۴- جناب مولوی سید محمد اعظم صاحب وائس چانسلر جامعۂ عثمانیہ حیدرآباد دکن

۵۵- جناب مولوی سید اعجاز حسین صاحب تعلقہ دار وظیفہ یاب۔حیدرآباد دکن۔

۵۶- جی سی میک یون صاحب سابق پرنسپل نظام کالج حیدرآباد دکن۔

۵۷- جناب مہارانی صاحبہ گدوال حیدرآباد دکن۔

۵۸- جناب راجا صاحب ونپرتی حیدرآباد دکن

۵۹- جناب ونکٹ راما ریڈی صاحب او-بی-ای سابق کوتوال حال اسپیشل افسر صرفِ خاص مُبارک۔حیدرآباد دکن۔

۶۰- جناب مولوی عبدالرحمان خاں صاحب سابق پرنسپل جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن۔

۶۱- جناب مسٹر فریدون ایس چنیائی صاحب۔صدر مہتمم آب پاشی حیدرآباد دکن۔

۶۲- جناب حسن لطیف صاحب معتمد تعمیراتِ عامہ۔حیدرآباد دکن۔

۶۳- مس اے پوپ سابق پرنسپل زنانہ کالج۔حیدرآباد دکن۔

۶۴- سر غلام حسین ہدایت اللہ، کراچی

۶۵- جناب آرام اسٹرلنگ صاحب سابق ڈائرکٹر جنرل کوتوالی اضلاع حیدرآباد دکن۔

۶۶- خان صاحب عبداللطیف خاں صاحب لطیفی پریس - دہلی

۶۷- جناب نواب مہدی یار جنگ بہادر، حیدرآباد دکن

۶۸- جناب نواب سر نظامت جنگ بہادر، حیدرآباد دکن -

۶۹- جناب آنریبل جے ٹاسکر صاحب سابق صدر المہام مال حیدرآباد دکن

۷۰- جناب راجا صاحب جٹ پول ریاست حیدرآباد - دکن -

۷۱- جناب مولوی احمد مرزا صاحب چیف انجنیر تعمیرات - خیریت آباد حیدرآباد دکن -

۷۲- جناب مولوی سید علی اکبر صاحب صدر مہتمم تعلیمات - حیدرآباد دکن -

۷۳- جناب سر ولیم بارٹن کے، سی، آئی، سی، ایس آئی سابق رزیڈنٹ حیدرآباد دکن -

۷۴- جناب حامد اے علی صاحب سابق آئی - سی - ایس بڑودہ

۷۵- جناب گوبند راؤ صاحب وکیل پربھنی دکن -

۷۶- جناب مولوی محمد خیرالدین صاحب وکیل پربھنی - دکن -

۷۷- جناب رائے چھوٹے لال صاحب اورنگ آباد دکن

۷۸- نواب قطب علی صاحب جاگیردار حیدرآباد دکن -

۷۹- جناب جعفر حسن صاحب ریڈر عثمانیہ یونی ورسٹی - دھوپ چھاؤں - بنجارہ ہل - حیدرآباد دکن -

۸۰- جناب ایس - اے - اے الوری صاحب آئی - ایف - سی ڈائرکٹر انڈین فارسٹ رینجر کالج - دہرہ دون -

ارکانِ مجلسِ منتظمہ

۱ ۔ عالی جناب رائٹ آنریبل ڈاکٹر سر تیج بہادر سپرو۔ ایم اے۔ ایل۔ ایل۔ ڈی۔ کے سی ایس آئی۔ پی سی۔ **صدر**

۲ ۔ عالی جناب کرنل نواب سر حافظ احمد سعید خاں آف چھتاری کے، بی ٹی، سی، آئی، ای صدر اعظم۔ دولتِ آصفیہ حیدر آباد دکن

۳ ۔ عالی جناب نواب مہدی یار جنگ بہادر صدر المہام سیاسیات و تعلیمات دولت آصفیہ حیدر آباد دکن۔

۴ ۔ عالی جناب نواب فخر یار جنگ بہادر سابق صدر المہام فنانس دولت آصفیہ سرکار عالی حیدر آباد دکن۔

۵ ۔ جناب مولوی غلام یزدانی صاحب ناظم آثارِ قدیمہ حیدر آباد دکن

۶ ۔ عالی جناب مولوی سید ہاشمی صاحب فرید آبادی دہلی۔

۷ ۔ عالی جناب ڈاکٹر عبد الستار صدیقی صاحب، میو روڈ الٰہ آباد۔

۸ ۔ عالی جناب نواب صدر یار جنگ بہادر مولوی محمد حبیب الرحمان خاں صاحب شروانی، رئیس اعظم حبیب گنج، علی گڑھ۔

۹ ۔ عالی جناب ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب شیخ الجامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی

۱۰ ۔ عالی جناب مولانا ابو الکلام آزاد صاحب۔ کلکتہ۔

۱۱ ۔ عالی جناب سر شیخ عبد القادر صاحب بار ایٹ لا چیف جسٹس بھاول پور، پنجاب۔

۱۲ ۔ عالی جناب کرنل سر کیلاش نراین ہاکسر ایم۔ اے، ڈی لٹ۔ سابق وزیرِ اعظم ریاستِ گوالیار۔

۱۳- عالی جناب سید عبدالعزیز صاحب سابق وزیر تعلیم صوبۂ بہار - پٹنہ -

۱۴- عالی جناب نواب علی یاور جنگ بہادر معتمد امورِ دستوری دولت آصفیہ سرکارِ عالی، حیدرآباد دکن -

۱۵- عالی جناب میاں بشیر احمد صاحب بار ایٹ لا - اڈیٹر "ہمایوں" لاہور

۱۶- عالی جناب مولوی غلام محمد صاحب صدرالمہام فنانس سرکارِ عالی حیدرآباد دکن

۱۷- عالی جناب ڈاکٹر کرنل سر ضیاء الدین احمد صاحب وائس چانسلر مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ -

۱۸- عالی جناب ڈاکٹر تاراچند صاحب ڈی فل (آکسفورڈ) پروفیسر جامعہ الہ آباد -

۱۹- عالی جناب افضل العلماء خان بہادر ڈاکٹر محمد عبدالحق صاحب ڈی فل (آکسفورڈ) پرنسپل گورنمنٹ محمڈن کالج - مدراس

۲۰- عالی جناب آنریبل سید حسین امام صاحب ممبر کونسل آف اسٹیٹ حسنین منزل - گیا (بہار)

۲۱- عالی جناب آنریبل پیر الٰہی بخش صاحب ام اے - ایل - ایل - بی - وزیر تعلیم سندھ -

۲۲- عالی مرتبت دبیر الملک محمد شعیب قریشی صاحب ام - اے بار ایٹ لا - مشیر المہام، تعلیمات بھوپال -

۲۳- عالی جناب پنڈت برج موہن دتاتریہ صاحب کیفی دہلوی - دہلی

۲۴- عالی جناب نواب صدیق علی خاں صاحب ام ال اے (سنٹرل) ناگ پور

۲۵- عالی جناب عبدالرحمان صاحب صدیقی ام ال اے (سنٹرل) اڈیٹر مارننگ نیوز - کلکتہ -

۲۶- عبدالحق بی - اے، ڈی لٹ ——— معتمدِ اعزازی

مجلسِ نظما کا جلسہ

مجلسِ نظما کا سالانہ اجلاس ۱۴ر اپریل ۱۹۴۵ء بہ مقام دہلی دفتر انجمن ترقی اُردو (ہند) ۱ دریا گنج دہلی میں منعقد ہوا۔ آنریبل سید حسین امام صاحب رُکن کونسل آف اسٹیٹ نے صدارت فرمائی۔

مجلس نے سابقہ اجلاس منعقدہ الہ آباد کی روداد کی توثیق کی اور ایک قرارداد جناب راجا نریندر ناتھ صاحب سابق کمشنر پنجاب و رکن مجلس نظما انجمن ترقی اردو ہند کی وفات پر اظہار تعزیت کے لیے منظور کی گئی اور آپ کی وفات کو اردو دُنیا کے حق میں نقصانِ عظیم قرار دیا گیا۔

آپ کی وفات سے مجلسِ نظما میں جو جگہ خالی ہوئی اُس پر باتفاق رائے مسٹر عبدالرحمان صدیقی ام ال اے (سنٹرل) مدیر روزنامہ "مارننگ نیوز" کلکتہ کا انتخاب کیا گیا۔

معتمد اعزازی نے انجمن کی سالانہ رپوٹ ۱۹۴۴ء کے ضروری حصے پڑھ کر سُنائے اور مختلف امور کی زبانی تشریح کی مجلس نے رپوٹ منظور کرکے اس کی اشاعت کی اجازت دی۔

آڈیٹروں کی رپوٹ تنقیح حسابات انجمن سال تمام ۱۹۴۴ء پیش ہوکر منظور ہوئی اور بہ طور ضمیمہ رپوٹ سالانہ میں شائع کرنے کی اجازت دی گئی۔

نیز انجمن کا سالانہ موازنہ بابت ۱۹۴۵ء پیش ہو کر منظور ہوا۔

ایک اہم قرارداد مجلس رفقائے انجمن کے قیام کے متعلق

منظور کی گئی۔ مجوّزہ مجلس کے اراکین کا انتخاب اور ضروری قواعد کی ترتیب ایک ذیلی مجلس کے سپرد کی گئی جس کا اجلاس ۵ اپریل ۱۹۴۵ء کو منعقد ہوا اور پچاس رفقائے انجمن کا انتخاب کیا گیا۔ نیز ان پچاس رفقا کو یہ حق دیا گیا کہ مجلس نظما کی آیندہ خالی نشست پر اپنا ایک نمایندہ نامزد کریں۔ یہ بھی طے پایا کہ رفقا کی تعداد سو تک بڑھائی جا سکتی ہے اور پچاس سے اوپر تعداد ہونے پر انھیں دو نمایندے مجلس نظما کے لیے نامزد کرنے کا حق ہو جائے گا۔ منتخب شدہ رفقا کی فہرست ضمیمے میں درج ہے۔

مجلس نے اس تجویز کو پسند اور منظور کیا کہ معیاری اردو کی ترویج کے لیے انجمن اردو امتحانات جاری کرے اور اس کے انتظامات معتمدِ اعزازی کو تفویض کیے۔

معتمدِ اعزازی نے مجلس کو اطلاع دی کہ حکومتِ ہند نے انجمن کے صدر دفتر کی تعمیر کے لیے نئی دہلی میں ایک قطعہ اراضی عطا فرمایا ہے جس کی قیمت وغیرہ ادا کر دی گئی ہے۔

مجلس نے تعمیر کے لیے فراہمی چندہ کی تدابیر پر تبادلۂ خیال کیا اور قرار پایا کہ اختتامِ جنگ پر تعمیر شروع کرنے کی کارروائی کی جائے۔

اردو یونی ورسٹی کی جو تحریک انجمن نے پیش کی تھی اس کے متعلق مختلف یونی ورسٹیوں سے اور حکّام سے جو خط و کتابت ہوئی اس کی کیفیت سے معتمد اعزازی نے مجلس کو آگاہ کیا۔

معتمد اعزازی نے صوبائی شاخوں کے دستور العمل کا مسودہ پیش کیا جو غور خوض کے بعد ایک ذیلی مجلس کے سپرد کیا گیا اور ڈاکٹر عبدالستار صدیقی صاحب سے استدعا کی گئی کہ وہ مسودہ کو از سرِ نو مرتب کر کے ذیلی مجلس میں بہ غرضِ منظوری پیش فرمائیں۔ یہ دستور العمل جس شکل میں ذیلی مجلس نے منظور کیا وہ ضمیمے میں درج ہے۔

صدر دفتر کی مصروفیتیں

جنگ کی گوناگوں مشکلات کے باوجود صدر دفتر کا کام اپنی تمام سرگرمیوں کے ساتھ جاری رہا اور سالِ زیرِ نظر میں چند نئے شعبے قائم ہوئے اور جدید مالی ذمہ داریوں کا اضافہ ہوا جن کا ذکر مختصراً درج ذیل ہے:-

۱۔ ایک معاشی مجلس کا قیام اور ماہانہ رسالہ "معاشیات" کا اجرا

اُردو زبان میں معاشی ادب پیدا کرنے اور اُردو داں پبلک میں معاشی مسائل سے دل چسپی کا خیال جو کچھ دنوں سے پیش نظر تھا اس کی عملی تدابیر آغاز سال ہی سے شروع ہوگئیں۔ چناں چہ جنوری ۱۹۴۵ء میں کُل ہند معاشی کانفرنس کا اجلاس جو دہلی میں منعقد ہوا اُس سے فائدہ اٹھا کر کانفرنس میں شریک ہونے والے بعض مشہور علمائے معاشیات کو انجمن کے دفتر میں مدعو کر کے تبادلۂ خیال کیا گیا اور بعد غور و خوض قرار پایا کہ انجمن کے زیرِ اہتمام اہم معاشی مسائل پر لکچروں کا انتظام کیا جائے اور ان لکچروں کو کتابی شکل میں شائع کیا جائے۔ نیز ایک ماہانہ رسالہ "معاشیات" کے نام سے جاری کیا جائے۔ چناں چہ اس سلسلے میں مشورہ و امداد کے لیے ایک ذیلی مجلسِ معاشیات اور ایک مجلسِ ادارت رسالہ معاشیات کا قیام عمل میں آیا جس کے دورانِ سال میں کئی اجلاس ہوئے اور مفید تجاویز منظور ہوئیں۔

رسالۂ معاشیات کے لیے کاغذ کا کوٹا حکومتِ ہند کی عنایت سے

مل گیا اور ملک کے مشہور ماہرین معاشیات نے قلمی اعانت کا وعدہ کیا۔ جن میں سے اکثر اصحاب نے جلد ہی مضامین بھی بھیج دیے۔ ۱۷ر فروری کو دفتر انجمن میں جو ذیلی مجلس معاشیات کا جلاس ہوا اس میں معاشی خطبات کے عنوان کا بھی تعین کیا گیا اور رسالہ "معاشیات" کے اجرا کی تجویز کی مزید توثیق کی گئی۔

۸ر مارچ کو جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن میں ایک جلسہ اسی سلسلے کا معتمدِ اعزازی کی زیرِ صدارت منعقد ہوا جس میں علاوہ دیگر امور کے یہ طے پایا کہ انجمن کے معاشی رسالے اور مقالات و مطبوعات متعلقہ معاشیات میں صلاح و امداد و مشورہ دینے کے لیے ایک مجلسِ رفقا بنائی جائے۔ چناں چہ ۱۷ر مارچ کو ذیلی مجلسِ معاشیات کا جو اجلاس دہلی میں منعقد ہوا اس میں بارہ اراکین کی ایک مجلسِ رفقا کا انتخاب کیا گیا۔ (ان کی فہرست ضمیمے میں درج ہے) نیز رسالے کے حجم اور تقطیع وغیرہ اور دیگر تفصیلات کے متعلق ضروری تجاویز منظور ہوئیں اور سلسلۂ مقالات کی تفصیلات بھی طے کی گئیں۔

۴ر اگست ۴۵ء کو ذیلی مجلسِ نظارت قائم کی گئی جس کے صدر معتمدِ اعزازیِ انجمن قرار پائے نیز رسالے کے لیے ایک مستقل اڈیٹر کے تقرر کی بھی منظوری دی گئی۔ چناں چہ دسمبر ۱۹۴۵ء میں مسٹر طفیل احمد خاں ایم اے سابق مدیر ویکلی "آبزرور" الہ آباد و ریسرچ اسکالر الہ آباد یونی ورسٹی کا تقرر بہ طور مدیر معاشیات کیا گیا اور جنوری ۴۶ء میں اس کا پہلا پرچہ شائع ہو گیا۔ سلسلۂ مقالات انشاء اللہ اس سال شروع کیا جائے گا جس کے لیے

اصحابِ ذیل نے عنواناتِ ذیل پر مقالات لکھنے اور سُنانے کا وعدہ فرمایا ہے:۔

پروفیسر پریم چند صاحب "زر" پر تین مقالے

" لطیف قریشی صاحب "معاشی منصوبہ بندی" پر تین مقالے

" افتخار احمد مختار صاحب "زراعت" پر دو مقالے۔

" محمد عاقل صاحب "تجارتی چکر" پر تین مقالے۔

مسٹر ابو سالم "ہندستان کی بیرونی تجارت" پر تین مقالے۔

ہر مقالہ کم سے کم تیس منٹ کا ہوگا۔

۲۔ معیاری امتحانات کا اجرا

معیاری اُردو کی ترویج و اشاعت کے لیے امتحانات کے اجرا پر غور و خوض آغاز سال ہی سے شروع ہوگیا تھا اور مجلس نظما کی منظوری کے بعد عملی تدابیر بھی شروع کر دی گئیں۔ چناں چہ سب سے پہلے ایک ذیلی مجلس بنائی گئی جس کے اراکین معتمدِ اعزازی انجمن، مولوی سیّد ہاشمی صاحب فرید آبادی، پنڈت برج موہن دتاتریہ کیفی، ڈاکٹر عبدالستار صدیقی، اور مسٹر رحم علی الہاشمی مہتمم شعبۂ تالیف و ترجمہ مقرر ہوے۔

اس مجلس نے بعد غور و خوض و تبادلۂ خیالات قواعد امتحانات منظور کیے اور یہ طے کیا کہ سردست تین امتحانات، واقفِ اُردو، قابلِ اُردو، فاضل اُردو، جاری کیے جائیں۔ ان میں سے ہر ایک کا نصاب مقرر کیا گیا۔ اور قواعد و نصاب ڈاکٹر عبدالستار صاحب صدیقی کی نظرِ ثانی کے بعد منظور کر کے شائع کر دیے گئے۔ قواعد و

نصاب کی اشاعت کے بعد ہی امتحانات کی درخواستیں آنی شروع ہو گئیں اور ہر حصۂ ملک میں ان امتحانات کے اجرا کا خیر مقدم کیا گیا۔ درخواستوں کی آخری تاریخ ازروے قواعد ۱۵؍ نومبر تھی لیکن اس سال خاص خاص صورتوں میں کچھ رعایت بھی کی گئی اور ۱۵؍ دسمبر تک درخواستیں وصول کی جاتی رہیں۔ امتحان کی تاریخ ۱۰ فروری مقرر ہوئی اور اس پہلے ہی سال میں کل ۷۵ امیدواروں نے مختلف مرکزوں سے شرکت کی جن کی تفصیل یہ ہے:-

مرکز ٹونک سے واقفِ اردو ۱۸ قابلِ اردو ۲ کل ۲۰

مرکز نرسی (دکن) سے واقف اردو ۵، قابلِ اردو ۱۸، فاضل اردو ۱۳ کل ۳۶-

مرکز حیدرآباد سندھ سے واقفِ اردو ۲، قابلِ اردو ۲ کل ۴

مرکز کالی کٹ مالابار سے واقفِ اردو ۶ کل ۶

مرکز دہلی سے واقفِ اردو ۲ قابلِ اردو ۲ فاضلِ اردو ۳ کل ۷

مرکز بمبئی سے فاضل اردو ۱ کل ۱

مرکز الہ آباد سے واقفِ اردو کل ۱

میزان کل ۷۵

امتحانات کے انتظامی اور اصولی امور میں مشورہ اور اعانت کے لیے ایک مجلسِ امتحانات بنائی گئی جو اصحاب ذیل پر مشتمل تھی:-

(۱) معتمدِ اعزازی انجمن (۲) مولوی سید ہاشمی صاحب فریدآبادی (۳) پنڈت برج موہن دتاتریہ کیفی۔ (۴) مسٹر مختار احمد چشتی پرنسپل اینگلو عربک کالج (۵) مسز ممتاز جہاں حیدر پرنسپل گرلز کالج علی گڑھ۔

(۶) پروفیسر ورما صاحب ہندو کالج دہلی (۷) رجسٹرار (داعی)۔

اس مجلس کا پہلا اجلاس ۲۳ر نومبر ۱۹۴۵ء کو دفترِ انجمن ۱ دریا گنج دہلی میں بصدارت معتمدِ اعزازی انجمن منعقد ہوا جس میں مرکزوں کے تعین اور امتحانات کے متعلق دیگر ضروری امور پر غور و خوض کیا گیا۔ معتمد اعزازی کے علاوہ اصحابِ ذیل نے بہ راہ کرم بلامعاوضہ پرچے بنانے اور کاپیاں جانچنے کا کام اپنے ذمے لے کر انجمن کی مدد کی جس کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

۱۔ پروفیسر رشید احمد صاحب صدیقی صدر شعبۂ اردو مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ۔

۲۔ ڈاکٹر عبدالستار صاحب صدیقی پی ایچ ڈی صدر شعبۂ علوم مشرقیہ الہ آباد یونی ورسٹی۔

۳۔ افضل العلما، خان بہادر ڈاکٹر محمد عبدالحق صاحب پرنسپل گورنمنٹ محمڈن کالج مدراس۔

۴۔ مولوی سید ہاشمی صاحب فرید آبادی۔

۵۔ پنڈت برج موہن دتاتریہ کیفی صاحب۔

۶۔ ڈاکٹر ابواللیث صدیقی صاحب مسلم یونی ورسٹی۔

۷۔ آل احمد سرور صاحب پرنسپل رضا انٹر کالج۔ رام پور

۸۔ ڈاکٹر محمد اقبال صاحب اورنٹیل کالج لاہور

۹۔ ڈاکٹر سید عبداللہ صاحب پنجاب یونی ورسٹی۔ لاہور

۱۰۔ ڈاکٹر نورالحسن صاحب ہاشمی (پی۔ ایچ۔ ڈی) لکھنؤ یونی ورسٹی

۱۱۔ پروفیسر نجیب اشرف صاحب ندوی، اسماعیل کالج اندھیری بمبئی۔

۱۲- خواجہ احمد صاحب فاروقی ایم اے ال ٹی علیم مسلم کالج، کان پور

۱۳- عبادت یار خاں صاحب ایم اے اینگلو عربک کالج - دہلی

امتحانات چوں کہ فروری ۱۹۴۶ء میں منعقد ہوئے اس لیے ان کی مفصّل کیفیت ۱۹۴۶ء کی رپورٹ میں درج ہوگی۔

۳- یو۔ پی کے سررشتۂ تعلیم سے احتجاج

ممالک متحدہ سررشتۂ تعلیم کے ابتدائی ورنیکلر مدارس کا نصاب اس طور سے مرتب کیا گیا ہو کہ اُردُو کے طلبہ کے لیے سکنڈ فارم ہندی لینا اور ہندی کے طلبہ کے لیے سکنڈ فارم اُردُو لینا جو ضرُوری تھا اُسے منسُوخ کر دیا ہی اور اب اُردُو طلبہ کے لیے ہندی پڑھنا اور ہندی طلبہ کے لیے اُردُو پڑھنا ضرُوری نہیں رہا۔ اِس سے اُن طلبہ کے آیندہ ملازمت حاصل کرنے اور ترقّی کرنے کے وسائل محدُود ہوگئے ہیں۔ اس لیے انھیں یا تو ابتدائی عدالتوں میں سررشتہ داری وغیرہ کی جگہ ملتی تھی اور دیہی مدارس میں مدرس کی اور دونوں جگہ اُردُو ہندی دونوں زبانوں کا جاننا ضرُوری ہی۔

ابتدائی عدالتوں میں گو اُردُو عدالتی زبان ہی لیکن سمن وغیرہ اکثر ہندی زبان میں چھاپے جاتے ہیں اور جو ملازم اُردُو اور ہندی دونوں نہیں جانتے انھیں سخت دقّت ہوتی ہی۔ نیز دیہی مدارس میں چوں کہ اکثر ایک ہی مدرس ہوتا ہی جو اُردُو ہندی دونوں پڑھاتا ہی۔ اس لیے دونوں زبانیں جانے بغیر اس کا کام نہیں چل سکتا۔ علاوہ بریں اُردُو اور ہندی زبانوں کو ایک دُوسرے سے قریب کرنے کی جو تحریک

قومی حلقوں میں جاری ہی اسے سررشتۂ تعلیم کی اس جدید کارروائی سے سخت نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہی۔ ان تمام امور پر سررشتۂ تعلیم کو توجہ دلائی گئی اور نیز معتمدِ اعزازی نے بہ حیثیت رکن مسلم ایجوکیشن یو۔پی میں اس مسئلے پر ایک قرارداد پیش کی جس میں سابقہ دستور کو قائم رکھنے کی خواہش کی گئی۔

۴۔ کشمیر اور سندھ کے لیے ریڈریں

صوبۂ سندھ میں انجمن کی کوششوں سے اور تعلیمی حکّام بالا کی توجہ سے اُردُو کو حال میں جو فروغ ہوا ہی اُس کے پیشِ نظر یہ ضروری تھا کہ مدارس میں اُردُو کی تعلیم کے لیے مناسب ریڈریں مہیا کی جائیں۔ چنانچہ انجمن نے اس کام کو اپنے ذمّے لیا اور ابتدائی مدارج کے لیے ریڈریں تیار کر کے محکمۂ تعلیم صوبۂ سندھ میں پیش کر دیں۔

اسی طرح ریاستِ کشمیر میں مروّجہ اُردُو ریڈروں کی میعاد ختم ہو گئی تھی اور جدید ریڈروں پر غور ہونے والا تھا۔ چنانچہ انجمن نے نہایت ہی قلیل مدّت میں آٹھ ریڈریں تیار کرا کے پیش کر دیں۔ مسٹر سہیل عظیم آبادی اور حکیم اسرار احمد صاحب نے اس سلسلے میں بڑی محنت کی اور دن رات کام کر کے ریڈروں کو ترتیب دیا۔
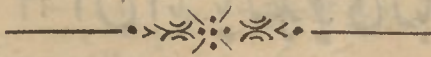
۵۔ اُردو کے متعلق ریل کے محکمے سے مراسلت اور احتجاج

محکمۂ ریل میں اُردو زبان سے جو بے اعتنائی برتی جاتی ہے اور جس طرح بعض ریلوں کے ٹکٹوں پر صرف انگریزی اور ہندی اور گجراتی میں نام مقام اور کرایہ درج کیا جاتا ہے اور اُردو کو باوجود کُل ہند زبان ہونے کے نظر انداز کیا جاتا ہے۔ اس کے متعلق پہلے آنریبل ممبر ٹرانسپورٹ کو اور پھر متعلقہ ریلوے کے حکّام بالا کو لکھا گیا اور انھیں بتایا گیا کہ ریل پر مسافر چوں کہ ہر خطّے اور صوبے کے ہوتے ہیں اس لیے اس کے ٹکٹوں پر اور نیز اسٹیشن کے بورڈ پر اُردو ہونا بہت ضروری ہے۔ نیز ریلوے ٹائم ٹیبل اگر کسی دیسی زبان میں شائع ہوتا ہے تو اُس میں بھی اُردو زبان کو ترجیح ہونی چاہیے۔

اس کے متعلق اخبارِ ہماری زبان میں بھی احتجاج کیا گیا۔ اور آنریبل ممبر ٹرانسپورٹ کے علاوہ منتظمین اودھ ترہٹ ریلوے، ایسٹ انڈین ریلوے، بی بی اینڈ سی آئی ریلوے اور جی آئی پی ریلوے سے خط وکتابت کی گئی جس کے نتیجے میں اودھ ترہٹ ریلوے نے اپنے نئے ٹکٹوں پر اُردو چھاپ دی، اور دیگر منتظمین انجمن کی معروضات پر غور کر رہے ہیں۔

۶۔ آل انڈیا ریڈیو کی زبان

انجمن آل انڈیا ریڈیو کو زبان کی اصلاح کی طرف برابر توجہ

دلاتی رہی۔ چناں چہ اصلاح زبان کے مسئلے پر غور کرنے کے لیے جو کمیٹی محکمے نے مقرر کی اس میں انجمن کے تین نمایندوں نے شرکت کی اور ایک یادداشت لکھ کر پیش کی جس میں انجمن کے نقطۂ نظر کی مفصل وضاحت کی گئی تھی نیز آل انڈیا ریڈیو کی فرمایش پر ایک نمو بلیٹن کے ترجمے کا بھی بھیجا جس میں صحیح اُردو زبان عام فہم انداز میں لکھی گئی تھی۔ اب محکمے نے ایک مستقل کمیٹی زبان کے متعلق مشورہ دینے کے لیے مقرر کی ہے جس میں ایک نمایندہ انجمن کا بھی رکھا ہے۔

امید ہے کہ اس طرح انجمن کے نقطۂ نظر کی نمایندگی اور اصلاحِ زبان کی طرف توجہ اربابِ حکومت کو دلائی جاتی رہے گی۔

۷۔ محکمۂ اطلاعات حکومتِ ہند کا شعبۂ اُردو

محکمۂ اطلاعات حکومتِ ہند کے شعبۂ اُردو کو دہلی سے لاہور منتقل کرنے کا جب حکومتِ ہند نے فیصلہ کیا تو انجمن نے اس پر شدومد سے احتجاج کیا اور رکن حکومتِ ہند کو بتایا کہ اس طرح اُردو کی حیثیت ایک مقامی زبان کی ہو کر رہ جائے گی اور اُردو اخبارات کو جو لاہور سے دُور ہیں سرکاری خبریں دیر میں ملا کریں گی۔ انجمن نے رکن حکومتِ ہند پر یہ امر بھی واضح کیا کہ اُردو کی حیثیت بہ طور کل ہند زبان کے مُسلّم ہے اور اُردو کے سوا کسی اور زبان کو یہ حیثیت حاصل نہیں۔ اس لیے اس کی اس حیثیت کو صدمہ پُہنچانے والی کوئی اور کارروائی نہ ہونی چاہیے۔

اس احتجاج پر بالآخر حکومت نے اپنا فیصلہ منسوخ کر دیا اور

مسٹر بوزمین سکریٹری شعبۂ اطلاعات و نشریات حکومتِ ہند نے اپنی چٹھی نمبری اِن ۴۵ / ۱۱۵ / ۱ مورخہ ۱۷ر نومبر ۱۹۴۵ء میں انجمن کو اطلاع دی کہ سرِ دست اس معاملے میں کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ نہیں ہے۔

۸- اُردُو کے متعلق محکمہ ڈاک خانے سے مراسلت اور احتجاج

ڈاک خانے میں اُردو میں پتے لکھے ہوے خطوط کے ساتھ جو ناروا سلوک ہوتا ہے اور جس طرح اُردُو میں پتے لکھے ہوے خطوط ڈیڈ لیٹر آفس میں بھیج دیے جاتے ہیں اور وہاں سے اکثر ضائع بھی ہو جاتے ہیں اس کے متعلق آنریبل ممبر ڈاک اور تار سے احتجاج کیا گیا اور یہ خواہش کی گئی کہ اُردُو چوں کہ کل ہند زبان ہے اس لیے ڈاک کے عملے میں ہر جگہ ایسے کارکن ہونے چاہییں جو اُردُو سے واقف ہوں اور اُردُو میں لکھے ہوے پتوں کے خطوط کے ساتھ بے اعتنائی نہ برتیں یہ تجویز بھی پیش کی گئی کہ ملازمین ڈاک خانہ کے ٹریننگ اسکول میں اُردُو خوانی کی تعلیم لازمی کر دی جائے۔

آنریبل سر عثمان نے ہماری معرُوضات پر ہمدردانہ توجہ فرمائی اور گو ہمارے تمام مطالبات منظور نہیں ہوے تاہم اُردُو پتے لکھے ہوے خطوط کے متعلق مزید احتیاط کے تاکیدی احکام جاری کر دیے گئے۔ آنریبل ممبر ڈاک اور تار نے ہم سے یہ بھی خواہش کی کہ آیندہ اُردُو خطوط کے متعلق جو شکایت ہو اُس سے اُنھیں آگاہ کیا جائے چناں چہ انجمن برابر اس قسم کی شکایتوں پر حکام اعلا کو توجہ دلاتی رہتی ہے اور ہر شکایت پر ضرُوری کارروائی ہوتی ہے۔

۹- اُردو کے متعلق محکمۂ راشننگ سے مراسلت

شہر دہلی کی عام بول چال کی زبان اُردو ہی اور بازاروں اور گھروں میں اردو رائج ہی۔ بلکہ شہر کے اکثر محلّے تو ایسے ہیں کہ وہاں ہندی جاننے والا ایک بھی نہیں۔ مگر اس کے باوجود دہلی کے محکمۂ راشننگ نے اکثر فارم ہندی میں چھپوائے ہیں جس سے عام لوگوں کو سخت تکلیف ہوتی ہی اور ہندی جاننے والوں کی قلت کی وجہ سے فارم بھرانے کے لیے بے پڑھے لکھے لوگوں کو در بہ در پھرنا پڑتا ہی۔ چناں چہ انجمن نے اس معاملے کو اُٹھایا اور محکمۂ راشننگ کی اس بے جا ہندی نوازی اور اُردو سے غفلت برتنے پر احتجاج کیا۔ کنٹرولر صاحب نے اپنی آخری چٹھی میں لکھا ہی کہ آیندہ جو فارم چھاپے جائیں گے ان میں اُردو کا زیادہ خیال کیا جائے گا مگر ابھی اِس معاملے میں سلسلۂ خط و کتابت جاری ہی۔ اور انجمن اُردو کے ساتھ اس صریح بے انصافی کے خلاف آخر تک جِد و جہد جاری رکھے گی۔

۱۰- یورپین اور اینگلو انڈین مدارس میں اُردو

مرکزی مجلس مشیر اینگلو انڈین کی فرمایش پر انجمن نے یورپین و اینگلو انڈین مدارس کے لیے خاص اہتمام سے ریڈریں تیار کرائیں جو بعد نظرِ ثانی و اصلاح مجلس مذکور کو بھیج دی جائیں گی۔ اِن ریڈروں کے رائج ہونے سے اینگلو انڈین و یوروپین مدارس کے طلبہ معیاری اُردو بہ آسانی سیکھ سکیں گے اور ان میں مزید مطالعہ و تحقیق کا شوق پیدا ہوگا۔

۱۱- ڈاکٹر عبدالستّار صاحب صدیقی

مجلس نظما کے اصرار پر ڈاکٹر عبدالستّار صاحب صدیقی نے انجمن کے جائنٹ سکریٹری کا عہدہ قبول فرمالیا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف ابتدا سے انجمن کے شریک کار رہے ہیں اور انجمن اُن کے مفید مشوروں سے مستفید ہوتی رہی ہے۔ اُن کے اس عہدے کے قبول کر لینے سے انجمن کو علمی اور انتظامی امور میں بڑی مدد ملے گی۔

۱۲- انجمن کی عمارت کے لیے اراضی پر قبضہ حاصل کرنے کی کوشش

انجمن کو نئی دہلی میں اپنی عمارت بنانے کے لیے جو زمین ملی ہے اس پر جنگی ضروریات کی کچھ عارضی عمارتیں بنی ہوئی ہیں اور اس پر قبضہ ملنے کی یہی شرط تھی کہ جنگ کے بعد اس زمین کو صاف کرکے انجمن کے حوالے کیا جائے گا۔ چناں چہ جنگ ختم ہوتے ہی حکومت کے متعلقہ محکموں سے خط و کتابت شروع کر دی گئی کہ اس زمین پر جو عمارتیں بنی ہوئی ہیں وہ ڈھانے کی بجائے اسی طرح انجمن کو دی دیں جائیں تاکہ اُن کا ملبہ حسبِ ضرورت انجمن اپنی عمارت میں استعمال کرے اور حکومت کو اُن کے ڈھانے اور ملبہ صاف کرنے کی زحمت نہ ہو اس سلسلے میں خط و کتابت ابھی جاری ہے۔

۱۳- صدر دفتر کا عملہ

اِس گرانی کے زمانے میں جب کہ اہلِ عملہ کی تنخواہیں ہر جگہ

بہت بڑھ گئی تھیں انجمن اپنے عملے کی تنخواہوں میں قرار واقعی اضافہ نہ کر سکی تاہم باوجود قلت تنخواہ کے اہلِ عملہ نے عموماً پوری وفاداری اور تن دہی سے کام کیا۔ اور باوجودیکہ ہر شعبے میں کام کی روزافزوں زیادتی ہوتی رہی تاہم انصرام امور میں کوئی قابلِ شکایت بات پیدا نہیں ہوئی۔

سید صلاح الدین جمالی صاحب نے بعض خانگی وجوہ سے عہدۂ مہتممی سے استعفےٰ دے دیا اور عبدالکریم صاحب محاسب کچھ دنوں تک علاوہ محاسبی کے فرائض کے مہتممی کے فرائض بھی انجام دیتے رہے۔ آخرِ سال میں مولوی کمال رضا صاحب صدر مہتمم تعلیمات صوبۂ ورنگل حیدرآباد دکن سے وظیفہ یاب ہوکر انجمن میں اعزازی طور پر خدمات انجام دینے کے لیے آگئے اور بہ حیثیت مددگار معتمد کام انجام دے رہے ہیں انجمن ان کے اس جذبۂ خدمت کی بڑی قدر کرتی ہے اور امید ہے کہ ایسے پُرخلوص اور قابل شخص کے آنے سے انجمن کے کاموں میں بڑی مدد ملے گی۔

پنڈت برج موہن دتاتریہ کیفی صاحب کئی مہینے علیل رہے ابھی تک پورے طور پر صحت یاب نہیں ہوئے ہیں اور لائل پور میں اپنے صاحب زادے کے ہاں مقیم ہیں۔ اس لیے اخبار "ہماری زبان" کی ادارت کے فرائض کچھ دن تک مولوی سید ہاشمی صاحب فرید آبادی انجام دیتے رہے۔ پھر یہ کام عارضی طور پر مسٹر طفیل احمد خاں مدیر "معاشیات" کو سپرد کر دیا گیا۔

اُردو کالج، دہلی

انجمن ترقیٔ اُردو (ہند) دہلی کی نگرانی میں سنہ ۱۹۴۰ء سے اُردو کالج دہلی کے نام سے ایک شبینہ درس گاہ قائم ہی جس میں پنجاب یونی ورسٹی کے اُردو زبان کے امتحانات (ادیب، ادیب عالم اور ادیب فاضل) کی تعلیم کا انتظام ہی۔

جون سنہ ۱۹۴۵ء میں کالج کا پانچواں سال پورا ہوا۔ ۹۰ طلبہ شریک درس رہے ۲۳ طلبہ نے دورانِ سال میں کالج چھوڑ دیا اور ۶۷ طلبہ امتحان میں شریک ہوے۔ جن میں سے ۵۱ کام یاب اور ۶ کا کمپارٹمنٹ آیا۔ کام یاب ہونے والے طلبہ عموماً دوسرے درجے میں کام یاب ہوے درجہ وار تفصیل درجِ ذیل ہی:-

نمبر شمار	نام امتحان	داخلہ	خارجہ	شرکت کرنے والے	کام یاب ہونے والے	کمپارٹمنٹ
۱	ادیب	۳۵	۱۰	۲۵	۱۹	۲
۲	ادیب عالم	۲۸	۵	۲۳	۲۰	۱
۳	ادیب فاضل	۲۷	۸	۱۷	۱۲	۳
	میزان	۹۰	۲۳	۶۷	۵۱	۶

امسال پنجاب یونی ورسٹی کے نتائج اوسطاً اچھے نہ تھے لیکن اُردو کالج کے نتائج تسلی بخش رہے۔

اساتذہ میں علّامۂ کیفی صاحب پرنسپل کالج ہذا علیل رہے اس لیے طلبہ کو آپ کے علم وفضل سے مستفید ہونے کا بہت کم موقعہ ملا۔ مولانا خلاق صاحب حسب معمول نائب پرنسپل کی خدمات مستعدی اور تن دہی کے ساتھ انجام دیتے رہے۔

مولانا محمد ایاز صاحب، مولانا حشمت اللہ صاحب اور مولانا نور محمد انصاری صاحب نے درسی خدمات بڑے انہماک اور تن دہی سے انجام دیں۔ تینوں صاحب کالج کے سابق طلبہ میں سے ہیں۔

جناب محمد عبداللہ قریشی صاحب کالج کے آغاز سے اب تک برابر تن دہی اور خلوص و انہماک سے تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ انجمن ان سب حضرات کی ادبی خدمات کی معترف اور شکر گزار ہے۔

کالج کے طلبہ کی جماعت انجمن ہمدردانِ اُردو کالج کے زیرِ اہتمام بزمِ دردؔ منایا گیا۔ جس کی دو نشستیں ہوئیں مجلسِ مقالات اور مجلس مشاعرہ، مجلسِ مقالات میں بزرگانِ ادب نے جو مقالات پڑھے انھیں چھپوایا جارہا ہے۔ مجلسِ مشاعرہ نہایت کام یاب رہی۔

آیندہ سال یومِ میرؔ منانے کا انتظام کیا گیا ہے، جو طلبہ مجلس مقالات میں مقالہ پڑھیں گے۔ ان میں سے کام یاب طالبِ علم کو کپ (انعام) دیا جائے گا۔

انجمن کے اُردو امتحانات کی تعلیم کا انتظام بھی کالج میں کیا جارہا ہے جو عنقریب ہوجائے گا۔

معتمدِ اعزازی کے دورے اور دیگر مصروفیتیں

۲ر جنوری ۱۹۴۵ء کو ناگ پور روانہ ہوا وہاں آل انڈیا سائنس کانگریس کا سالانہ اجلاس ہو رہا تھا۔ اس سفر سے میرا یہ مقصد تھا کہ چوں کہ اس تقریب میں اکثر سائنس داں ایک جگہ جمع ہوتے ہیں اُن سے مِل کر انجمن کے لیے سائنس کی مختلف شاخوں پر مناسب کتابوں کی تالیف و ترجمہ کے متعلق مشورہ کروں۔ ۴ر جنوری کو سائنس کانگریس کے ایٹ ہوم میں شریک ہوا۔ اُسی روز شب کو مُسلم کلب نے سائنس دانوں کو دعوت دی۔ کھانے کے بعد میں نے اپنی تقریر میں سائنس دانوں سے درخواست کی کہ وہ انجمن کو سائنس کی ایسی کتابیں لکھنے میں مدد دیں جن کی ہمیں ضرورت ہے۔ اور دوسرے دن انھیں پانچ بجے سہ پہر کو حیدر آباد ہاؤس (قیام گاہ ایجنٹ صاحب برار) میں مدعو کیا تاکہ ہم سب بیٹھ کر اس تجویز پر غور کریں۔

۵ر جنوری کو اردو داں سائنس والے حیدر آباد ہاؤس میں جمع ہوئے۔ انھوں نے میری درخواست خوشی خوشی قبول کی اور ان میں سے ہر ایک نے اپنی اپنی شاخ پر ایک ایک کتاب تالیف کرنے کا وعدہ کیا۔ اس کے لیے دو سال کی مہلت قرار پائی۔ آخر میں میں نے ان صاحبوں کا نیز جناب نواب مرزا یار جنگ بہادر ایجنٹ برار کا

شکریہ ادا کیا۔ اس جلسے میں جن جن صاحبوں نے جو جو کتابیں لکھنی منظور فرمائیں ان کی تفصیل یہ ہے:۔

(۱) جناب ڈاکٹر محمد شبر صاحب، اسسٹنٹ میٹریالوجسٹ،
انڈیا میٹریاجیکل ڈیپارٹمنٹ، دہلی۔ "موسمیات" پر
(۲) جناب ڈاکٹر محمود حسین صاحب لکچرار شعبہ حیوانیات۔
جامعۂ ناگ پور "حشرات" پر
(۳) جناب ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب، ہارٹی کلچرسٹ،
حکومت سی۔ پی و برار "پھلوں" پر
(۴) جناب ڈاکٹر غوث محی الدین صاحب لکچرار میڈیکل کالج
حیدرآباد دکن "ادویاتی کیمیا" پر
(۵) جناب ڈاکٹر رحیم اللہ صاحب مہتمم محکمۂ سمکیات،
حیدرآباد دکن "سمکیات" پر
(۶) جناب علی احمد فضیں صاحب شعبۂ جغرافیہ مسلم یونی ورسٹی
علی گڑھ "برق آبی" پر
(۷) جناب خواجہ محمد احمد صاحب، نائب ناظم آثار قدیمہ
حیدرآباد دکن۔ "ہند کی قبل آریائی تہذیب" پر
(۸) جناب ڈاکٹر بشیر احمد صاحب، پروفیسر کیمیا،
جامعۂ پنجاب، لاہور "حیاتین" پر
(۹) جناب سید احمد فصیح صاحب لکچرار شعبۂ کیمیا، جامعہ لکھنؤ۔ "رنگ" پر
(۱۰) جناب ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب پروفیسر فصلیات جامعۂ عثمانیہ حیدرآباد دکن "حیاتین" پر
(۱۱) جناب ڈاکٹر عبدالغفار صاحب لکچرار فصلیات جامعۂ عثمانیہ حیدرآباد دکن "عدود" پر

۶ر جنوری کو بیگم اعزالدین صاحب اور اُن کی بھانجی کشور جہاں آپ سے ملنے آئیں اور چار بجے اپنے مکان پر خواتین کلب کے ارکان سے ملنے کی دعوت دی۔ خواتین نے اڈریس پیش کیا جو کلب کی صدر جناب بیگم صاحبہ مرزا یار جنگ نے پڑھا اور کلب کی کارگزاری کی رپوٹ سنائی۔

ساڑھے پانچ بجے انجمن ترقیٔ اُردوٗ صوبہ سی۔پی نے ایک عصرانہ دیا۔ انجمن کے سکریٹری جناب محمد ابراہیم خاں صاحب جو بڑے مستعد اور کارگزار شخص ہیں ناگ پور میں کتب خانۂ انجمن کی تیاری کر رہے ہیں اور اس کے لیے کچھ سامان بھی جمع کر لیا ہے۔

۱۹ر تا ۲۳ر جنوری کو بھوپال گیا۔ وہاں جناب محسن علی صاحب چیف انجنیر (اب وزیر تعمیرات) اور جناب شعیب قریشی وزیر تعلیم سے ملا۔

۲۱ر کو سیہور گیا۔ خان بہادر دیوان سید شوکت علی خاں صاحب بی۔اے علیگ نے انجمن کے عمارت فنڈ میں تین سو روپے عنایت فرمائے۔

۲۸ر جنوری کو آل انڈیا ریڈیو کے ہندی اُردوٗ نزاع کے متعلق ایک یادداشت دفتر معلومات (حکومت ہند) کو بھیجی گئی۔

آل انڈیا ریڈیو کی زبان کے متعلق عام طور پر شکایت ہندی والوں اور اُردوٗ والوں دونوں کو ہے۔ اس شکایت کے رفع کرنے اور زبان کے مسائل پر مشورہ کرنے کے لیے حکومت نے ایک کمیٹی تجویز کی۔ جس میں تین صاحب ہندی ساہتیہ سمیلن کی طرف سے اور تین انجمن ترقیٔ اُردوٗ (ہند) کی جانب سے مدعو کیے گئے۔ انجمن کی طرف سے جناب کیفی صاحب جناب ڈاکٹر عبدالستار صاحب اور سکریٹری انجمن

شریک تھے۔ کمیٹی کا فیصلہ حکومت کی طرف سے شائع ہو چکا ہے۔

۱۷ر فروری کو انجمن میں معاشیات کی کمیٹی کا اجلاس ہوا جس میں پروفیسر پریم چند۔ ڈاکٹر عبداللطیف قریشی، مختار احمد صاحب لکچرار معاشیات، ڈاکٹر جنید اور سید ہاشمی صاحب شریک ہوے۔ بعض ضروری تجویزیں منظور ہوئیں۔

۱۸ر فروری کو انجمن میں علی گڑھ اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا جلسہ ہوا۔ جس میں مجوزہ علی گڑھ میڈیکل کالج کے لیے چندہ جمع کرنے کے متعلق غور کیا گیا۔

۱۹ر فروری کو اردو کانفرنس صوبہ بمبئی کی شرکت کے لیے بمبئی روانہ ہوا۔

۲۲ر فروری سہ پہر کو خلافت ہاؤس میں اردو اخباروں کے اڈیٹروں وغیرہ سے ملاقات کی اور دیر تک مختلف مسائل پر گفتگو رہی۔ اسی روز شام کو کمیونسٹ پارٹی کے جلسے میں شریک ہوا اور تقریر کی۔

۲۳ر فروری کی شب کو اردو کانفرنس بمبئی کا اجلاس میری صدارت میں ہوا میں نے خطبۂ صدارت پڑھا۔

جناب اشرف علی عبدالعلی صاحب نے (جو ایک بہت بڑے پریس کے مالک ہیں) بعض معززین اور ارکان کانفرنس کو دوپہر کے کھانے پر مدعو کیا۔ معزز میزبان کی تقریر کا جواب دیا۔

سہ پہر کو تین سے سات بجے تک کانفرنس کا اجلاس رہا۔ چند رزولیشن منظور ہوے اور مقالے پڑھے گئے۔ عمارت فنڈ کے لیے چندہ بھی ہوا۔

۲۵ر فروری اسلام کلب میں ارکان کانفرنس کو لنچ دیا گیا۔کلب کے سکریٹری صاحب نے تقریر فرمائی اس کا جواب دیا۔ چار بجے خواتین کا بہ صدارت مسز شفیع جلسہ ہوا۔ بعض خاتونوں نے اردو میں بہت شستہ تقریریں کیں۔

شب کو کانفرنس کا مشاعرہ ہوا۔ اس میں بھی بعض صاحبوں نے چندہ عنایت کیا۔ یہ کانفرنس بڑی خوبی اور سلیقے سے ہوئی۔ بہت بڑا مجمع تھا۔ اہلِ بمبئی کے اردو کے شوق کو دیکھ کر حیرت ہوتی تھی۔ اس کانفرنس میں انجمن ترقی اُردو (ہند) کے عمارت فنڈ کے لیے تقریباً دس ہزار روپے ملے اور بیلے طلب باقی ہے۔ اس لیے بہت قابلِ شکریہ ہیں کانفرنس کے انعقاد کے لیے جناب آصف فیضی صدر استقبالیہ، سید سجاد ظہیر صاحب، سید سبط حسن صاحب، زاہد علی صاحب، حاجی نور محمد صاحب اور دیگر صاحبوں نے بڑی سرگرمی اور خلوص سے کام کیا۔

۲۶ر فروری کلکتہ میل سے وردھا روانہ ہوا۔ وردھا میں "ہندستانی پرچار سبھا" کا پہلا سالانہ جلسہ تھا۔گاندھی جی نے اب ہندی کی طرف سے رُخ موڑ کر ہندستانی کی طرف نظر التفات فرمائی ہے۔ اب ہندی کو اُن کی ضرورت بھی نہیں رہی تھی، وہ اپنا کام کر چکے تھے میرا ارادہ اس میں شریک ہونے کا نہ تھا۔ کیوں کہ میں جانتا تھا کہ ان جلسوں اور ان تحریکوں میں شریک ہونا لاحاصل ہے لیکن ڈاکٹر تاراچند اور پنڈت سندر لال میرے پاس خاص طور پر بھیجے گئے دو تین روز تک برابر صبح شام اُن سے گفتگو اور بحث رہی آخر

میں شرکت پر تو رضامند ہوگیا۔ مگر میں نے یہ صاف کہہ دیا کہ میں اس سبھا یا اس کی کسی کمیٹی کا ممبر نہ بنوں گا۔ یہ بات ان دونوں صاحبوں نے قبول کر لی۔ اب جو جلسے کی تاریخ دیکھی تو وہی نکلی جو ہماری بمبئی کی اردو کانفرنس کی تھی۔ میں نے کہا کہ ایک ہی تاریخوں میں دو جگہ کیوں کر شریک ہو سکتا ہوں۔ بمبئی کانفرنس کی تاریخ اس سے پہلے دو بار بدلی جا چکی ہے اس کا بدلنا ممکن نہیں۔ اُدھر گاندھی جی اپنے دعوت نامے بھیج چکے ہیں۔ انھوں نے گاندھی جی کو اس کی اطلاع دی۔ گاندھی جی نے پہلی تاریخ منسوخ کر کے دوسرے دعوت نامے بھیجے تاکہ میں بمبئی سے وردھا وقت پر پہنچ سکوں۔

۲۷ر فروری کو سبھا کا دوسرا اجلاس ہوا۔ صبح اور سہ پہر کو دو نشستیں ہوئیں۔ سہ پہر کا جلسہ گاندھی جی کی صدارت میں ہوا۔ گاندھی جی نے مختصر سی تقریر کی۔ اُس کے بعد میں نے اپنی تقریر میں کہا کہ اکھل بھارت ساہتیہ پریشد کے سالانہ اجلاس ناگ پور میں زبان کے متعلق میری تحریک یہ تھی کہ ہندستانی اختیار کی جائے۔ گاندھی جی نے اُسے رد کر دیا۔ آج دس سال بعد گاندھی جی وہی تجویز پیش کر رہے ہیں۔ اگر اُس وقت منظور کر لیتے تو یہ دس سال کا نقصان نہ ہوتا۔ زمانہ آج کل اس تیزی سے بڑھ رہا ہے کہ یہ دس سال پچاس سال کے برابر ہیں۔ اُردو پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ اُسے مسلمان بادشاہوں نے پھیلایا۔ یہ خیال صحیح نہیں ہے۔ مسلمان بادشاہوں کو کبھی یہ توفیق نہیں ہوئی کہ اُردو کی طرف توجہ کرتے۔ مغلیہ عہد میں بادشاہوں کی سرکاری دفتری تعلیمی زبان فارسی تھی۔ آخری بادشاہ بہادر شاہ ظفر

کا کاروبار بھی فارسی تھا - یہاں تک کہ اُن کا اخبار (کورٹ گزٹ) سراج الاخبار بھی فارسی ہی میں تھا -

اُردو عوام کی زبان تھی عوام سے خواص میں پہنچی - اُس نے بازاروں ، گلی کوچوں ، فقیروں کے تکیوں سے نکل کر محلوں اور درباروں میں رسائی حاصل کی - یہ اس کی صلاحیت اور وسعت کی دلیل ہے - یہ ہندو مسلمانوں کے میل جول اور دونوں کی زبانوں اور تہذیبوں سے مل کر بنی اور ہندستانی تہذیب کی سب سے بڑی یادگار ہے یہ خاص دیسی زبان ہے - ہندو اگر "ہندی" کہتے ہیں تو لوگ سمجھ جاتے ہیں کہ کون سی زبان ہے اور جب "اُردو" کہتے ہیں تو اُسے بھی فوراً سمجھ جاتے ہیں - لیکن جب ہم "ہندستانی" کہتے ہیں تو پوچھتے ہیں کہ یہ کون سی زبان ہے - اُس کا کوئی نمونہ ہو تو دکھائیے - ہم کوئی نمونہ نہیں دکھا سکتے دس سال پہلے ہم آپ کے ساتھ کام کر سکتے تھے - لیکن اب حالات اس قدر بدل گئے ہیں کہ ہمارے لیے یہ ممکن نہیں -

گاندھی جی نے اپنی آخری تقریر میں فرمایا کہ میں نے مولوی صاحب کو دوست کر کے بلایا تھا وہ دشمن ہو کر گئے - غلطی میری تھی - میں اُن کی بات نہیں سمجھا - آج میں اپنی غلطی کا کفارہ ادا کر رہا ہوں -

صبح کے جلسے میں ستیہ نارائن صاحب سکریٹری ہندی پرچار سبھا مدراس اور وٹھل راؤ صاحب (کانگرسی رُکن) نے بہت اچھی صاف سُتھری اُردو میں تقریر کی -

پنڈت سندر لال ، ڈاکٹر تارا چند اور دوسرے اصحاب نے

بہت اصرار کیا کہ میں اس کمیٹی کی ممبری قبول کر لوں جو ہندُستانی زبان بنانے کے لیے تجویز کی گئی ہے اور جس کا رزولیوشن جلسے میں پیش ہونے والا تھا۔ میں نے بہ وجوہ معذرت کی۔ اس کمیٹی کے بارہ ممبر تجویز کیے گئے تھے میرے انکار کرنے پر نام رزولیوشن کے مسودے سے اُڑا دیے گئے۔ رزولیوشن پیش ہوا جس کی تائید مولانا سید سلیمان صاحب نے فرمائی اور یہ طے پایا کہ اس کمیٹی کے ارکان، گاندھی جی، ڈاکٹر تارا چند اور مولانا سید سلیمان تجویز کریں گے۔

۲۸ر فروری کو وردھا سے حیدر آباد روانہ ہوا اور یکم مارچ کو حیدر آباد پہنچا۔

۳ر مارچ کو حیدر آباد میں میری صدارت میں یوم حالی کا جلسہ ساڑھے چھ بجے شام کو ہوا۔ میں نے خطبۂ صدارت پڑھا اور بعض اور صاحبوں نے بھی اپنے مقالے پڑھ کر سُنائے۔

۸ر مارچ کو ایک بجے جامعۂ عثمانیہ کے شعبۂ معاشیات میں انجمن کی معاشیات کی کمیٹی کا جلسہ ہوا اور اس میں بعض ضروری تجویزیں منظور کی گئیں۔

اسی روز ۳ بجے جامعۂ عثمانیہ کے شعبۂ کیمیا میں انجمن کی سائنس کمیٹی کا جلسہ ہوا اور ضروری تجویزوں پر غور کیا گیا۔

۹ر مارچ کو گشتی کتب خانہ انجمن ترقیٔ اُردو (ہند) کا سالانہ جلسہ ساگر ٹاکیز میں بہ صدارت جناب بشیشر ناتھ چیف جسٹس ہوا۔ زبان کے متعلق ایک دل چسپ ڈراما کیا گیا۔ میں نے بھی ایک مضمون پڑھا۔ اسی روز شام کو احمد نگر روانہ ہو گیا۔

۱۰/مارچ کو شب کے وقت اُردو کانفرنس کا اجلاس میری صدارت میں ہوا۔

۱۱/مارچ کو کانفرنس کا دوسرا اجلاس ہوا۔ جس میں بعض تجویزیں منظور ہوئیں اور مشاعرہ ہوا۔

۱۲/مارچ کو احمد نگر سے دہلی روانہ ہوگیا۔

۱۶/مارچ کو ارکان افغان مشن انجمن میں آئے۔ میرے ساتھ چائے پی۔ انجمن کی مطبوعات وغیرہ کے متعلق گفتگو رہی۔ پھر دفتر دیکھا۔ کابل میں اُردو کی اشاعت کے متعلق باتیں ہوئیں۔ فی الحال کابل میں مدرسۃ المعلّمین میں اُردو پڑھائی جاتی ہے اور ریڈیو میں بھی اُردو نشر کرنے کا انتظام ہے۔ یہ انجمن کی تحریک کا نتیجہ ہے۔ یہ حضرات انجمن کے رسائل اور مطبوعات سے پہلے واقف تھے اور ہمارے بعض مضامین اور کتب سے استفادہ بھی کیا ہے اور بعض کا پشتو میں ترجمہ۔ انجمن کی بہت سی مطبوعات خرید کر لے گئے۔

۱۷/مارچ کو انجمن کی معاشیات کی کمیٹی ہوئی اور ضروری تجاویز پر بحث ہوئی۔

۲۰/مارچ کو افغان کونسل جنرل کی طرف سے امپریل ہوٹل میں افغان مشن کے اعزاز میں ایٹ ہوم تھا اس میں شریک ہوا۔

۴/اپریل کو انجمن میں مجلسِ نظما کا سالانہ جلسہ ہوا۔

۱۱/اپریل۔ ڈاکٹر تاراچند صاحب کی دعوت پر پنڈت سُندر لال صاحب ڈاکٹر عابد حسین صاحب جینندرا کمار صاحب انجمن کے مکان میں جمع ہوئے ان صاحبوں کو ڈاکٹر صاحب نے ہندستانی پرچار سبھا

کی انگریزی ہندستانی ڈکشنری کی تالیف کے متعلق گفتگو کرنے کے لیے مدعو کیا تھا۔ گھنٹہ بھر اس بارے میں گفتگو ہوتی رہی۔

۱۵ر اپریل۔ علی گڑھ گیا اور سنٹرل اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے جلسے میں شریک ہوا۔ یہ جلسہ جناب سر عزیز الحق ایگزیکٹو کونسل حکومتِ ہند کی صدارت میں کیا گیا۔ انسٹی ٹیوٹ کے قواعد و ضوابط کے متعلق دیر تک بحث رہی اس کے سوا اور کوئی کام کی بات نہ ہوئی۔

۲۲ر اپریل۔ دہلی غالب اکیڈیمی کے جلسے میں شریک ہوا۔

۱۸ر مئی کو دیرہ دون روانہ ہوا اور دون اسکول کی آل انڈیا اردو کانفرنس کی صدارت کی جس میں ہر صوبے کے طالب علم شریک تھے۔ انھوں نے اپنے اپنے صوبے کی اردو زبان کی حالت بڑی خوبی اور سچائی سے بیان کی۔

۲۰ر مئی کو شہر دہرہ دون میں اردو کانفرنس ہوئی جس کی صدارت کی۔ وہاں انجمن کی شاخ قائم کرنے کی تجویز ہوئی۔

۱۴ر اگست کو انجمن کی مجلس معاشیات کا جلسہ ہوا اور ضروری امور کا فیصلہ کیا اور یہ طے پایا کہ جنوری ۱۹۴۶ء سے ماہانہ رسالہ معاشیات جاری کیا جائے۔

۲۴ر اگست۔ لکھنؤ روانہ ہوا۔ ۲۵ر کو "حلقۂ احباب" لکھنؤ یونی ورسٹی کے جلسے کا افتتاحی خطبہ پڑھا جس کا عنوان تھا "ہماری یونی ورسٹیوں میں ہماری زبان کی حالت"۔

۲۵ر ستمبر۔ (اورنگ آباد دکن) اورنگ آباد کالج ہوسٹل کے

طلبا نے ایک جلسہ کیا اور انجمن کے عمارت فنڈ میں ساٹھ رُپے دیے۔

۴ ، اکتوبر (حیدرآباد دکن) سید علی شبر حاتمی صاحب نے اپنی دکان کا معائنہ کرایا اور انجمن کی عمارت فنڈ میں ایک سو رُپے دیے۔

۷ ، اکتوبر جامعۂ عثمانیہ کے شعبۂ کیمیا میں انجمن کی سائنس کمیٹی کا اجلاس ہوا اور ضروری امور طے پائے۔

۱۰ ، اکتوبر کو ڈاکٹر رضی الدین صاحب کے مکان پر شاخ انجمن حیدرآباد دکن کا مشاورتی جلسہ ہوا۔

۱۴ - اکتوبر۔ نواب زین یار جنگ بہادر سے ملاقات کی اور اُن سے انجمن کی عمارت کا نقشہ بنانے کی درخواست کی اور سائٹ پلان دکھایا۔ انھوں نے ازراہِ کرم اس کام کے انجام دینے کا وعدہ فرمایا اور کہا کہ میں دہلی پہنچ کر زمین کا معائنہ کروں گا۔

۲۹ ، اکتوبر (دہلی) نواب زین یار جنگ بہادر نے اراضی مکان انجمن کا معائنہ کیا اور عمارت کے سرسری نقشے تیار کرکے دیے تاکہ اس میں مناسب تبدیلیاں کرنا چاہوں وہ لکھ کر دے دوں اس کے بعد مکمل نقشے تیار کرائے جائیں گے۔

۱۷ ، نومبر کو الہ آباد پہنچا اور ۱۸ ، نومبر کو ہندستانی اکیڈیمی کے مشاورتی اجلاس میں شریک ہوا۔ ۲۰ ، نومبر کو سر تیج بہادر سپرو سے ملاقات کی اور عرض داشت جو امداد عمارت فنڈ کے لیے لکھ کر لے گیا اُس پر اُن کے دستخط لیے۔

یکم دسمبر۔ کان پور پہنچا اور حافظ محمد صدیق صاحب رئیس اعظم کان پور سے ملاقات کی اور عمارت فنڈ میں امداد کے لیے درخواست کی۔

۲ر دسمبر۔ مسلم حلیم کالج کان پور میں طلبہ اور اساتذہ کے جلسے میں تقریر کی۔ طلبہ اور اساتذہ نے ایک سو روپے عمارت فنڈ میں عنایت فرمائے۔

۸ر دسمبر رام جس کالج دہلی میں "بزم اردو" کا افتتاح کیا۔

انجمن کے سفیر

مختلف مقاماتِ ہند میں انجمن کی شاخیں قائم کرنے مطبوعاتِ انجمن کی اشاعت اور عام مقاصدِ انجمن کی تبلیغ کے لیے انجمن کے دو سفیر سرگرمِ کار رہے۔ مولانا خیر بھوروی صاحب شمالی ہند میں اور مولوی محمد ابراہیم خاں صاحب فنا سی۔پی وغیرہ میں دورے کرتے رہے۔ فنا صاحب نے ضلع اکولہ برار میں انجمن کی شاخیں قائم کرنے کی کوشش کی اور مقامی ہم دردانِ اردو سے تبادلۂ خیال کیا نیز انجمن ترقی اردو کے مدرسے واقع کھاپا کو محکمۂ تعلیم سے منظور کرانے کی جد و جہد کی جس میں کامیابی ہوئی اور محکمۂ تعلیم نے اس مدرسے کو ایک سال کے لیے منظور کر لیا اور اس سال کی کارگزاری کا معائنہ کرکے انتظامات درست ہونے کی صورت میں مستقل طور پر منظوری کا وعدہ کیا۔ فروختِ کتب اور اغراضِ انجمن کی تبلیغ بھی کرتے رہے اور ناگ پور میں ایک کتب خانہ اور اس کی عمارت بنانے کی کوشش کر رہے ہیں جس کے لیے کچھ سامان بھی فراہم کر رہے ہیں۔

مولانا خیر بھوروی صاحب نے بنارس میں انجمن کی شاخ قائم کی اور شمالی ہند کے بعض دیگر اضلاع کا دورہ کرکے اغراض انجمن کی تبلیغ واشاعت کی اور انجمن کے دوامی ارکان اور معاونین بنانے کی کوشش کی اور مطبوعاتِ انجمن کی فروخت کے لیے بھی کام کیا۔

اخراجات کم کرنے کے خیال سے ایک سفیر کی جگہ سالِ حال سے تخفیف کر دی گئی ہے۔

اُردو مرکز

انجمن کے دو اُردو مرکز چھوٹا ناگ پور اور سندھ میں سرگرم عمل رہے اُن کی کارگزاریوں کی تفصیل خود اُن کی رپوٹوں میں ملے گی جو درجِ ذیل ہیں:۔

چھوٹا ناگ پور اُردو مرکز رانچی

رپوٹ مہتمم

چھوٹا ناگ پور اُردو مرکز نے اپنی جد و جہد جون ۱۹۴۱ء سے شروع کی۔ اس حساب سے دسمبر ۱۹۴۵ء تک اُردو مرکز کی زندگی کے ساڑھے چار سال پورے ہوے۔

کسی تعمیری کام کے لیے اور خاص کر ایسے علاقے میں جہاں [illegible]

ان لوگوں میں جو غیر مانوس ہوں کام کرنا معمولی بات نہیں۔ بلکہ بے حد مشکل ہے۔ اس کا اندازہ وہی حضرات کر سکتے ہیں، جو کسی ادارے کی جد و جہد اور سرگرمیوں سے دلچسپی لے رہے ہوں۔ ایک ادارے کو جن اندرونی اور بیرونی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اگر اس کی تفصیل لکھی جائے تو ہم دردوں کے پاس اتنا وقت نہ ہوگا کہ اس کا مطالعہ بھی کر سکیں۔

ہم نے اپنی پچھلی رپوٹوں میں چھوٹا ناگ پور اور خاص کر اُن لوگوں کے حالات جن میں چھوٹا ناگ پور اردو مرکز کام کر رہا ہے، تفصیل کے ساتھ لکھے ہیں۔ ہم اپنی اُن دشواریوں کا بھی سرسری طور پر ذکر کرتے گئے ہیں جن کا ہمیں وقتاً فوقتاً سامنا کرنا پڑا ہے۔

اللہ پاک کا احسان ہے کہ چھوٹا ناگ پور اردو مرکز نے بے شمار دشواریوں کے باوجود خود کو باقی رکھا اور اپنی سرگرمیوں میں آگے ہی قدم بڑھاتا گیا۔ حالاں کہ اس مدّت میں بعض اوقات ایسے بھی آئے اور ایسے حالات پیدا ہوتے گئے کہ کارکنوں کو مستقبل تاریک نظر آنے لگا۔ یہ حد درجہ احسان فراموشی ہوگی اگر ہم اس کا اقرار نہ کریں کہ جب کبھی ایسا وقت آیا تو ہمارے مخدوم ڈاکٹر عبدالحق صاحب قبلہ نے ہماری ہمت بندھائی اور ہم نئے حوصلوں کے ساتھ کام کرنے لگے۔

یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مختصر طور پر ہم اُن حالات کو بھی بیان کر دیں جن سے ہمیں دوچار ہونا پڑا۔ ان میں سے بعض پریشانیاں مقامی نہ تھیں۔ بلکہ عالم گیر حیثیت اختیار کر چکی تھیں اور اس عالم گیر

جنگ کا نتیجہ تھیں جس نے پانچ سال تک ساری دُنیا میں ابتری پھیلا رکھی تھی اور جس کے اثر سے دُنیا اب تک پورے طور پر نکل نہیں سکی ہے۔ لیکن چھوٹا ناگ پور اُردو مرکز کو زیادہ سخت جھٹکا اس لیے محسوس ہوا کہ اس کی جڑیں اتنی زیادہ مضبوط نہ ہو سکی تھیں کہ آسانی کے ساتھ اس جھٹکے کو برداشت کر لیتیں۔ اور لازمی نتیجے کے طور پر ہم وہ سب کچھ نہ کر سکے، جو ہم کرنا چاہتے تھے۔

سنہ ۱۹۴۱ء میں ہم نے جو کام شروع کیا تھا اُسے سنہ ۴۲ء کے آغاز تک بڑے استقلال کے ساتھ بڑھاتے رہے اور چند ہی مہینوں میں ہمارے شبینہ مدرسوں کی تعداد کافی ہو گئی۔ سنہ ۱۹۴۲ء کے آخری مہینوں میں ہماری رفتار کم ہونی شروع ہوئی۔ ہم نئے مدرسے نہ بنا سکے۔ لیکن اب تک جو قدم ہم نے آگے بڑھایا تھا اس سے پیچھے بھی نہ ہٹے۔

سنہ ۱۹۴۳ء میں ہم کوئی قدم ایسا آگے نہ بڑھا سکے جس کا ذکر کریں۔ البتہ ہم نے سنہ ۴۲ء میں شبینہ مدرسے قائم کیے تھے، ان کو کسی طرح باقی رکھا اور ان کو مضبوط بنانے کی کوشش کرتے رہے اور حالات کا اندازہ کرنے بعد اس نتیجے پر پہنچے کہ اب شہر سے دیہات کی طرف رُخ کرنا ہر لحاظ سے مناسب اور مفید ہے۔ اور شبینہ مدرسوں کی جگہ مستقل اسکولوں کی بنیاد ڈالنا اور ان کو چلانا شبینہ مدرسوں سے زیادہ مفید ثابت ہوگا۔ چناں چہ ہم نے اُسی پر عمل بھی کیا۔

سنہ ۱۹۴۴ء میں شہر کے شبینہ مدرسوں کو باقی رکھنا صرف مشکل نہیں بلکہ ناممکن ہو گیا۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہوئی کہ رانچی

شہر فوجی سرگرمیوں کا مرکز بن گیا۔ جس کی وجہ سے یہاں کی شہری زندگی یکایک بدل گئی۔ مٹی کا تیل جو کم یاب تھا، نایاب ہوگیا۔ فوجی گاڑیوں کی آمد و رفت اتنی زیادہ بڑھ گئی کہ راستہ چلنا مشکل ہوگیا۔ گرانی تیزی کے ساتھ بڑھنے لگی اور یہاں کے باشندے تعلیم سے زیادہ روٹی کے مسئلے پر توجہ دینے پر مجبور ہوگئے۔

ہم نے حالات کا اندازہ کر کے شہر کے تمام شبینہ مدرسے بند کر دیے۔ اور دیہاتوں کی طرف زیادہ توجہ دی باضابطہ اسکول اور دن کے وقت ہی اردو کلاسوں کا انتظام کیا۔ انھی کو ترقی دینے کی جد و جہد شروع کی۔ لیکن حالات بگڑتے ہی گئے۔ گرانی بڑھتی ہی گئی۔ اسکول میں پڑھنے والے لڑکے اور پڑھانے والے معلم تعلیم کا سلسلہ ترک کر کے ملازمتوں کی تلاش میں نکلے۔ اور دوسرے دوسرے کام کرنے لگے۔ اس طرح کئی معلموں اور استانیوں نے بھی ہمارا ساتھ چھوڑ دیا۔ ہم اپنے حالات کے ماتحت بے بسی کے ساتھ ان کو رخصت کرنے پر مجبور رہتے۔ لیکن پھر بھی ہم نے جو چند اسکول بنا رکھے تھے، اور اردو جماعتیں جاری کی تھیں انھیں ہر قسم کی پریشانیوں کا مقابلہ کر کے چلاتے رہے۔

سنہ ۴۵ء پچھلے برسوں سے زیادہ خراب ثابت ہوا۔ جن الجھنوں اور پریشانیوں نے سنہ ۴۲ء سے قدم جمانا شروع کیا تھا وہ رفتہ رفتہ مستقل ہوگئیں اور بعض اور مدرسین نے بھی ہمارا ساتھ چھوڑ دیا۔ اس لحاظ سے یہ سال ہمارے لیے بے حد صبر آزما تھا پھر بھی ہم جو اسکول دیہاتوں میں بنا چکے تھے انھیں پوری مستعدی کے ساتھ چلاتے رہے

اُن کی حالت کسی طرح بگڑنے نہ دی۔ بلکہ ہر اسکول اپنی جگہ پر مضبوط ہوتا گیا۔

اربا اُردو اسکول، جسے اُردو مرکز نے رانچی ڈسٹرکٹ بورڈ سے اپنے انتظام میں لیا تھا اُسے ترقی دی۔ پہلے یہ اسکول پرائمری مکتب تھا۔ ۱۹۴۳ء اور ۱۹۴۴ء میں اس میں ایک ایک درجے کا اضافہ ہوا اور یہ اپر پرائمری اسکول بن گیا تھا۔ ۱۹۴۵ء کے آغاز میں ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف اسکول سے اجازت لے کر چھٹے درجے کی تعلیم شروع کی گئی اور انشاء اللہ تعالیٰ ۱۹۴۶ء میں یہ مڈل اسکول ہوجائے گا۔ اس سلسلے میں ساری تیاریاں ہوچکی ہیں۔

اُربا اسکول کا ذکر آگیا ہے تو اس سلسلے میں چند اور ضروری باتیں عرض کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ یہ اسکول اس وقت بھی ضلع کے اچھے اسکولوں میں گنا جاتا ہے۔ لیکن آیندہ اس اسکول سے بہت زیادہ توقعات ہیں۔ آس پاس میں کوئی دوسرا مڈل اسکول نہیں اور اطراف میں گھنی آبادی ہے اس لیے ضروری ہے کہ ہم اسکول پر اور زیادہ توجہ دیں۔

اربا اسکول کی عمارت پُرانی ہے، جس میں تھوڑا تھوڑا کرکے اضافہ کیا جاتا رہا ہے۔ لیکن پھر بھی گنجایش کم ہے۔ اور یقین ہے کہ آیندہ اسکول کی ضرورتوں کے لیے ہرگز کافی نہ ہوسکے گی۔ اربا اسکول کی نئی عمارت کے لیے زمین لی جاچکی ہے اور اس کے لیے ایک نئی عمارت بنانی بھی ضروری ہے۔ اب اصحابِ خیر اس طرف توجہ کریں تو اسکول کی نئی عمارت کا بن جانا کوئی مشکل کام نہیں۔

چوں کہ یہاں پر کوئی دُوسرا مڈل اسکول نہیں اس لیے اکثر دُور کے گانوؤں کے لڑکے ازبا ہیں اپنے رشتے داروں کے گھروں میں آکر رہتے ہیں۔لیکن بہت سے ایسے لڑکے بھی آس پاس کے گانوؤں میں موجود ہیں، جن کا کوئی رشتہ دار ان گانوؤں میں نہیں۔اس لیے وہ یہاں رہ کر تعسلیم حاصل نہیں کر سکتے۔اس لیے یہ بھی ضرُوری معلوم ہوتا ہی کہ اسکول کی عمارت کے علاوہ پانچ چھی کمرے اور بھی تعمیر کرائے جائیں جو بورڈنگ ہاؤس کا کام دے سکیں۔اس سے باہر کے طلبا اور اساتذہ دونوں کی پریشانیوں میں آسانی پیدا ہوجائے گی۔

اسکول اور بورڈنگ ہاؤس کی تعمیر میں کم و بیش پندرہ ہزار رُپی کا خرچ آئے گا۔اور یہ رقم صرف سرپرستوں اور ہم دردوں سے ہی مل سکتی ہی۔اور کوئی دُوسرا ذریعہ نہیں۔

رانچی سے ۲۳ میل کے فاصلے پر ایک قصبہ کھونٹی میں ہم نے ڈسٹرکٹ بورڈ سے ایک پرائمری مکتب اُردُو مرکز کی نگرانی میں لے لیا۔اور قطعی ارادہ تھا کہ ۱۹۴۶ء سے اُسے اپر پرائمری اسکول بنا دیا جائے۔ اِس سلسلے میں ضرُوری انتظامات بھی ہوگئے لیکن کوئی لائق مدرس نہیں ملا اور ۱۹۴۶ء میں اپر پرائمری اسکول نہ بن سکا لیکن اس بات کا یقین ہی کہ آیندہ سال یہ اپر پرائمری اسکول ہوگا اور اس کے بعد مڈل اسکول۔

کھونٹی قصبہ ہی لیکن اس کی اہمیت اِس لیے زیادہ ہی کہ یہ رانچی ضلع کا سب ڈویژن ہی اور آس پاس کہیں کوئی اُردُو اسکول نہیں ہی۔ اور اُردُو پڑھنے والے طلبا کو بڑی دقتوں کا سامنا کرنا ہوتا ہی۔اس

کے مقابلے میں اس قصبے میں ہندی کے دو مڈل اسکول موجود ہیں۔ ایک ہائی اسکول ہے۔ جس میں پہلے اُردو تعلیم کا کوئی انتظام نہ تھا۔ اس سال سے اُردو کے لیے ایک معلّم مقرر ہوا ہے جو حالات اور ضرورت کے لحاظ سے بالکل ناکافی ہے۔

ہمارکر ماٹاڑ اپر پرائمری اسکول پوری کامیابی کے ساتھ چلتا رہا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اُسے بھی مڈل اسکول بنا دیا جائے۔

یہی حال ہسل پور پرائمری اسکول کا بھی رہا۔ مہتمم نے بار بار وہاں کے باشندوں کو جا کر ابھارا۔ اس سے لڑکوں کی تعداد تو کافی بڑھ گئی لیکن مئی ۱۹۵۶ء سے اسکول کا دوسرا معلّم علاحدہ ہو گیا۔ اس وقت سے اب تک صرف ایک معلّم ہی پورے اسکول کو کسی طرح چلا رہا ہے معلّم کی تلاش جاری ہے۔

کیتھولک مشن مڈل اسکول کانکے میں اُردو تعلیم کا جو سلسلہ شروع کیا گیا وہ اب تک جاری ہے اور جیسے جیسے اسکول میں پڑھنے والوں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے اُردو پڑھنے والوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔

ادی باسی سلت مڈل اسکول میں بھی بعض نئی جماعتوں کا اضافہ ہوا ہے۔ اس لحاظ سے ضرورت تھی کہ ایک اور اردو مدرس وہاں کے لیے مقرّر کیا جائے۔ لیکن آدمی نہ ملنے کی پریشانی اپنی جگہ پر رہی اور ہم اس اسکول میں اُردو تعلیم کے لیے کوئی سہولت پیدا نہ کر سکے۔

دیانکیل اُردو جماعت برابر ترقی کرتی رہی وہاں کے عیسائی لڑکوں اور لڑکیوں نے اُردو تعلیم سے جس دلچسپی کا اظہار کیا ہے وہ نہایت حیرت انگیز اور امید افزا ہے۔

ہم نے یہ بھی کوشش کی کہ سنتھال پرگنے میں اپنی سرگرمیوں کو اور بڑھائیں لیکن اچھے کارکنوں کی کم یابی کی وجہ سے، ہم کچھ نہ کر سکے لیکن ہمیں یقین ہی کہ ۱۹۶۶ء میں اس سلسلے میں کوئی بہتر کام کر سکیں گے اور جس طرح چھوٹا ناگ پور کے اراؤں اور منڈا آبادی میں ہم کچھ کام کر سکے ہیں۔ اسی طرح سنتھال پرگنے کے سنتھالوں میں بھی ہم کوئی بہتر کام کر سکیں گے۔

۱۹۶۵ء میں اپنی گوناگوں پریشانیوں اور مصروفیتوں کے باوجود ہم اپنی تحریک کو آگے ہی بڑھاتے رہے۔ لوگوں نے ہماری طرف توجہ بھی کی۔ یہ دوسری بات ہی کہ نئے حالات نے ہمیں وہ کام کرنے کا موقع نہ دیا جو ہم کرنا چاہتے تھے۔ یہاں پر یہ بتانا بے کار اور مشکل ہی ہی کہ کتنی جگہوں سے ہمارے پاس آدمی آئے، درخواستیں آئیں کہ ہم اُن کے گانو میں اُردو اسکول قائم کریں، لیکن اساتذہ کی کمی کی وجہ سے اپنے حوصلوں کو دبا کر رہ گئے۔

رانچی سے سات آٹھ میل کے فاصلے پر موضع 'ہوسیر ہوجبڑ' کے باشندوں نے ہم سے خواہش کی۔ اِس کے بعد ہم وہاں بار بار جاتے رہے۔ وہاں کے لوگ اس بات پر آمادہ ہوے کہ وہاں کا اپر پرائمری اسکول مڈل اسکول بنا دیا جائے۔ اس گانو میں آبادی ملی جلی ہی، ہندو، مسلمان اور ادی باسی سبھی ہیں۔ مذکورہ اسکول ہندی کی بُنیاد پر قائم ہی۔ یعنی وہاں ذریعۂ تعلیم ہندی ہی۔ ہمارے لیے اس کو اسکول کو چلانا اور ترقی دینا ممکن نہیں۔ ہم نے وہاں کے باشندوں سے کہا کہ ہم اس اسکول میں صرف اسی حال میں دل چسپی لے سکتے ہیں کہ اس اسکول

میں ذریعۂ تعلیم اُردو ہو۔ میری اس تجویز کو گانو والوں نے بہ خوشی منظور کرلیا اور ڈسٹرکٹ انسپکٹر کو یہ درخواست کردی گئی ہی کہ اس اسکول میں ذریعۂ تعلیم اردو کردیا جائے۔ ساتھ ہی ایک درخواست ڈسٹرکٹ بورڈ کو بھی بھیجی گئی ہی کہ اس اسکول کا انتظام چھوٹاناگ پور اُردو مرکز کے تحت کردیا جائے۔

یقین ہی کہ یہ دونوں درخواستیں منظور کرلی جائیں گی اور آیندہ سال یہ اسکول مڈل اسکول بن جائے گا۔

موجودہ حالات کے اندر مرکز جو بھی خدمت کرسکا اس کا اندازہ مندرجۂ ذیل نقشے سے کسی حد تک ہوسکے گا:-

اربا اردو مڈل اسکول	۹۰ لڑکے	ہندو مسلمان اور ادی باسی
کرماٹار اپر اسکول	۶۹ "	مسلمان
کھونٹی پرائمری اسکول	۲۴ لڑکے	مسلمان
بنڈو اسکول	۴۰ "	ہندو اور مسلمان
بنڈو شبینہ اسکول	۲۱ بالغ	" "
سل پرائمری اسکول	۲۰ لڑکے	ہندو مسلمان اور ادی باسی
ویانکیل	۴۴ لڑکے اور لڑکیاں	ادی باسی عیسائی
ادی باسی سملت اسکول	۱۱۰ " "	" "
کتھولک مشن اسکول	۹۱ لڑکے	کتھولک ادی باسی
	۵۱۹	

اس نقشے سے ہمارے سرپرستوں کو یہ اندازہ ہوگا کہ چھوٹاناگ پور اُردو مرکز حالات کی ناموافقت کے باوجود اتنے لوگوں کو اردو

تعلیم دیتا رہا۔

اس رپوٹ میں اُن لوگوں کی تعداد شامل نہیں جنھوں نے اُردو مرکز کی تحریک سے متاثر ہو کر اپنے بچّوں کو اُردو تعلیم دلانی شروع کی یا بعض لڑکوں نے خود اپنے دوستوں سے پڑھنا شروع کیا۔ یہ تعداد صرف اُن تعلیم پانے والوں کی ہی جو اُردو مرکز کی نگرانی میں تعلیم پارہے ہیں۔

آخر میں ہم اپنے ہمدرد مولوی سید عبدالجبار صاحب بی۔اے بی۔ایل تاجر دھنباد کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتے ہیں جنھوں نے ہمارے توجہ دلانے پر اریا مڈل اُردو اسکول کی امداد کے لیے بیس روپے ماہانہ دینا منظور کیا اور پابندی کے ساتھ یہ رقم دفتر میں پہنچتی رہی۔

حد درجہ ناشکری ہوگی اگر ہم اپنے قدیم ہمدرد بزرگ خان بہادر سیّد محمد حامد صاحب کا شکریہ ادا نہ کریں جنھوں نے ہماری ضرورتوں کی طرف توجہ کی اور ایک سو روپے عنایت فرمائے۔

سہیل عظیم آبادی

سندھ اُردو مرکز

پچھلے سال رپوٹ لکھتے وقت جو کام سامنے تھے بہتر ہو کہ اُن پر ایک نظر ڈال لی جائے:۔

(۱) مدارس و مکاتب اور اسکولوں و کالجوں یعنی سب تعلیم گاہوں میں اُردو کی تعلیم و رواج۔

(۲) بالغوں اور مستورات میں مختلف طریقوں سے اُردو کی تعلیم و اشاعت۔

(۳) کتب خانوں، دارالمطالعوں اور اجتماعی اداروں کے ذریعے اُردُو کی اشاعت و ترقی۔

(۴) اخبارات و رسائل کے معیار کو بلند کرنا اور اُن کے ذریعے اُردُو کی ترویج و اشاعت کا پروپگنڈا۔

(۵) ضلع وار انجمن کی شاخوں کا قیام اور اُن کے ذریعے اُردُو کی اشاعت کے کام کو استحکام و پایے داری بخشنا۔

(۶) صوُبے کے ممتاز اور ذی اثر حضرات کی اعانت، تاکہ اُن کے سہارے کام کو تقویت اور وسعت حاصل ہو۔

آیندہ سطور میں آپ کو بہ صوُرت رپوٹ اُن کی تفصیلی صوُرتیں معلوُم ہوں گی نیز اُن کے ساتھ حسبِ ذیل بُنیادی کام بھی ملیں گے۔ جن کو حالات کے تقاضے اور مقاصد کے لیے مناسب سمجھ کر شروع کیا گیا ہے:۔

(۱) بہ سلسلۂ تعلیم :۔

ا۔ تعلیم بالناس کا گشتی مرکز

ب۔ امتحاناتِ اُردُو (انجمن)

ج۔ مذہبی تعلیم اُردُو میں۔

(۲) اُردُو مطالعے کو وسعت اور استحکام دینے کے لیے :۔

ا۔ اُردُو دکانوں کا قیام۔

ب۔ اُردُو کتب کی خریداری کو بڑھانا۔

ج۔ ہر اسکول کے ساتھ اُردُو کتب خانہ یا کتب خانے میں اُردُو کتب کا انتظام۔

(۳) اُردو کتب کی تالیف، تصنیف، تراجم اور اُن کی طباعت و اشاعت:۔

ا۔ مصنفین سندھ کے نام سے ایک ادارے کا قیام جو عوام کی اصلاح و ترقی کے لیے سندھی خصوصاً اُردو میں صوبے کے حالات اور اُس کے باشندوں کی ضروریات کا اندازہ کرتے ہوئے اچھی اچھی اور مفید کتابیں تیار کرائے گا۔

ب۔ حیدرآباد و کراچی کے ناشرین اور اہلِ مطبع حضرات سے جو طباعت اور اشاعت کی ہر طرح کی سہولتیں رکھتے ہیں۔ مرکز کی سفارش پر کتابیں طبع اور شائع کرنے کا انتظام۔

اب میں ذیل میں عنوانات کے ماتحت مختصر الفاظ میں اُن کاموں کا خلاصہ درج کرتا ہوں جو صوبۂ سندھ میں اُردو کو ترقی دینے کے سلسلے میں انجام دیے گئے:۔

(۱) تعلیم

الف۔ اطفال

کراچی:۔

ا۔ اے۔ جے گورنمنٹ ہائی اسکول کراچی میں سندھی، گجراتی اور مرہٹی تین سلسلہ تعلیم تھے۔ امسال اُردو کو ذریعۂ تعلیم کی حیثیت میں تسلیم کرکے ۱۹۴۶ء کے نئے سال سے اس کا نفاذ منظور کیا گیا یعنی ایک نیا سیکشن اس کے لیے قائم کیا جائے گا تاکہ اُردو ابتدائی اسکولوں کے طالب علم اس کے ذریعے میٹرک تک اپنا سلسلہ اُردو میں جاری رکھ سکیں۔

۲۔ دیگر ابتدائی اور ہائی اسکولوں میں اُردو کی ترقی و ترویج کے

لیے مختلف کوششیں۔ جن کی تفصیل دشوار اور طولانی ہونے کی وجہ سے نظر انداز کی جاتی ہے۔

حیدرآباد سندھ

(۱) نور محمد اسکول میں پچھلے سال صرف غیر سندھیوں کے لیے اردو تعلیم کا چوتھے اسٹنڈرد سے ساتویں (یعنی میٹرک) اسٹنڈرڈ تک عمل میں آیا تھا۔ اب نئے سال سے جو اپریل ۱۹۴۶ء میں شروع ہوگا چوتھے سے ساتویں تک تمام طلبا کے لیے بلا شرط تعلیم (زبان اُردو) منظور ہوگئی۔ اوّل سے تیسرے درجے تک فقط اسلامیات کا درس اُردو زبان میں تعلیم الاسلام مصنفہ مولانا کفایت اللہ صاحب (مطبوعہ تاج کمپنی) جو ریڈروں کے اصول پر قاعدے سے چوتھی کتاب تک تدریجی ہی منظور کی گئی* تاکہ چوتھے تک پہنچتے پہنچتے ہر طالب علم اُردو نوشت وخواند سیکھ لے۔ اب تک اسکول میں اُردو تعلیم کی ذمّے داری سندھ اُردو مرکز نے اپنے ذمّے کی تھی۔ جس کو کچھ دنوں سابق منتظم دفتر جناب محمد فاروق صاحب قدوائی نے اور باقی دنوں مہتمم مرکز نے انجام دیا۔ نئے سال سے پورے وقت کے لیے ایک اُستاد رکھ کر اُردو تعلیم کا انتظام اُس کے سپرد کیے جانے کی تجویز زیر غور ہے۔ اُستاد کی تلاش ہے۔

۲۔ مشن اسکول پچھلے سال تک اسٹنڈرڈ ۵ تک تھا اور اس میں تیسرے سے چھٹے تک اُردو تھی۔ اب ساتویں اسٹنڈرڈ تک (یعنی ہائی اسکول) ہوگیا ہے اور پہلے سے ساتویں تک اُردو کو اختیاری مضمون کی حیثیت سے ایک پورے وقت اُستاد رکھ کر نئے سال سے جاری کیا جائے گا۔

۳- انجمن ہمدرد اسلام اور سرے گھاٹ میں اُردو کے دو اسکول تھے ان کے نظم و نسق اور تعلیم و طلبہ میں ترقی کی کوششیں جاری ہیں اول الذکر کے لیے میونسپل بورڈ سے معقول امداد دیے جانے کی کوشش کی جا رہی ہے اور آخر الذکر کے لیے عمارت کی توسیع کا مسئلہ درپیش ہے۔ خدا نے چاہا تو ۱۹۴۶ء میں یہ دونوں کام بھی خاطر خواہ ہو سکیں گے۔

نواب شاہ

۱- یہاں پہلے سے ایک اُردو اسکول لوکل بورڈ کی زیر نگرانی قائم تھا لیکن استادوں کا انتظام تسلّی بخش نہ تھا۔ اس سلسلے میں کوشش کی گئی جس کو ذمّے دار اصحاب نے معقول سمجھ کر منظور کر لیا۔ جلد ہی شکایات کا ازالہ ہو جائے گا۔

۲- مقامی حضرات کی تگ و دو سے ایک مدرسہ نسواں قائم کیا گیا ہے جس کا ذریعۂ تعلیم اُردو رکھا گیا ہے۔ اس کے لیے معقول استانیوں کی تلاش ہے۔ خط و کتابت جاری ہے۔ سلسلۂ تعلیم بھی جاری ہے۔

۳- جامع مسجد میں ایک مدرسہ اور لائبریری کی جگہ ہے جس کو انجمن والوں سے لے کر یا اُن کے تعاون سے از سرِ نو شروع کرنے کا ارادہ ہے۔ یہ جگہ ایک بار طے ہو گئی تھی اور لائبریری کا سلسلہ بھی شروع کیا گیا تھا لیکن بعض مقامی حالات اور غلط فہمیوں کی بنا پر استعمال میں نہیں لائی جا سکی۔ لیکن امید ہے کہ جلد ہی اس کو پھر اچھے پیمانے پر شروع کیا جا سکے گا۔

مُلّا اسکول کے نظم کے ماتحت مدرسے کو اور شاخ انجمن ترقیٔ اُردو کی نگرانی و کفالت میں دارالمطالعے کو چلایا جائے گا۔

جیکب آباد

۱۔ اُرُدو اسکول شاخ جیکب آباد انجمن ترقی اُردو اور بعض مقامی حضرات کی مشترکہ کوششوں کے ماتحت ایک بورڈ کی نگرانی میں جاری ہی۔ سو سے اوپر طلبہ اُردو ابتدائی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ چار درجے تک باقاعدہ اور پانچویں درجے کی بے ضابطہ تعلیم دی جاتی ہی۔ حال میں مقامی چندے کے ذریعے اس کی مالی حالت مضبوط بنائی گئی ہی استادوں کی ضرورت ہی جس کے لیے کوشش جاری ہی۔ اگر مناسب استاد مل گئے تو درجوں میں اضافہ اور انگریزی تعلیم شروع کی جاسکے گی۔

۲۔ انجمن کا قائم کردہ دارالمطالعہ مالی مجبوریوں کی بنا پر بند ہو گیا تھا۔ اب اس کو کتب خانے اور تعلیمی مرکز کی صورت میں پھر شروع کیا جا رہا ہی۔

شکار پور

۱۔ مدرسہ عربیہ اشرف العلوم میں اُردو تعلیم شروع کی گئی ہی۔

۲۔ مدرسۂ نسواں میں اُردو تعلیم جاری کرنے کا انتظام بھی اس ماہ کیا گیا ہی مولانا قاری محمد صاحب کی مدد سے اِن شاء اللہ مزید تعلیمی ذرائع بھی مہیا کیے جاسکیں گے۔

ب۔ تعلیم بالغاں

حیدرآباد، کراچی، شکار پور، جیکب آباد، نوابشاہ، میرپور خاص اور سکھر میں تعلیم بالغاں کا کام گشتی مراکز کی صورت میں شروع کیا گیا ہی۔ یعنی یہ سلسلہ اس طرح شروع کیا گیا ہی کہ ایک جگہ ایک مہینے تک تعلیم دینے کے بعد بالغوں کے سلسلے کی کتابیں رسالے وغیرہ لوگ

پڑھنے لگیں وہاں ان رسالوں اور کتابوں کا انتظام کرکے، تاکہ تعلیم جاری رہے، تعلیم بالغاں کا تعلیمی مرکز اپنے شہر کے کسی دوسرے حصّے میں کام شروع کردے گا۔

حیدرآباد میں پہلا بیچ تیار ہوا ہی۔ دوسری جگہ یہ کام ابھی جاری ہی اپریل اور مئی میں (بیچ) جماعتیں تیار ہوں گی۔

۲۔اُردو امتحانات

حیدرآباد میں اُردو کے ابتدائی اور جامعہ کے امتحانات شروع کردیے گئے ہیں۔ ابتدائی تعلیم میں کُل ۵۱ طلبا شریک ہوے جن میں سے ۴۲ کام یاب ہوے۔ واقف و قابل میں صرف ۲ طالب علم شریک ہوسکے۔ الکشن کے ہنگاموں اور بعض دیگر مقامی حالات کی بنا پر بروقت درخواستیں حاصل نہ کی جاسکیں۔ آیندہ سال کافی تعداد میں طلبہ کی شرکت کی امید ہی۔

کراچی، نواب شاہ، شکارپور اور جیکب آباد میں بھی اِن امتحانات کا آغاز کیا جارہا ہی۔

امتحاناتِ اُردو (پنجاب)

انجمن ترقیٔ اُردو کے امتحانات کے علاوہ پنجاب یونی ورسٹی کے علوم مشرقیہ کے سلسلے میں حیدرآباد میں سنٹر قائم کیے جانے کی کوشش کی جارہی ہی۔

۳۔اُردو کی کتابوں کی دُکانیں:۔

ترویج و اشاعتِ اُردو کے سلسلے میں ایک اہم کام اُردو کتابوں کی اشاعت و خواندگی کا بڑھانا اور اُردو کتابوں کا بازار سے مل سکنا تھا۔

چناں چہ اس سلسلے میں جو کام کیے گئے ان میں سے ایک اُردُو کتابوں کی دُکانوں یا کتب فروشوں کو اُردُو کی کتابوں کو فروخت کرنے پر آمادہ کرنا تھا۔ اس سلسلے میں حسبِ ذیل دُکانوں نے نمایاں حصہ لیا:۔

۱۔ عبّاسی کتب خانہ جونا مارکٹ کراچی

۲۔ بشیر اینڈ سنس، جونا مارکٹ کراچی۔

۳۔ پریمیر بُک ڈپو، صدر حیدرآباد سندھ

۴۔ آزاد بک ڈپو، " " "

۵۔ عبد الجبّار تاجرِ کتب مسجد روڈ نواب شاہ

مذکورۂ بالا دکانوں میں سے عباسی کتب خانہ تو پہلے سے بھی کسی قدر اُردُو کتابوں کا (محدُود) بیوپار کر رہے تھے جس میں انھوں نے زیادہ دل چسپی لے کر اضافہ کر دیا۔ لیکن پریمیر بُک ڈپو (جو پہلے انگریزی اخبارات و رسائل اور کتابوں کا کاروبار کرتے تھے) آزاد بک ڈپو (جو سندھی کتب فروش تھے) اور عبدالجبّار بک سیلر جو سندھی کُتب و اسٹیشنری کا کام کرتے تھے) مستحق مبارک باد ہیں کہ میری درخواست پر اُردُو کی ترقی میں انھوں نے میرا کافی ہاتھ بٹایا۔

اِن دکانوں کے علاوہ حسبِ ذیل جدید دُکانیں خاص طور پر اُردُو کتب کے تعارف اور اشاعت کے نقطۂ نظر سے کھولی گئیں:۔

۱۔ ہندستان بُک ڈپو صدر حیدرآباد سندھ۔

۲۔ اُردُو اکیڈمی بندر روڈ، کراچی۔

۴۔ دارالمطالعے اور کتب خانے:۔

کراچی کی شاخ کو چوں کہ پچھلے سال معقول امداد کارپوریشن سے

منظور ہوگئی تھی اس لیے اس کے پیشِ نظر بھی کتب خانے کو ترقی دینا اور ادارے کو زیادہ مفید بنانا تھا۔ امسال اخبارات، رسائل اور کتابوں میں خاطر خواہ اضافہ کیا گیا ہے۔ فہرستوں کی ترتیب اور دیگر متعلقہ کاموں میں سندھ مرکز نے بھی حصہ لیا۔

کتب خانۂ حیدرآباد سندھ جو انجمن ترقیٔ اُردو (ہند) کی سرپرستی میں قائم کیا گیا تھا اِس میں بھی امسال کئی سو کتابوں کا اضافہ ہوا اور مقامی طور پر بھی امانت و عطیہ کی مد میں بھی کتابیں بڑھائی گئیں۔

اسکولوں کے ساتھ مفید اُردو کتابوں کے کتب خانے قائم کیے جانے کی تحریک چلائی گئی ہے اگر کامیاب ہوگئی تو یہ بہت منفعت بخش تحریک ہوگی۔

۵۔ نصابِ اُردو

سندھ کے لیے نسخ خط میں پوسٹ پرائمری اسکولوں کے لیے حکومت نے ایک خاص نصابِ اُردو انجمن ترقیٔ اُردو (ہند) دہلی کے زیرِ اہتمام ڈاکٹر عبدالحق صاحب بابائے اُردو کی سرپرستی اور ماہرینِ تعلیمات کی نگرانی و اہتمام میں تیار کرایا تھا۔ اس کی اشاعت سے اُردو کی اشاعت اور ترویج میں بڑی مدد ملے گی۔

۶۔ مصنّفینِ سندھ (اُردو)

اُردو کو صوبے میں مستحکم بنانے کے لیے ضروری معلوم ہوا کہ باہر سے اُردو کی کتابیں لاکر یہاں فروخت کرنے کے بجائے خود صوبے میں بھی اُردو کے مصنّف اور ناشر پیدا کیے جائیں۔ چناں چہ اس سلسلے میں تگ و دو کے بعد "مصنّفینِ سندھ" کے نام سے (یہ نام زیرِ غور ہے)

ایک ادارہ قائم کیا گیا ہی۔ جس کا مقصد ترجمے تالیف اور تصنیف کے ذریعے اُردو کتابوں کی تیاری اور اشاعت ہی۔ فی الحال اس سلسلے میں دو کام کیے گئے ہیں: (۱) صوبے کے تمام مصنّفین کی فہرست اور اُن کے متعلق ضروری معلومات کی فراہمی۔ (۲) خاص خاص اشخاص سے کتابوں کی تیاری کا کام شروع کرنا۔

اس سلسلے میں بعض علمی اور فنّی کتب کے ترجمے شروع کر دیے گئے ہیں اور اُن کی طباعت کا انتظام بھی ہو گیا ہی۔ اسی طرح بعض کتب کی تالیف و تصنیف بھی تکمیل کے قریب ہی۔ اُن کی طباعت و اشاعت کا انتظام بھی کیا جا چکا ہی۔ جلد ہی یہ چیزیں بازار میں آنے والی ہیں۔

۷۔ طباعتِ کتبِ اُردو

مصنّفینِ سندھ کے قیام کے وقت ہی یہ مسئلہ زیرِ غور آ گیا تھا کہ جب تک طباعت و اشاعت کا معقول انتظام نہ ہو اردو کتب کی تیاری اور اُردو کتب کی تصنیف کا کام کام یاب نہیں ہو سکے گا۔ چناں چہ اس کے ساتھ ہی ساتھ اس کام کی داغ بیل ڈال دی گئی تھی خدا کا شکر ہی کہ یہ تحریک بھی کام یاب ہوئی اور ایسے ناشرین کا تعاون حاصل ہو گیا جو کاغذ کا کوٹا بھی رکھتے ہیں اور طباعت و اشاعت کا مجاز ہونے کے ساتھ ہی طباعت کے مصارف بھی بہ شرائط قبول کر چکے ہیں۔

مذکورۂ بالا خاص خاص کاموں کے علاوہ ضمناً اور متفرق طور پر اور بھی بہت سے کام کیے گئے ہیں جن کو اس مختصر رپوٹ میں درج کرنا

باعث طوالت ہوگا۔

۸۔ شاخیں:۔

اس وقت تک کراچی کے علاوہ حسبِ ذیل مقامات پر اُردو کا کام کتب خانے، دارالمطالعے یا مدرسے میں سے کسی نہ کسی صورت میں شروع ہو چکا ہے۔

۱۔ کراچی، پہلے سے موجود تھی اور بہ دستور کام جاری ہے۔
۲۔ حیدرآباد (سندھ)، پہلے سے موجود تھی اس کو ترقی دی گئی۔
۳۔ نواب شاہ، بعد میں بنائی گئی کام جاری ہے۔
۴۔ میرپور خاص بعد میں بنائی گئی کام جاری ہے۔
۵۔ شکارپور، بعد میں بنائی گئی کام جاری ہے۔
۶۔ جیکب آباد، پہلے تھی پھر ٹوٹ گئی اب پھر بنائی گئی۔
۷۔ دادو۔ بعد میں بنائی گئی۔ کام شروع کیا گیا ہے۔
۸۔ لاڑکانہ، بعد میں بنائی گئی۔ کام شروع کیا گیا ہے۔

۹۔ اُردو کانفرنس

یہ کانفرنس انجمن ترقیٔ اُردو کراچی کے اہتمام اور انتظام میں منعقد ہوگی جس کے انعقاد کے سلسلے میں شاخ مذکور اور اُردو مرکز دونوں کوشاں ہیں۔

حامد علی

گشتی کُتب خانہ حیدرآباد دکن

یہ کتب خانہ انجمن کی زیرِ سرپرستی سید علی شبّر حاتمی بی ایس سی (عثمانیہ) کے زیرِ اہتمام جو انجمن کے نہایت ہی سرگرم کارکن ہیں۔ شروع سنہ ۱۹۴۲ء سے نہایت کامیابی کے ساتھ چل رہا ہی اور ہر سال اس کی مقبولیت اور ہر دل عزیزی میں اضافہ ہوتا جاتا ہی۔

شروع میں ۸۱۷ مصنّفین کی ۲۰۳۲ کتابیں تھیں اور آخر سال رپوٹ میں کتابوں کی مجموعی تعداد ۶۳۸۵ تک پہنچ گئی۔ کتب خانے کے مقاصد عوام میں ذوقِ مطالعہ پیدا کرنا اُردو زبان کی خدمت اور اس کی اشاعت اور ممالکِ محروسہ سرکار عالی میں ایک اعلا پیمانے پر کتب خانہ قائم کرنا جو ارزاں نرخ تازہ اور جدید مطبوعات فراہم کرے۔ شرکا کے لیے ۹ر ماہانہ یا ۱۲ سالانہ فیس اور ۲ زرامانت مقرر ہی اور اس قلیل رقم کے معاوضے میں انھیں گھر بیٹھے جدید مطبوعات پڑھنے کے لیے مل جاتی ہیں۔ کتب خانہ ½ ۹ سے ½ ۷ بجے شام تک کھلا رہتا ہی اور اس میں ہر سال تقریباً ایک ہزار جدید مطبوعات کا اضافہ ہوتا رہتا ہی۔ کتب خانے کی طرف سے ایک ماہانہ رسالہ "ہماری کتابیں" کے نام سیّد علی شبّر حاتمی کی زیرِ ادارت نکلتا ہی جو شرکا کو بلا قیمت بھیجا جاتا ہی۔ اس میں کتابوں کی فہرست بھی ہوتی ہی تاکہ شرکا کو انتخاب میں مدد ملے۔ اس کے ماتحت ایک دارالمطالعہ بھی قائم ہی

جس میں مُلک کے مشہور اخبارات وجرائد و رسالہ جات موجود رہتے ہیں۔ اس کتب خانے نے مطبوعات اردو ایک ضخیم فہرست بھی شائع کی ہو۔ جس میں کتابوں کی فن وار تقسیم کا ایک نیا طریقہ اختیار کیا گیا ہو جو انگریزی طریقے سے مختلف اور اُردو مطبوعات کے لیے زیادہ موزوں اور سہل ہو۔ اس طریقِ تقسیم کو دیگر ادارے بھی رائج کر رہے ہیں۔ گشتی کتب خانے کی جانب سے ناظرین کا صحیح ترجمان معلوم کرنے کے لیے وقتاً فوقتاً مفید اعداد و شمار شائع ہوتے رہتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہو کہ کتب بینی کا شوق بہ مقابلے مردوں کے خواتین میں زیادہ تیزی سے بڑھ رہا ہو اور افسانوں کے بعد سب سے زیادہ مقبول کتابیں سیاسی مسائل سے بحث کرنے والی ہیں۔

شاخ ہاے انجمن

انجمن کی بہت سی شاخیں جو مُلک کے مختلف حلقوں میں قائم تھیں ان میں سے بعض کام نہیں کر رہی تھیں اور سابقہ قواعد میں صدر دفتر سے ان کے تعلق کی نوعیت استوار نہ تھی اس لیے سال گزشتہ شاخوں کے قواعد پر نظرِ ثانی کی گئی اور جدید قواعد مرتّب کیے گئے جس کا تذکرہ سالِ گزشتہ کی رپوٹ میں کیا گیا ہو۔ چنانچہ جدید قواعد کے ماتحت جملہ شاخ ہاے انجمن کو دوبارہ الحاق کرانے کی تاکید کی گئی اور ان جدید قواعد کے ماتحت ۱۹۳۵ء کے آخر تک ۴۶ شاخوں

کا الحاق ہوچکا تھا ان کی فہرست ضمیمہ میں درج ہے۔ رپوٹ ہذا کی تیاری کے وقت تک ان میں سے جتنی شاخوں کی رپوٹ کارگزاری سالانہ موصول ہوئی ہے ان کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

احمد آباد | صدر سید مصطفٰے حسین صاحب قادری آنریری مجسٹریٹ۔
سکریٹری سید جمال الدین صاحب قادری، بی اے ال ال بی۔

تعداد مدارس ۲۔ تعداد اراکین ۱۰۰۔ کتب اُردو ۲۵۷۔ تعداد اخبارات و رسائل ۲۵۔

رپوٹ:۔ جنگ کی اقتصادی اور معاشی الجھنوں میں کے علاوہ بعض ایسی رُکاوٹیں اور دشواریاں تھیں کہ طلبہ کی ایک کثیر تعداد اعلا تعلیم سے محروم رہتی یا پھر کسی دوسرے مضمون کو لے کر اپنی محبوب زبان اُردو کو ترک کرنا پڑتا۔ لہذا اراکینِ انجمن نے ایک جلسے میں طے کیا کہ اس کے خلاف پُرزور احتجاج ہی نہ کیا جائے بلکہ باقاعدہ کارروائی عمل میں لائی جائے۔ اس سلسلے میں اراکینِ انجمن کا ایک وفد پرنسپل صاحب گجرات کالج سے ملا اور اپنے مطالبے کو پُرزور الفاظ میں پیش کیا۔ جس کے جواب میں پرنسپل صاحب نے حتی الوسع مدد دینے کا وعدہ فرمایا۔ انجمن نے اپنے سائنس اور آرٹ کے ۲۰ فی صدی کے مطالبے کو جلد از جلد پُورا کرنے کے لیے مسلم لیگ، انجمن اسلام اور رینگ من ایسوسی ایشن کی طرف سے وفود بھجوائے اور ۲۰ فی صدی طلبہ کے داخلے کا مطالبہ کیا۔ مزید براں ڈی۔پی۔آئی اور گورنر صاحب صوبہ بمبئی کو بھی تار دیے۔ اب امید قوی ہے کہ اُردو داں طلبہ کا آرٹس اور سائنس دونوں شعبوں میں داخلہ

خاطر خواہ ہوگا۔

گشتی مطالعہ خانہ:۔ انجمن ہذا کی یہ تحریک بہت ہی مفید ثابت ہو رہی ہے مختلف مقامات سے اس کے لیے درخواستیں موصول ہو رہی ہیں جن کی تعمیل بعض وجوہ سے ممکن نہیں پھر بھی اس وقت چار حلقوں میں یہ تحریک باقاعدہ چل رہی ہے (۱) رائے کھڈ سید واڑہ (۲) جمال پور بورواڑ (۳) خان پور (۴) مسلم سوسائٹی نورنگ پورہ۔ ممبران کی مجموعی تعداد تقریباً پچاس ہے اور تقریباً ۲۰ رسائل گردش میں رہتے ہیں۔ ہر تیسرے دن ہر ممبر کو ایک نیا رسالہ مل جاتا ہے۔

اقبال میموریل لائبریری:۔ جب سے اس کو مرکزی جگہ پر قائم کیا گیا ہے اس کو وہ ہردل عزیزی حاصل ہوئی ہے کہ ممبران کی تعداد دن دونی رات چوگنی ہوتی جا رہی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ ممبران کے علمی ذوق اور رجحان کے مطابق کتابوں میں بھی اضافہ ہوتا جا رہا ہے ہر ممبر کو اختیار ہے کہ لائبریری کے اصولوں کی پابندی اور احترام کرتے ہوئے چند کتابیں ایک مدت معینہ کے لیے گھر لے جا کر اپنے علمی ذوق کی تکمیل کرے۔ جو باقاعدہ ممبر نہیں ہیں ان کو بھی یہ حق دے دیا گیا ہے کہ وہ خود لائبریری میں بیٹھ کر اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ ان سہولتوں نے لائبریری کو ہردل عزیز اور مقبول عام بنا دیا ہے۔

یومِ اقبال:۔ انجمن ہذا نے ۲۹ اپریل ۱۹۴۵ء کو شاندار پیمانے پر یومِ اقبال منایا، جس میں جناب مولانا سید ابو ظفر صاحب ندوی، جناب پروفیسر سید ظہیر الدین صاحب مدنی اور جناب مولانا حبیب الرحمان صاحب غزنوی نے پُر مغز اور فاضلانہ مقالات پڑھے۔ چند حضرات

نے تقریریں کیں اور شعرائے کرام نے اپنے کلام بلاغت نظام سے سامعین کو محظوظ فرمایا۔

مقامی میونسپلٹی کے زیرِ اہتمام سیٹھ مانک لال جیٹھا بھائی لائبریری جاری ہے جس میں اُردو کی چند کتابیں برائے نام رکھی گئی تھیں۔ جس کا نتیجہ یہ تھا کہ سالانہ رپوٹ میں اُردو پڑھنے والے لوگوں کی تعداد بہت کم ہوتی تھی اب انجمن ہذا کی جدوجہد اور مسلسل کوشش سے اُردو داں اصحاب کے عام ذوق کی کتابیں دو ہزار رُپے کی منگائی گئی ہیں۔

اب انجمن ہذا کے اراکین اسی جدوجہد میں مشغول ہیں کہ گجرات اُردو کانفرنس کا انعقاد جلد از جلد ہوجائے تاکہ ایک عملی لائحہ عمل سارے صوبے کے لیے تیار ہو سکے اور ہم آہنگی سے سارے گجرات میں اُردو کی ترقی اور توسیع کے لیے کوشش ہو سکے۔

سید جمال الدین قادری
سکریٹری انجمن ترقی اُردو۔ احمد آباد

سوُرت

صدر شفاء الملک حکیم میر سرفراز حسین صاحب۔ سکریٹری ڈاکٹر سید جلال الدین صاحب ال ایم اینڈ ایس۔

تعداد اراکین ۱۰۲، تعداد کتب اُردو ۳۰۴۰، تعداد کتب دیگر زبان ۶۶۶، تعداد اخبارات و رسائل ۲۳۔

رپوٹ:۔ انجمن کی خوش نصیبی سے مدراس کالج کے اُردو لکچرار مولانا محوی صاحب مئی کی اخیر تاریخوں میں سورت تشریف لائے اُردو ادب سے دلچسپی لینے والے حضرات نے آپ کی موجودگی سے بہت کچھ فائدہ اٹھایا۔ انجمن نے جناب سید حمید الدین

سورتی جمعدار صاحب کے مکان پر سورت کے شعرا کا ایک مشاعرہ منعقد کیا جس میں بہت سے شعرا و دیگر حضرات نے شرکت فرمائی۔ اس مشاعرے میں مولانا محوی صاحب نے ایک بسیط تقریر میں اُردو زبان کی خصوصیت اور اہمیت کو بالتفصیل بیان کیا اور اُردو کی اشاعت کے لیے مختلف قسم کی مفید اور کارآمد تدبیریں سمجھائیں۔

سورت شہر کی آئی۔ پی مشن اسکول کی طالبات کی ہائی اسکول میں امسال بہت بڑی تعداد میں مسلم لڑکیاں تعلیم پا رہی ہیں۔ اس اسکول میں علاوہ انگریزی اور گجراتی کے اُردو کے عوض ہندی پڑھائی جاتی ہے۔ ہندی کی کتابیں ناگری رسم الخط میں چھپی ہوئی ہیں اور ان کو پڑھنے سے اُردو لکھنے پڑھنے والی لڑکیوں کی زبان پر بہت بُرا اثر پیدا ہوتا ہے بلکہ اُردو زبان کو بگاڑ کر پڑھنا پڑتا ہے۔ اس تکلیف کو دور کرنے کے لیے اسکول کے منتظمین سے انجمن کی جانب سے یہ التجا کی گئی ہے کہ چوں کہ مسلمان لڑکیاں اُردو اسکولوں میں سے پڑھ کر آتی ہیں اس لیے ان کو ناگری رسم الخط کے عوض اُردو رسم الخط کی کتابیں پڑھائی جائیں۔ اور اس کے لیے ایک اردو داں خاتون کو مقرر کیا جائے۔ امید قوی ہے کہ ناظمینِ اسکول اس کا جلد انتظام کریں گے۔

انجمن ترقیٔ اُردو کی جانب سے ایک کتاب خانہ اور ایک گشتی کتب خانہ بھی جاری ہے۔ کتب خانے سے بہت سے حضرات فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس گشتی کتب خانہ بھی مفید ثابت ہو رہا ہے۔

سال زیر رپورٹ میں انجمن ترقیٔ اُردو کو سورت کی میونی سپالٹی کی جانب سے ۲۶۷ ـ ۸۰/۷ رُپے بہ طور گرانٹ کے دست یاب

ہوے۔ منقطی ٹرسٹ کی جانب سے مبلغ ایک سو رُپے بہ طورِ عطیہ وصول ہوے اور سورت کی انجمن اسلام کی جانب سے مبلغ پچاس رُپے کا عطیہ وصول ہوا انجمن مندرجہ بالا تمام حضرات کا بہت بہت شکریہ ادا کرتی ہے۔ اور امید کرتی ہے کہ سال رواں میں بھی وہ انجمن ترقیٔ اُردو کو اپنی امداد سے ممنون فرمائیں گے۔

سید جلال الدین القادری

سکریٹری انجمن ترقی اُردو۔ سورت

کراچی صدر آنریبل پیر الہٰی بخش صاحب وزیرِ تعلیم۔ سکریٹری سید غلام نبی صاحب آوج مدیر و مالک روزنامہ "نظام" اعزازی سکریٹری بشیر احمد صاحب خزانچی۔

رپوٹ ۱۔ اعزازی طور سے حصّہ لینے والوں کے سوا دو تنخواہ دار ملازم ہیں جو لائبریری اور آفس سکریٹری کا کام انجام دیتے ہیں۔

۲۔ کراچی کی مجموعی تعداد میں ان افراد کی اکثریت ہے جو ایسے صوبوں کے باشندے ہیں جہاں اُردو ادب نے ابتدائی مدارج میں قدم رکھا ہے اور یا وہاں اس وقت تک کوئی سلسلہ اُردو کی ترویج و اشاعت کا قائم ہی نہیں کیا گیا۔ انجمن کراچی نے کوشش کی کہ وہ مقامات اُردو ادب کو اپنائیں اور اس طرح یہاں مقامی کتب خانوں کو ایسی آسان کتابوں کے منگانے کا مشورہ دیا جو عام فہم ہوں اور دوسری طرف ان لوگوں کو جو اُردو داں صوبوں کے باشندے تھے انھیں اُردو تعلیم کا مفت انتظام کر کے ان کی ہمدردیاں اُردو کے لیے حاصل کیں۔

۳۔ اسکول بورڈ کے اُردو اساتذہ کے لیے وہ سہولتیں بہم پہنچانے کی سعی کی جو اس سے قبل ان کے لیے مفقود تھیں۔ اور اسی طرح بچوں کو جو معاشی مشکلات کے شکار تھے اسکول بورڈ کے اربابِ بست وکشاد پر زور ڈالا گیا کہ ان کی تعلیم کی ضروری اشیا جس حد تک ارزاں فراہم کی جاسکیں انتظام کیا جائے۔

۴۔ شہر میں عام دل چسپیوں کے لیے مشاعروں کا انتظام کیا گیا جس سے عام طبقے میں خاص دل چسپی پیدا ہوگئی اور اب شہر میں متعدد مقامات پر خود لوگوں نے باہمی اشتراک سے کلب وغیرہ قائم کرلیے جہاں اکثر شعروشاعری کی بہ دولت خوب چہل پہل رہتی ہو اور کافی لوگ جمع ہوتے ہیں۔

۵۔ انجمن ترقیٔ اُردو نے اپنا ہال اس قسم کے جلسوں کے لیے عام کردیا ہو کہ شہر کے وہ حضرات جو اُردو سے متعلق کوئی جلسہ منعقد کرنا چاہیں کر سکتے ہیں اور انجمن کا ماہانہ مشاعرہ انجمن کے ہال ہی میں منعقد ہوتا ہو۔

۶۔ انجمن نے اُردو کے ابتدائی امتحانات کے لیے شبینہ تعلیم کا مفت انتظام کیا ہو۔ جہاں شب میں آٹھ بجے سے نو بجے تک ایک گھنٹہ انجمن کے ہال میں انجمن ادبی تعلیم دیتی ہو اور اس طرح لوگوں میں انجمن ترقیٔ اُردو (ہند) کی آل انڈیا اُردو ترویج و اشاعت کے پروگرام سے روشناس کرایا جاتا ہو اور اُردو کی اہمیت سے متعلق انھیں مزید معلومات سے بہرہ اندوز کیا جاتا ہو۔

۷۔ مشاعروں کے علاوہ اونچے طبقے کے کلبوں میں ادبی و علمی

موضوع پر تبصروں اور تنقیدوں کا اہتمام بھی انجمن نے شروع کیا تھا۔

۸۔ اسکول اور کالجوں میں جہاں اُردو تعلیم نہیں تھی ان کو اُردو کے افادی پہلو سے روشناس کرایا گیا اور اس طرح ان لوگوں کی ہمدردیاں جو اُردو سے متنفر تھے حاصل کی گئیں اور ان کی رضامندی سے ان کے لیے مفت تعلیم کا انتظام کیا گیا۔

۹۔ سندھی اخبارات کی زبان بہت زیادہ ثقیل ہوتی تھی صاحبان اخبار سے کہ عام فہم اُردو کے الفاظ کے استعمال کی استدعا کی گئی تاکہ اُردو زبان سے کچھ کچھ لوگ روشناس ہو جائیں۔

۱۰۔ سندھی کے اخبارات میں باقاعدہ طور پر اُردو پڑھو اُردو لکھو اور اُردو بولو کے تین جملے لکھوائے گئے تاکہ لوگوں کا رجحان اس جانب منتقل ہو اور اُردو کی اہمیت متصور کرنے لگیں۔

راول پنڈی — صدر قاضی نذیر احمد صاحب بی اے ال ال بی وکیل سرکاری سکریٹری۔ حفیظ الوری صاحب بی اے۔

(رپوٹ موصول نہیں ہوئی)

لدھیانہ — صدر میاں عبدالرشید صاحب بی اے ال ال بی سکریٹری میونسپل کمیٹی۔ سکریٹری حضرت نور صاحب لدھیانوی۔

(رپوٹ موصول نہیں ہوئی)

باقر گنج، سارن — صدر مولوی سید نذیر حسن صاحب مولوی فاضل۔ سکریٹری سید مظفر حسین صاحب رضوی، تعداد ارکان ۴۵۔ تعداد مدارس ۱۔ تعداد کتب اُردو ۵۰۷۔ تعداد کتب

دیگر زبان ۱۰۸ ہے۔ تعداد اخبارات و رسائل ۴ ہے۔

رپورٹ :- چوں کہ اطراف و جوانب سے اُردو کے خلاف آواز بلند ہو رہی تھی اور اُردو کے نقصان پہنچانے کے لیے طرح طرح کی کوششیں کی جا رہی تھیں لہٰذا ان حالات سے متاثر ہو کر حساس دل رکھنے والے نوجوانوں نے یہ ادارہ قائم کیا جس کا مقصد کتب خانہ و دارالمطالعے کا قیام تھا جس میں درسی کتابیں بھی رہیں جو طلبا کے کام آویں اور غیر درسی بھی جن کا مطالعہ معلومات میں اضافے کا سبب ہو واقفیت ہوتی رہے۔

۱۲ جون ۱۹۳۸ء کو اس انجمن کا افتتاح ہوا۔ وہی نوجوان اس کا سکریٹری قرار پایا جو اس کا بانی تھا (سید ذوالفقار حسین مرحوم) درسی کتابیں تقریباً ایک ہزار کی تعداد میں اب تک طلبا کو عاریتاً دی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ غیر درسی کتابیں کثیر تعداد میں مہیا کی گئیں۔ اخبارات و رسالے بھی برابر آتے رہے۔ چناں چہ اس وقت بھی ایک روزنامہ ایک ہفتہ وار، دو پندرہ روزہ اور ایک ماہ وار رسالہ آرہا ہے۔ کتابوں کی تعداد میں بھی حیرت انگیز اضافہ ہو رہا ہے۔ چناں چہ تقریباً بارہ سو کتابیں اس وقت موجود ہیں اور مستقبل قریب میں چار پانچ سو کتابوں کا اضافہ ہونے والا ہے۔

ہر تعطیل میں مشاعرہ اور بزم تقریر منعقد ہوا کی۔ اطراف و جوانب میں لوگوں کو اخبار بینی کی جانب مائل کیا گیا۔ چناں چہ لوگ اس سے متاثر بھی ہوئے، اطراف و جوانب میں اُردو کا کافی چرچا ہے۔ جناب جذب مدظلہٗ کا تازہ ترین مسدس "شمعِ راہ" انجمن کے زیرِ اہتمام طبع ہوا۔

اراکینِ انجمن مصمم ارادہ کیے ہوے ہیں کہ بستی کے مصنفین وشعرا کے ان جواہر ریزوں کو جواب تک منظرِ عام پر نہیں آئے ہیں دنیا کے سامنے پیش کرتے رہیں۔

سید مظفر حسین سکریٹری

کوہاٹ، صوبہ سرحد صدر، وزیر محمد خاں صاحب سرحدی، منشی فاضل بی اے سکریٹری عزیز اختر صاحب وارثی سرحدی پی سی۔ڈی فرنچ۔ تعداد اراکین ۷۰۔ تعداد کتب اُردو ۱۵۰۔ تعداد کتب دیگر زبان ۵۰۔ تعداد اخبارات و رسائل ۲۱۔

رپوٹ:۔ انجمن نے سنہ ۴۶-۱۹۴۵ء میں حسب سابق کئی مباحثے، مناظمے، معازنے اور علمی تقاریر کے لیے اجلاس منعقد کیے اور لوگوں کو احساس دلایا کہ تعلیم کی کمی کی وجہ سے اہل کوہاٹ خسارے میں ہیں۔ چناں چہ اس سلسلے میں کئی حضرات سے بالمشافہ مل کر شبینہ مدارس کے کھولنے کی تجاویز پیش کر کے ان تائید وہم دردی حاصل کی اُمید کہ اس سہ ماہی میں شبینہ مدارس قائم کیے جائیں گے۔ انجمن نے مشرقی زبانوں کے پڑھانے کے سلسلے میں بھی اپنی خدمات پیش کی ہیں اور کئی حضرات انجمن کے اراکین سے استفادہ حاصل کر رہے ہیں۔

انجمن نے ایک دار المطالعہ اور لائبریری کھولنے کے لیے بھی میونسپل کمیٹی کو آمادہ کیا ہے اور اسی سلسلے میں سرحد اُردو کانفرنس منعقد کر رہی ہے۔ اس وقت ۵۵ فی صدی لوگوں کی ہم دردی انجمن کے ساتھ ہے اور انجمن کی اعلا کارکردگی کو دیکھتے ہوے کئی تعلیم یافتہ اور اعلا عہدہ داروں نے انجمن کی رکنیت قبول فرمائی ہے امید ہے کہ اگلی سہ ماہی تک انجمن پبلک

کے لیے میونسپل کمیٹی کی لائبریری بھی حاصل کرلے گی۔

عزیز اختر وارثی

سکریٹری انجمن ترقی اُردو، کوہاٹ

اٹارسی صدر محمد عثمان صاحب ہیڈ ماسٹر انجمن نورالاسلام اسکول۔
سکریٹری ماسٹر فضل حسین صاحب تمیز فتح پوری۔ تعداد
اراکین ۴۰، تعداد مدارس ۱، تعداد کتب اُردو ۱۶۸۰، تعداد اخبارات
و رسائل ۱۰۔

اسکول کام یابی سے چل رہا ہے۔ بلالحاظِ مذہب و ملت طلبہ تعلیم
حاصل کررہے ہیں۔

شبینہ مدرسے کے اوقات ہی میں دارالمطالعے کا وقت مقرر ہے
دوسرے ناظرین اخبارات و رسائل کے علاوہ شبینہ مدرسے کے
وہ طلبہ جنھیں اخبار و رسائل کے مطالعے کی قابلیت پیدا ہوچکی ہے اپنی
استعداد کے مطابق اخبار کا مطالعہ کرتے ہیں۔

کتب خانے میں ہر اُردو داں کی استعداد کے مطابق اور ہر شخص
کے مذاق کے موافق کتب مہیا ہیں۔

ماسٹر فضل حسین تمیز فتح پوری

سکریٹری انجمن ترقی اُردو، اٹارسی

بلگام صدر عبدالرزاق صاحب انعام دار سکریٹری حبیب اللہ خاں
صاحب پٹھان۔ (رپوٹ موصول نہیں ہوئی)

کونی بر، بہار صدر سید شبیر حسن صاحب بی اے (علیگ)
سکریٹری سید ظہیر حسن صاحب۔

(رپوٹ موصول نہیں ہوئی)

اجمیر شریف

صدر نواب خادم حسین خاں صاحب خادم سکریٹری مولانا خواجہ سید عبدالباری صاحب معنیؔ۔ تعداد اراکین ۲۱۱، تعداد مدارس ۱، تعداد کتب اُردو ۲۸۶، تعداد کتب دیگر زبان ۱۳۲، تعداد اخبارات و رسائل ۱۷۔
(رپوٹ موصول نہیں ہوئی)

سوہاوہ شریف

رپوٹ :۔ گزشتہ ماہ ستمبر ۱۹۴۵ء میں علاقہ پونچھ کے مذہبی و علمی مرکز سوہاوہ شریف میں زبان اُردو کی ترقی واشاعت کی خاطر ایک علمی ادارہ "انجمن ترقیٔ اُردو" کے نام سے قائم کیا گیا جس کے موجودہ اراکین کی تعداد اٹھارہ ہے۔ انجمن نے اس اثنا میں پانچ ادبی جلسے مختلف اوقات میں منعقد کیے جو علمی وادبی حیثیت سے خاطر خواہ کامیاب رہے۔ "کشمیر میں یوم اُردو" کے سلسلے میں اراکین انجمن نے سات مختلف مقامات پر نہایت جاں فشانی سے "ادبی اجتماع" قائم کیے جن میں عوام کو اُردو زبان سیکھنے اور سکھانے کی ترغیب دی گئی۔ تعلیم یافتہ طبقے نے اس سلسلے میں اپنے نام سے اخبارات ورسائل جاری کرائے اور بہتوں نے وعدہ کیا ہے۔

انجمن کے ماتحت اچھے پیمانے پر ایک کتاب خانہ "حسینیہ دارالمطالعہ" کے نام سے کھولا گیا جس میں فی الحال دس اخبارات و رسائل جاری ہیں۔ علاوہ ازیں مشاہیر مصنفین کی بلند پایہ و بیش قیمت کتابیں مہیا کی جارہی ہیں، تمام اراکین انجمن بڑے انہماک و دل چسپی سے

صدر انجمن کا اس سلسلے میں ہاتھ بٹا رہے ہیں۔

ایک اور بات قابلِ ذکر ہر کہ اراکین کی ایک مختصر جماعت نے "اُردُو زبان سیکھو اور سکھاؤ" کی تحریک کے سلسلے میں مختلف دیہاتوں کا دورہ کیا اور تقریباً نوسو مقامات پر اُردُو سے متعلق جملے بڑے نمایاں حروف لکھے، "اُردُو ہماری زبان ہر"۔

منیراللہ شاہ

سکریٹری انجمن ترقیٔ اُردُو، سوہاوہ شریف

بریلی | صدر خواجہ احمد صاحب فاروقی۔ سکریٹری محمد عبدالرؤف صدیقی۔

رپوٹ:۔ انجمن ترقیٔ اُردُو کی شاخ کے باضابطہ قیام کے مقصد سے 'دارلادب' کا ۱۱ اپریل کو ایک جلسہ ہوا۔ باتفاق رائے انجمن کا قیام ۔۔۔۔۔۔ عہدہ داروں اور ممبران مجلسِ عاملہ کا انتخاب عمل میں آیا۔ جناب خواجہ احمد فاروقی صاحب صدر منتخب ہوئے اور محمد عبدالرؤف صدیقی ۔۔۔۔۔ معتمد منتخب ہوے۔ ماہ اگست میں خواجہ احمد صاحب کے کان پور تشریف لے جانے سے عبدالحبیب صاحب صدر منتخب ہوے۔ انجمن نے تین شعبہ جات: شعبۂ ادب، شعبۂ دارالمطالعہ اور شعبۂ درس قائم کرکے اپنا کام انہماک کے ساتھ شروع کر دیا ہو۔ انور چغتائی کی سرکردگی میں بریلی کے قریب کے گانوں میں چار مرتبہ کیمپ لگائے گئے جہاں گانو والوں کو اُردُو پڑھنے کی ترغیب دی گئی۔ ۱۹۴۵ء میں بیس مرتبہ ادبی جلسے کیے گئے، فروری میں اُردُو کان فرنس منعقد کی گئی۔ جس میں مباحثہ اور مقالہ خوانی کے علاوہ مشاعرہ بھی ہوا جس میں بہت سے مشہور شعرا اور شاعرات

نے شرکت کی۔

انجمن کے پندرہ ممبران نے اپنے عہد کو پورا کرنے کے لیے پندرہ اَن پڑھوں کو اُردو پڑھائی۔ ۲۴ر دسمبر کو انجمن کا ایک جلسہ ہوا جس میں طے کیا گیا کہ اپریل سے بریلی کے قریب گانو میں اُردو کی اشاعت کا مستقل انتظام کیا جائے۔

محمد عبد الرؤف صدیقی

سکریٹری انجمن ترقیٔ اُردو، بریلی

اسلامیہ کالج، بریلی | صدر سید مسعود الحسن صاحب نقوی ایم اے پرنسپل

سکریٹری اقبال احمد تعداد ارکان ۲۴۳، تعداد کتب اُردو ۱۹۴۳، تعداد دیگر زبان ۱۰۰۱، تعداد اخبارات و رسائل ۲۹۔

(رپوٹ موصول نہیں ہوئی)

امرت سر | صدر، علامہ محمد حسین صاحب عرشی مدیر "البیان"
سکریٹری نصیر احمد صاحب ناصر، منشی فاضل، ادیب فاضل۔

تعداد ارکان ۵۰، تعداد اخبارات و رسائل ۴۔

(رپوٹ موصول نہیں ہوئی)

بالاپور (برار) | صدر محمد نسیم اللہ خاں صاحب زمین دار و میونسپل کمشنر۔
سکریٹری محمد انعام اللہ صاحب ایم اے (علیگ)

رپوٹ:- انجمن ترقیٔ اُردو بالاپور (برار) کے سالانہ انتخابات برائے ۱۹۴۵ء اواخر دسمبر ۱۹۴۴ء میں عمل میں آئے جس میں اراکین مجلس عاملہ کے علاوہ حسب ذیل عہدہ داران منتخب ہوے

(۱) صدر جناب محمد نسیم اللہ خاں صاحب زمین دار و میونسپل کمشنر۔

(۲) نائب صدر جناب محمد عبدالوحید خاں صاحب صوفی صدر میونسپل کمیٹی۔
(۳) " " سید شریف الاسلام صاحب نقش بندی جاگیردار۔
(۴) سکریٹری " محمد انعام اللہ صاحب ایم اے (علیگ)
(۵) خازن " محمد بشارت الرحمان صاحب زمین دار و میونسپل کمشنر۔
(۶) مہتمم کتب خانہ " امجد حسین صاحب۔
(۷) انچارج مدرسہ شبینہ، جناب سید حسن صاحب قادری صدر مدرس اُردو اسکول۔
(۸) انچارج شعبۂ خط و کتابت، جناب ہادی نقش بندی صاحب بی اے (علیگ) لوکل گورنمنٹ و حکومت صوبہ دارالمطالعہ میں چار روزانہ اخبارات، تین سہ روزہ، دس ہفتے وار، دو پندرہ روزہ، آٹھ ماہ وار، ایک دو ماہی اور چار سہ ماہی آتے ہیں۔

سال زیرِ رپوٹ میں ایک درجن سے زائد اصحاب نے اُردو مدرسہ شبینہ میں سیکھی اور اعزازی طور پر امجد حسین صاحب و سید حسن صاحب قادری نے مقامی ہندو عہدہ داروں کو ان کے مکانات پر جاکر اُردو پڑھائی۔

جناب ہادی نقش بندی صاحب نے ناگپور یونیورسٹی لوکل گورمنٹ اور حکومتِ صوبہ سے اُردو بہ طور اختیاری مضمون کے رکھنے اُردو مدارس کے قیام کے سلسلے میں خط و کتابت کی خاص طور پر مسلم حلقہ ہائے اسمبلی کے رائے دہندگان کی فہرستوں کی اُردو میں اشاعت پر زور دیا نیز صوبہ مسلم لیگ کو بھی توجہ دلاکر ایک ڈیپوٹیشن کے بھیجنے پر مجبور کیا، لیکن حکومت نے انجمنِ ہذا سے

سنہ ۱۹۳۳ء کے اس وعدے کے باوجود کہ آیندہ راے دہندگان کی اُردو فہرستوں کی اشاعت کا خیال رکھا جائے گا۔ اس موقع پر بالکل انکار کر دیا۔

انجمن کی کوشش سے مقامی میونسپل کمیٹی نے تمام اعلانات اور بورڈ اُردو اور مرہٹی میں لگوائے۔ نیز فہرست راے دہندگان کی اُردو میں اشاعت کا وعدہ بھی کیا ہے۔ بالاپور کی کُل آبادی تقریباً گیارہ ہزار ہے۔ جس میں اس وقت تک صرف تین اُردو مدرسے تھے لیکن انجمن کی کوشش سے چوتھا مدرسہ بھی کھُل گیا ہے۔ اُردو مدارس کے غریب طلبا کو انجمن کی جانب سے تختیاں اور کتابیں بھی دی گئیں۔

اس سال حسب ذیل جلسے ہوے :-

مجلسِ شورا (ایک)، مجلسِ عاملہ (تین)، یومِ اقبال مشاعرے (دو) مجلسِ مباحثہ۔

انجمن کے زیادہ تر اراکین مزدور طبقے سے متعلق ہیں۔ عدمِ ادائگی چندہ کی وجہ سے ان کی تعداد محدود ہو گئی تھی۔ اس لیے سرپرست محترم سے کہ وہ جب کہ حسبِ عمل درآمد تمام مصارف کی کفالت فرماتے ہیں تو اراکین کے چندے کی معافی کی اجازت بھی مرحمت فرمائیں جسے ممدوح نے بہ خندہ پیشانی قبول فرما کر نہ صرف تمام مصارف دارالمطالعہ، مدرسۂ شبینہ و جلسوں وغیرہ کی کفالت فرمائی بلکہ بلازم، روشنی اور دیگر اخراجات انجمن کی مکمل طور پر بلا کسی چندے کی وصولی سے مدد فرمائی جس کے لیے مجلسِ عاملہ اور کارکنانِ انجمن

ہم موصوف کے شکور ہیں۔

صوبہ ممالک متوسط و برار میں علاقہ برار میں اُردو کی حالت نسبتاً بہتر ہی۔ تقریباً دو سو اُردو مدارس، تین سو مڈل اسکول اور چار ہائی اسکول کا طریقۂ تعلیم بالکلیہ اُردو میں انجام پاتا ہی۔ کنگ ایڈورڈ کالج میں اُردو فارسی بی۔ اے تک لازمی اور اختیاری مضمون کی شکل میں نصاب تعلیم میں شامل ہی۔

محمد وصی اللہ۔

جوائنٹ سکریٹری انجمن ترقیٔ اُردو، بالاپور

متھرا صدر مولانا محمد اسماعیل صاحب شفا ندوی سکریٹری ایم اے وحید خان فاضل ساہتیہ رتن — تعداد ارکان ۸۵، تعداد مدارس ۱، تعداد کتب اُردو ۱۰۰، تعداد کتب دیگر زبان ۵۰، تعداد اخبارات و رسائل ۴۔

رپورٹ:۔ اس سال انجمن کی شاخ متھرا میں قائم ہوئی مولانا محمد اسماعیل صاحب شفا ندوی اس سال اس شاخ کے صدر منتخب کیے گئے تھے۔ انجمن نے اس سال تقریباً آٹھ مشاعرے کیے۔

انجمن نے ایک دار المطالعہ بھی قائم کیا ہی۔ نیز جناب بابو ذکاءاللہ صاحب رئیس چیرمین میونسپل بورڈ متھرا کی اعانت سے انجمن کا دفتر ایک مدرسے کی عمارت کے کمرے میں قائم ہو چکا ہی جس کے لیے ہم ان کے شکرگزار ہیں۔

ایک ادبی جلسہ ماہ مئی ۳۵ء میں منعقد کیا گیا جس میں جناب شفا ندوی صاحب صدر نے اُردو زبان کی ہمہ گیری پر ایک علمی مضمون

پڑھار سامعین کی تعداد معقول تھی۔ ایک اور جلسہ ۸ر جولائی ۱۹۴۵ء کو بابو ممتاز احمد صاحب زبیری اکسائز انسپکٹر کی صدارت میں منعقد ہوا۔

اس وقت تک ۸۵ کے قریب ممبر بن چکے ہیں اور کارکنان اس شاخ کو ترقی دینے کی کوششوں میں سرگرم ہیں۔

ایم۔اے وحید خاں فاضل

سکریٹری انجمن ترقیٔ اُردو، متھرا

بانسی، ضلع بستی

صدر منشی گاتری پرشاد صاحب سری واستو بی اے ایل۔ٹی ہیڈ ماسٹر رتن سین ہائی اسکول۔سکریٹری مہیش نارائن صاحب ماتھر سائنس ماسٹر (رپوٹ موصول نہیں ہوئی)

ویلنگٹن نیل گری

صدر حکیم محمد نور الدین صاحب مدنی۔سکریٹری محمد صدیق صاحب اخوانی نظامی۔ تعداد ارکان ۳۵۔ تعداد مدارس ۱، تعداد اخبارات و رسائل ۶۔

رپوٹ :- انجمن نے اپنے شبینہ مدارس، اسلامیہ اسکول میں جاری کیے ہیں جو ۶½ بجے سے ۷½ بجے شام تک چھوٹے بچوں کے لیے جس میں گیارہ لڑکیاں اور بائیس لڑکے پڑھتے ہیں۔ بالغ لڑکوں میں بڑی عمر والے بھی سات آٹھ شخص تعلیم پاتے ہیں۔گویا پچاس کے قریب اُردو پڑھتے ہیں۔کتب خانے میں پُرانے اخبارات بھی ہیں اور نئے اخباروں میں ہماری زبان، منادی، اسلامی دنیا آتے ہیں۔جن کا تمام خرچ اخوانی نظامی صاحب ادا کرتے ہیں۔

یہاں کی انجمن اہلِ سنت انجمن کو ایک استاد مہیا کرکے دے گی۔ جس کے لیے کوشش ہو رہی ہے، اگرچہ یہاں کے مارواڑی ہندی

اسکولوں کی خوب امداد کر رہے ہیں۔ تاہم اُردو اسکول بھی ترقی کر رہا ہے۔

غلام فرید نظامی
آنریری سکریٹری انجمن ترقی اُردو، ویلنگٹن

ویلور شمالی ارکاٹ

صدر حافظ جلیل حبیب الرحمان صاحب۔ سکریٹری، محمد عبدالرحمان بیگ صاحب
تعداد ارکان ۵۰، تعداد کتب اُردو ۳۰۰، تعداد کتب دیگر زبان ۵۰، تعداد اخبارات و رسائل ۲۶۔ (رپوٹ موصول نہیں ہوئی)

کٹی ہار، ضلع پورنیہ

صدر مولوی عبدالغفور صاحب۔ سکریٹری علاؤالدین صاحب۔ تعداد ارکان ۹۰، تعداد کتب اُردو ۱۰۰، تعداد کتب دیگر زبان ۱۵، تعداد اخبارات و رسائل ۷۔
(رپوٹ موصول نہیں ہوئی)

کشن گنج، ضلع پورنیہ

صدر مولانا حکیم رکن الدین صاحب داناؔ سکریٹری مولوی محمد سلیمان صاحب بی۔ ایل۔ تعداد ارکان ۱۴۵، تعداد کتب ۲۲۵، تعداد کتب دیگر زبان ۱۲۰۔

رپوٹ:۔ مارچ ۴۵ء کے پہلے ہفتے میں اُردو کانفرنس ہوئی جس میں سارے ضلع کے نمایندوں نے بہ تعداد کثیر شرکت کی۔ صدارت جناب مولانا شاہ حسن آزاد صاحب لائبریرین گورنمنٹ اُردو لائبریری پٹنہ نے فرمائی۔ مولانا تمنّاؔ پھلواروی نے اپنی فصیح و بلیغ دل کش نظم "زبان" سے جو حالات حاضرہ کو مدِ نظر رکھ کر لکھی گئی تھی کانفرنس کا افتتاح کیا۔ انجمن ترقیٔ اُردو ہند کے نمایندۂ خصوصی مولانا خیر بھوروی بھی شریک تھے۔ مولانا ناصح اور دوسرے صاحبان نے اُردو کو ہر دل عزیز بنانے کے

ذرائع پر مضامین پڑھے۔ قدیم قلمی نسخوں کی نمایش بھی ہوئی۔ اکثر ماہانہ مشاعرے کی محفلیں ہوتی رہیں، جن کی صدارت ہندو مسلم عمائدین نے کی۔ جاپان کی شکست اور صلیب احمر ہفتے کے مشاعرے خصوصاً قابل ذکر ہیں۔ صدارت ایس ڈی او صاحب نے فرمائی۔ اخبار اور رسالے زیادہ تعداد میں آئے۔ عوام اُردو سے گہری دل چسپی لے رہے ہیں۔ کچہریوں میں اُردو کا رواج غالب ہے۔ دیہاتوں میں بھی اُردو لائبریریاں قائم ہو رہی ہیں۔ پتھر گھٹی کاٹھیاری، شیشہ باری، بلاس منی میں لائبریریاں قائم ہیں۔ بیکنا میں بھی کام ہو رہا ہے۔ کشن گنج میں اُردو کے دو پریس ہیں۔ اخبار آئینہ جناب ناصح کی ادارت میں کام یاب بزم ادب کی عمارت مکمل ہو چکی ہے۔ پان سو سے زیادہ کتابیں ہوں گی اور جن سے اُردو دوست فائدہ اٹھائیں گے، حالات ہر طرح امید افزا ہیں۔

محمد سلیمان بی ایل
سکریٹری انجمن ترقیٔ اُردو، کشن گنج

برہج (ضلع گورکھ پور) | صدر مولوی محمد امین صاحب۔ سکریٹری حاجی شیخ محمد رفیع صاحب۔
(رپوٹ موصول نہیں ہوئی)

بستی | صدر قاضی محمد عدیل صاحب عباسی ایم اے ال ال بی چیرمین ایجوکیشن کمیٹی۔ سکریٹری تاراشنکر صاحب ناشاد ایم۔ اے وائس پرنسپل سکسریا انٹر کالج۔ (رپوٹ موصول نہیں ہوئی)

بیل وشارم | شمالی ارکاٹ۔ صدر ایس ایم عبدالجمیل صاحب سکریٹری اے احمد بادشاہ صاحب۔ تعداد ارکان ۱۲۵، تعداد

کتب اُردو ۷۵۶، تعداد اخبارات و رسائل ۱۶۔

رپوٹ :۔ اس سال دارالمطالعہ کو کافی ترقی دی گئی اور جدید کتابیں اور اخبارات و رسائل کی فراہمی کا انتظام کیا گیا۔ ناظرین کی تعداد بھی اس سال بہ نسبت سال ہائے سابق کے بہت زیادہ تھی جس سے عوام میں اُردو سے دل چسپی کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

اراکینِ انجمن بھی نہایت تن دہی سے مقاصدِ انجمن کی تبلیغ و اشاعت میں سرگرم ہیں۔

کتب خانے میں بھی ناظرین کی تعداد روز بہ روز بڑھ رہی ہے۔ سر دست علاوہ اُردو کے دیگر زبان کی کتابیں موجود نہیں ہیں لیکن ان کی فراہمی کا انتظام پیشِ نظر ہے۔

اس سال انجمن کے کل دس اجلاس ہوئے۔ پانچ مجلس منتظم کے، چار مشاعروں کے اور ایک سالانہ جلسہ اُردو کان فرنس۔ مشاعروں اور سالانہ جلسہ کان فرنس میں مقامی مشاہیر و اہلِ علم و شعرا علاوہ بیرون جات کے بھی مشہور حضرات کو مدعو کیا گیا تھا جن کی تقریروں اور سامعہ نواز کلام سے حاضرین میں ایک نئی رُوح اور نیا جذبہ پیدا ہو گیا ہے۔ ایک انعامی مقابلہ تحریر و تقریر مدارس مقامی کا بھی منعقد کیا گیا جو بہت ہی کام یاب رہا۔ سالِ گزشتہ کی ادبی اور انتظامی کارگزاریوں میں اس سال بہت کچھ اضافہ عمل میں آیا۔

احمد بادشاہ سکریٹری انجمن ترقیٔ اُردو، میل وشارم

دیوریا، ضلع گورکھ پور	صدر رائے بہادر بابو رام گوپل صاحب شاہی مجسٹریٹ درجہ اوّل۔ سکریٹری مولوی

سید نذیر احمد صاحب نذیرؔ۔

تعداد ارکان ۲۵، تعداد کتب اُردو ۱۸۶۵، تعداد کتب دیگر زبان ۶۰، تعداد اخبارات و رسائل ۸ ۔

رپوٹ:۔ دارالمطالعہ روزافزوں ترقی پر ہی۔ آمدنی کی کمی کے باعث ماہ وار رسالوں کی تعداد کم ہی۔ کتب خانے میں علاوہ اُردو زبان کے انگریزی، فارسی، عربی کی بھی معیاری کتب موجود ہیں۔ کتب خانہ کرایے کے مکان میں ہی۔ عمارت کے لیے کوشش ہو رہی ہی۔

ایک اُردو کان فرنس اور متعدد مشاعرے منعقد کیے گئے۔ لوگوں کو اُردو زبان سے کافی دل چسپی پیدا ہو چکی ہی۔ ایک شبینہ اسکول جاری کرنے کی کوشش کی جارہی ہی۔ لوگوں میں ادبی ذوق اور اُردو سے دل چسپی پیدا کرنے کے لیے شاخ نے وقتی ضروریات کا لحاظ کرتے ہوے اب تک صرف کتابوں کی فراہمی اور اخبارات پر توجہ رکھی۔

سید نذیر احمد
سکریٹری انجمن ترقیٔ اُردو، دیوریا

بچھراؤں، ضلع مُرادآباد صدر مولوی ضیاء الرحمان صاحب۔ سکریٹری مظہر الرحمان صاحب۔ تعداد ارکان ۱۲۵، تعداد مدارس ۱، تعداد کتب اُردو ۱۶۴، تعداد اخبارات و رسائل ۳۔

مدرسے کو صدر انجمن دہلی سے پانچ رُپے ماہانہ کی امداد ملتی ہی۔ طلبا کو نصاب خانگی پڑھایا جاتا ہی۔ دارالمطالعے کے لیے تعلیم بالغان کی کتابیں قیمتی چالیس رُپے میں حاصل کی گئیں۔

ہر مہینے اشاعت تعلیم اُردو کے سلسلے میں محلہ وار جلسے کیے

جاتے ہیں۔ جس میں اراکین ادارہ و دیگر شائقین تقریر کرتے ہیں۔ اور تبادلہ خیال کیا جاتا ہے۔

جمال الدین

نائب صدر انجمن ترقیٔ اُردو، بچھراؤں

گنور، ضلع بدایوں صدر ابرار حسنی صاحب گنوری، سکریٹری سیفی صاحب گنوری۔ تعداد ارکان ۵۹، تعداد کتب اُردو ۱۶۶، تعداد کتب دیگر زبان ۵۱، تعداد اخبارات و رسائل ۱۲۔

رپوٹ:- مارچ ۱۹۴۴ء میں انجمن کا قیام عمل میں آیا۔ ۲۱ اکتوبر ۱۹۴۴ء کو اس کا الحاق کل ہند انجمن ترقی اُردو دہلی سے ہوا۔ انجمن کا دارالمطالعہ ۱۵ جنوری ۱۹۴۵ء سے قائم ہو۔ جس میں مدینہ، منشور، تیج، جنگ، ہماری زبان، مولوی، نرالی دُنیا، البشیر، نگار خانہ، قومی آواز وغیرہ اخبار و رسائل آتے ہیں۔

ناظرین دارالمطالعہ کی سالانہ تعداد تقریباً اٹھارہ ہزار ہے۔ انجمن کے تحت ماہانہ مشاعرے ہوتے ہیں جن میں بعض موقع پر ملک کے مشہور شعرا کو بھی مدعو کیا جاتا ہے۔ اراکین انجمن میں ہندو اور مسلمان دونوں شامل ہیں۔

سیفی گنوری

سکریٹری انجمن ترقیٔ اُردو، گنور

ٹونک، راج، راج پوتانہ صدر منتظم الریاست معتمد الملک جناب منشی محمد یوسف صاحب صدیقی سعید جنگ بہادر (علیگ) سکریٹری سید اسلم صاحب۔ تعداد ارکان ۱۰۰، تعداد کتب اُردو ۴۴۷، تعداد کتب دیگر زبان ۴۴، تعداد اخبارات و رسائل ۳۰۔

رپوٹ :- انجمن ترقیٔ اُردؤ ٹونک تقریباً دو سال سے ٹونک میں قائم ہی اور اس عرصے میں اس نے جو ترقی کی ہی وہ راج پوتانہ جیسے غیر علمی خطّے میں ناممکن نہیں تو محال ضرور ہی۔ دربار ہائی اسکول ٹونک کے پُرجوش طلبا کو جذبۂ عمل اور دیگر نوجوانانِ وطن کا اشتراکِ عمل انجمن کی ترقی میں بڑی حد تک کارفرما رہا ہی

ان کے علاوہ راج پوتانہ میں اُردؤ کو اور مقبول کرنے کے لیے کارکنان انجمن ترقیٔ اُردؤ نے اُردؤ خواں اور اُردؤ داں کے ابتدائی امتحانات انجمن کی نگرانی میں کرائے اور انھی امتحانات کا انتظام ریاست کے دؤر دراز پرگنوں میں بھی کیا۔ انجمن ترقیٔ اُردؤ (ہند) کے جاری کردہ امتحانات معیاری اُردؤ کے لیے بھی اُمیدوار تیار کیے گئے اور مدرسہ خلیلیہ ٹونک کے مرکز میں ان کا امتحان ہوا۔ شعبۂ تصنیف و تالیف کا قیام انجمن کا دؤسرا انگراہم اور مستحسن اقدام ہی۔ جس کی پہلی اسکیم یہ ہی کہ ٹونک کے قدیم اور جدید شعرا کا انتخاب کلام مع مختصر حالات شائع کیا جائے۔ سید اسلم

معتمد اعزازی انجمن ترقی اُردؤ، ٹونک

سہسوان، ضلع بدایوں | صدر میر سرور علی صاحب (علیگ) سکریٹری سیّد محمد عالم صاحب بی اے۔ ال ال بی۔

(رپوٹ موصول نہیں ہوئی)

مہو چھاونی، مالوہ | صدر ڈاکٹر عزیز احمد صاحب، سکریٹری احمد حسین صاحب وقار واثقی۔ تعداد ارکان ۹۰، تعداد کتب اُردو ۵۴۹، تعداد کتب انگریزی ۱۸۸، تعداد اخبار و رسائل ۲۴۔

رپوٹ :- اس سال بھی اُردو لائبریری کی مجلس عاملہ نے نہایت خلوص اور محنت سے کام کیا، خصوصاً جناب صدر ڈاکٹر عزیز احمد صاحب نے۔ اسی کا نتیجہ ہی کہ لائبریری نہایت تیزی سے راہِ ترقی پر گام زن ہی۔

اس سال ناظرین کی تعداد ۸۶۱۰ رہی (جو ماحول کو دیکھتے ہوئے ہمت افزا ہی) کتابیں ۲۳۸۶ اجرا کی گئیں، نیز اس وقت کُل کتابیں ۲۷، ہیں، کُل آمدنی آٹھ سو تیس رُپے گیارہ آنے (جس میں عطیات و زرِامانت بھی شامل ہی۔)

اس میں سے چار سو چار رُپے چار آنے کتابوں اور اخبارات پر خرچ کیے گئے۔ دو سو پینتالیس رُپے آٹھ آنے ۲ پائی بنک میں جمع ہیں۔ لائبریری میں بنچوں کی بجائے لکڑی کی کرسیوں کا اور برقی روشنی کا انتظام بھی کیا گیا۔ احمد وقار واثقی

سکریٹری انجمن ترقی اُردو، مہو چھاؤنی

جوناگڑھ، کاٹھیاواڑ

صدر قاضی احمد میاں صاحب اختر،
سکریٹری قاضی محمد حسن صاحب۔

(رپوٹ موصول نہیں ہوئی)

دھنباد، ضلع مان بھوم

صدر سید علی طیب صاحب رضوی۔
سکریٹری عبدالقادر صاحب۔ تعداد ارکان ۱۲، تعدادِ کتب اُردو ۱۳، تعداد کتب انگریزی ۲، تعداد اخبار و رسائل ۱۔

رپوٹ :- ابھی انجمن اپنے ابتدائی مراحل طے کر رہی ہی۔ دقتیں بے حد ہیں، لیکن کارکن اپنی سی کوشش کر رہے ہیں۔ کتب خانے کی توسیع

کی کوششیں جاری ہیں،

عبدالقادر
سکریٹری انجمن ترقی اُردو، مان بھوم

ادھونی، ضلع بلہاری | صدر او کے احمد حسین صاحب نظامی، سکریٹری گل فروش احمد حسین صاحب قادری۔

تعداد ارکان ۴۰۰، تعداد کتب اُردو ۵۰، تعداد کتب دیگر زبان ۲۰،
تعداد اخبارات ورسائل ۹۔

رپوٹ :- مقامی مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن نے جب یہاں یومِ عبدالحق، منایا تو مدراس یونی ورسٹی کے لکچرار مولانا محمد حسین صاحب محوی صدیقی لکھنوی فیڈریشن کی دعوت پر آئے اور موصوف نے یہاں انجمن ترقی اُردو کی شاخ قائم کی۔

حاضرین پر اور خصوصاً نوجوانوں پر اس تحریک کا بہت اچھا اثر ہوا اور اُردو کی خدمت کا شوق پیدا ہوا۔ ادھونی پرائمری مسلم لیگ کے صدر محترم عالی جناب مولانا مولوی محمد مصلح الدین سعدی ہاشمی خطیب شاہی جامع مسجد کی پیہم کوششوں سے ۲۱ نومبر ۱۹۴۴ء کو ایک عام جلسہ ہوا جس میں انجمن ترقیٔ اُردو کا قیام عمل میں آیا، اور عالی جناب او۔ کے احمد حسین نظامی صاحب صدر منتخب ہوے۔ صاحب موصوف نے ایک سال صدارت کے فرائض بحسن خوبی انجام دیے۔ انجمن ہذا ان کی بے حد شکرگزار ہے۔ یکم جنوری ۱۹۴۵ء سے انجمن کی باقاعدہ کارروائی شروع کی گئی۔ انجمن کے چار سو ارکین عام (چار آنے ممبرست) کی بھرتی ہوئی، انجمن کے مرکزی دفتر دہلی سے شاخ کا الحاق کرالیا گیا............ انجمنِ ہذا کے

زیرِ اہتمام نو عام جلسے اور طرحی اور غیر طرحی مشاعرے منعقد ہوے۔ اس کے علاوہ مجلس منتظمہ کے خصوصی جلسے بھی کم و بیش ہر ماہ منعقد ہوے۔ ان جلسوں میں بہت سی مفید تجویزیں اُردو کی ترقی و اشاعت کے لیے منظور کی گئیں۔ یہ انجمن کی کوششوں ہی کا نتیجہ ہی کہ آج پورے شہر میں اُردو کا ذوق بڑھتا جا رہا ہی اور خود مقامی میونسپل کونسل نے ایک اُردو ہائی اسکول کے قیام کی ضرورت کو محسوس کیا اور ریزولیشن بھی پاس کردیا۔ ہمیں امید ہی کہ آیندہ سال اُردو ہائی اسکول قائم ہو جائے گا۔ اس سلسلے میں انجمن تمام میونسپل تمام کونسلروں اور خصوصاً حضرت قاضی قادر محی الدین صاحب بہادر کی بے حد شکر گزار ہی۔ الحمد اللہ ہماری کوشش کام یاب رہی۔ اب باشندگان ادھونی خط و کتابت اُردو میں کرتے ہیں، منی آرڈر و رجسٹری وغیرہ بھی اُردو میں کرتے ہیں۔ میونسپل کے دفتر کو اُردو عرضیاں بھیجتے ہیں، دُکانوں پر سین بورڈ، اُردو دُکانوں کے کھاتے اُردو۔ ورنہ اس سے پہلے یہاں تلنگی زبان میں دُکانوں کے کھاتے تھے۔ انجمن نے نئے سال کا شان دار اُردو کلنڈر کثیر تعداد میں چھپوا کر فروخت کیا جس میں اُردو کو فروغ دینے کی ہدایت درج ہی۔

۳۱ دسمبر ۱۹۴۵ء کی شب میں انجمن کا سالانہ عظیم الشان انتخابی جلسہ اور غیر طرحی مشاعرہ علامہ محوی صدیقی لکھنوی مدظلہ کی صدارت میں انعقاد پزیر ہوا۔ مشہور ادبا اور شعرا بلائے گئے۔ جلسہ بہت کام یاب ہوا۔ جس میں ۱۹۴۶ء کا انتخاب عمل میں آیا۔ عالی جناب ثنا خواں قادر ولی صاحب وائس چیرمین میونسپل کونسل

ادھونی صدر متفقہ طور پر چُنے گئے۔ انجمن کے دفتر میں اُردو اخبارات مثلاً روزنامہ اقبال، بمبئی، روزنامہ انقلاب بمبئی، روزنامہ منشور، دہلی وغیرہ۔ ادبی رسالے عالم گیر لاہور، ہمایوں لاہور، ہماری زبان وغیرہ منگوائے جاتے ہیں۔

۲۴ جنوری ۱۹۴۶ء کو نواب فصاحت یار جنگ بہادر، حافظ حسن جلیل مانک پوری، مرحوم کی وفات پر انجمن کے زیرِ اہتمام زبردست تعزیتی مشاعرہ ہوا۔ ہر ماہ بلا ناغہ جلسہ اور مشاعرہ ہوا کرتا ہے۔

ایک شان دار اُردو کتب خانے کی تجویز ہو رہی ہے۔ خدا سے اُمید ہے کہ جلد قائم ہو جائے گا۔

انجمن ترقیٔ اُردو ادھونی کو ترقی دینے میں مقامی مسلم لیگ، اسٹوڈنٹس فیڈریشن اور حضرت مصوّر، حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب قبلہ کے مریدوں نے نمایاں حصّہ لیا۔ کوڑیال اللہ بخش کی کوششوں سے عالی جناب آغا محمد رحیم خلیلی صاحب رئیس بنگلور نے مبلغ سات سو پچاس رُپے مقامی لیگ کو مرحمت فرمائے ہیں۔ جس میں ڈیڑھ سو رُپے انجمن کے لیے مخصوص ہیں۔

گلُ فروش احمد حسین قادری
سکریٹری انجمن ترقیٔ اُردو، ادھونی

انت پور، مدراس

صدر محمد خواجہ خاں صاحب، سکرٹری ایس محبوب صاحب رزمؔ۔ تعداد ارکان ۸۰، تعداد مدارس ۱، تعداد اخبارات ۲۔

رپوٹ:۔ انجمن کے مدرسہ شبینہ تعلیم بالغان میں ۲۵ طلبا زیرِ تعلیم ہیں

جو زیادہ تر مزدور پیشہ ہیں، گنجایش نہ ہونے کی وجہ سے رسائل کی خریداری نہیں کی جاسکتی۔

انجمن نے علامہ اقبال مرحوم کی یادگار میں یوم اقبال نہایت شان دار طریقے پر منایا۔ مولانا محوی صدیقی لکھنوی نے صدارت کی اور بہترین تقریریں اور مقالات، اقبال کی زندگی اور شاعری کے متعلق پیش ہوے۔ ایک غیر طرحی مشاعرہ بھی محوی صاحب کی صدارت میں منعقد کیا گیا جو نہایت ہی کام یاب رہا۔ یہ جلسے اُردو کی اشاعت کے لیے بہت ہی کام یاب ثابت ہو رہے ہیں۔

ایم فخر الدین
انجمن ترقی اُردو اننت پور

گورکھپور صدر میاں سید جواد علی شاہ صاحب امام باڑہ اسٹیٹ، سکرٹری سید جمشید علی صاحب اسپیشل مجسٹریٹ و میونسپل کمشنر۔ تعداد ارکان ۲۶، تعداد مدارس ۲، تعداد کتب اُردو ۳۲۱، تعداد کتب دیگر زبان ۴۴، تعداد اخبارات ۷۔

(رپوٹ موصول نہیں ہوئی)

ارکی، ضلع گیا صدر غلام نقی صاحب، سکرٹری مولوی فرید الحق صاحب۔ (رپوٹ موصول نہیں ہوئی)

بنارس صدر مولوی عبد المجید صاحب، سکرٹری عبد العلیم صاحب ایڈوکیٹ۔ (رپوٹ موصول نہیں ہوئی)

جیکب آباد سندھ صدر حکیم قائم الدین احمد صاحب، سکرٹری عبد الحنیف قریشی صاحب۔ تعداد ارکان ۳۴،

تعداد مدارس ۱، تعداد کتب اُردو ۶۸، تعداد کتب دیگر زبان ۲۵، تعداد اخبارات و رسائل ۱۶۔

رپوٹ:۔ اُردو مدرسہ انجمن کے زیرِ نگرانی آنے کے بعد سے روزافزوں ترقی کر رہا ہی۔ پہلے صرف ۴۰ لڑکے تھے اب تعداد ۱۰۴ تک پہنچ گئی ہی، جس میں ۲۲ ہندو، ۱۴ سکھ، ۶۸ مسلم لڑکے ہیں اور ۱۸ لڑکیاں بھی ہیں۔ تین ماسٹر اور ایک چپراسی ملازم ہیں۔ کُل خرچ ۱۸۰۰ رُپے کا ہی اور آمدنی ۵۶۰ رُپے۔ مگر ۱۰ رُپے فی طالب علم کے حساب سے سرکاری گرانٹ بھی ملتی ہی اور اے کلاس کے مدرسوں میں اس کا شمار ہی۔ تقریباً نصف طلبا پنجاب و یوپی کے ہیں۔ نصاب سندھ کے محکمۂ تعلیم کا منظور کردہ پڑھایا جاتا ہی۔

چوں کہ بہت سے اَن پڑھ لوگ پڑھنے کے بے حد شائق ہیں اس لیے ایک شبینہ مدرسہ تعلیم بالغان کے لیے جاری کرنے کی تجویز کی جا رہی ہی۔

نئے سال کے لیے عہدے داروں کا جو انتخاب ہوا اس میں سندھ کے مشہور ممبر اسمبلی و ہم درد اُردو میر جعفر خاں جمالی صاحب نے صدارت قبول فرمائی اور انھیں منتخب کیا گیا۔ نائب صدر سیٹھ نارائن داس صاحب مالک کارخانہ اور سکریٹری شیخ عبدالحکیم صاحب زمین دار و آنریری رکروٹنگ افسر جیکب آباد منتخب ہوئے۔ اس خاک سار کو جوائنٹ سکریٹری منتخب کیا گیا اور میر قیصر خاں واگھو خزانچی منتخب ہوئے۔

مدرسہ کو اینگلو ورنیکلر اسکول بنانے کی ضرورت محسوس کی جا رہی

ہے۔ اور اگر سندھ اُردو مرکز کی امداد دورہ نمائی سے کوئی بی ۔ اے پاس ماسٹر دست یاب ہوگیا تو یہ تجویز جلد روبراہ ہو جائے گی۔
دارالمطالعے کی توسیع و ترقی کی کوششیں جاری ہیں اور اس سال دو تین سو رُپے کے خرچ سے مزید کتب فراہم کرنے کا خیال ہے۔

عبدالحنیف
جوائنٹ سکریٹری انجمن ترقی اُردو، جیکب آباد سندھ

خسرو پور، ضلع پٹنہ صدر خاں صاحب ڈاکٹر سید شاہ سلطان احمد صاحب سکریٹری نجیب مصطفا صاحب ۔ تعداد ارکان ۱۳۵، تعداد مدارس ۱۔ تعداد کتب اُردو ۲۶۳۰، تعداد کتب دیگر زبان ۲۶۴۶، تعداد اخبارات و رسائل ۲۰، نیز رسائل و اخبارات کے پُرانے فائل۔

رپوٹ:۔ ۷ر مارچ ۱۹۴۵ء کو انجمن ترقیٔ اُردو کا سالانہ جلسہ زیرِ صدارت مسٹر سید محی الدین صاحب سابق ناظم تعلیمات نظام حیدرآباد دکن کے ہوا۔ حاضرین ممبرانِ انجمن ہلال اتحاد کے علاوہ انجمن ترقیٔ اُردو کے حسب ذیل حضرات شریک جلسہ تھے:۔
(۱) بابو لچھمی پرشاد صاحب (۲) بابو رانا پرشاد شرما صاحب (۳) بابو پرمانند صاحب (۴) بابو بیج ناتھ صاحب (۵) بابو رام جی پرشاد صاحب وغیرہ ۔ مندرجہ ذیل حضرات بہ حیثیت عہدے دار منتخب ہوے:۔

صدر مولوی حکیم سید ابوالفتح صاحب، نائب صدر بابو لچھمی پرشاد صاحب آزاد۔ ناظم یا معتمد۔ سید نجیب الدین مصطفا جعفری صاحب

نائب ناظم محمد عبدالمعیز منتظر صاحب اور چھ آدمیوں کی مجلس منتظمہ مقرر ہوئی۔ انجمن ترقی اُردو کے ماتحت مختلف مجلسیں اور شعبے کام کر رہے ہیں۔ (۱) مجلسِ مذاکرۂ علمیہ (مذہبی) اس مجلس کا ہر اتوار کو جلسہ ہوتا ہے جس میں مختلف علمی موضوعات پر مباحثے اور تقاریر ہوا کرتی ہیں۔ جس کے اس وقت تک کُل ۴۵ جلسے ہو چکے ہیں اور اس مجلس کے ماتحت ایک ادبی ماہانہ رسالہ بہ نام "ہلال" نکلتا ہے۔ جس کے مدیر اعلا جناب صدر حکیم ابوالفتح صاحب ہیں مگر ہاں یہ رسالہ قلمی ہے اس میں باہر سے بھی مضامین آجاتے ہیں (۲) دائرۂ اطفال (جس کے بارہ برس سے نیچے کے لڑکے ممبر ہیں) جس کے الگ صدر و ناظم ہیں، ان کا بھی ہفتہ وار جلسہ علمی مباحثے کا ہوا کرتا ہے (۳) شعبۂ ورزش جسمانی (درستیٔ صحت) اس شعبے میں کھیل کا سامان ہے، لوگ شام کو آکر کھیلا کرتے ہیں اور امسال انجمن نے سو ڈیڑھ سو کی نئی کتابیں ہر مضمون کی منگائی ہیں۔ ناظرین کی تعداد میں کافی اضافہ ہوا ہے اور خاص کر ہندو حضرات زیادہ دل چسپی لیتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔

جب سے انجمن ترقی اُردو انجمن ہلال اتحاد سے الگ ہوئی ہے۔ اس کا سکرٹری سیّد نجیب الدین مصطفا جعفری ہے۔

نجیب مصطفا جعفری

سکرٹری انجمن ترقی اُردو، خسرو پور

باسم، اکولہ	صدر شاہ محمد یحییٰ صاحب وکیل، سکرٹری عبدالحق صاحب۔

(رپوٹ موصول نہیں ہوئی)

بالاپور، برار
صدر محمد بسم اللہ خاں صاحب زمین دار و میونسپل کمشنر، سکرٹری محمد انعام اللہ صاحب ایم اے (علیگ)
تعداد ارکان ۳۲، تعداد کتب اُردو و دیگر زبان ۵۱۵۰، تعداد اخبارات و رسائل ۱۴۔ (رپوٹ موصول نہیں ہوئی)

جہان آباد، ضلع گیا
صدر مولوی عبداللہ صاحب ایڈوکیٹ، سکرٹری ڈاکٹر محمد الیاس صاحب الیاسؔ، اسلام پوری۔
(رپوٹ موصول نہیں ہوئی)

بلند شہر
صدر سید حسن برنی صاحب ایم۔ اے، ایل ایل بی (علیگ) ایڈوکیٹ، سکرٹری محمد محمود اسلم خاں صاحب۔
(رپوٹ موصول نہیں ہوئی)

احمد نگر (دکن)
صدر خاں صاحب محمد ایم پٹیل صاحب ایم۔ ال اے۔ سکرٹری ملا عبدالکریم صاحب تعداد ارکان ۱۲۵۔

رپوٹ:- اُردو کی توسیع و اشاعت کی غرض سے انجمن کا دارالمطالعہ جاری رکھا گیا۔ اخبارات و رسائل کی تعداد گرانی کی وجہ سے گھٹ گئی تھی مگر اس کمی کو مقامی حضرات سے اخبارات و رسائل حاصل کرکے پُورا کیا گیا۔

ضلع بھر میں اشاعت اُردو کی تحریک محسوس کی گئی اس کی صدارت عالی جناب ڈاکٹر عبدالحق صاحب نے فرمائی۔ ضلع کے علاوہ بیرونی مقامات یعنی بمبئی، پُونا، دھولیہ، مالے گانو، ناسک، منماڑ، ایولہ وغیرہ سے کافی تعداد میں اہلِ اُردو شریک ہوے۔ ان میں پروفیسر ندوی ڈاکٹر عبدالحمید صاحب قاضی، ڈاکٹر چغتائی، علامہ محوی وغیرہ حضرات قابلِ ذکر ہیں۔ کان فرنس نہایت ہی کام یاب ثابت ہوئی۔

۲۸ اپریل ۱۹۴۵ء کو انجمن کی طرف سے یوم اقبال منایا گیا۔ اقبالیات پر تقریریں ہوئیں اور ایک مشاعرہ بھی۔

اُردو کی اشاعت کے سلسلے میں سب سے اہم کام جو انجمن کر رہی ہو وہ اس کا چاند سلطانہ اینگلو اُردو ہائی اسکول ہو۔ یہ اسکول عرصہ سات سال سے چل رہا ہو، آج اس میں ڈیڑھ سو بچّے تعلیم پاتے ہیں۔ اساتذہ کی تعداد ۱۴ ہو۔ اسکول ڈپارٹ منٹ اور یونی ورسٹی کا منظور شدہ ہو۔ اس میں تعلیم میٹرک تک دی جاتی ہو۔ اس کا ماہانہ خرچ قریباً ایک ہزار رُپے ہو۔

انجمن کے عہدے داروں کے انتخابات نومبر ۱۹۴۵ء میں، صدر حکیم محمد الیاس صاحب سکریٹری ملا عبدالکریم ــــــ، جائنٹ سکریٹری سیٹھ محمد صاحب گانجے والے۔ خزانچی، سیٹھ دیوان محمد عبدالرحمان صاحب صدر نشین مجلس منتظم ملک حبیب اللہ صاحب مجلس منتظم کے ارکان کی تعداد ۱۸ ہو۔

ملا عبدالکریم
سکریٹری انجمن ترقی اُردو، احمد نگر، دکن

ہنگن گھاٹ، ضلع وردھا

صدر غلام حسین صاحب طالب،
سکریٹری نذیر احمد قریشی ــــــ

کلا لوری۔ تعداد ارکان ۴۰، تعداد کتب اُردو ۹۰، تعداد اخبارات و رسائل ۲۶۔

رپوٹ:۔ اس سال چار جلسے منعقد ہوے اور ایک مشاعرہ ہوا۔ تقریباً تین سو رُپے بہ صورت عطیات و چندہ رکنیت وصول ہوے۔

لائبریری کے لیے ایک عدد بڑی الماری اور کرسیاں بنوائی گئیں۔

اس کی مقبولیت روز بہ روز بڑھ رہی ہو۔

نذیر احمد قریشی سکرٹری انجمن ترقیٔ اُردو، ہنگن گھاٹ وردھا

پاک پٹن، پنجاب صدر محمد اکرم خاں صاحب، سکرٹری گل زار حسین صاحب بی۔ اے۔ (رپوٹ موصول نہیں ہوئی)

بریلی صدر خواجہ احمد صاحب فاروقی ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی، سکرٹری محمد عبدالرؤف صاحب فاروقی۔ (رپوٹ موصول نہیں ہوئی)

ملتان صدر لالہ بال کشن تبرہ صاحب بی۔ اے ال۔ ال۔ بی میونسپل کمشنر، سکرٹری ودیا پرکاش صاحب سرور تونسوی۔ (رپوٹ موصول نہیں ہوئی)

نواب شاہ، سندھ صدر ڈاکٹر ایم۔ ایم ارائیں صاحب، سکرٹری ایم۔ آئی ناصر صاحب۔ یہ شاخ مارچ ۱۹۴۵ء میں قائم ہوئی۔ (رپوٹ موصول نہیں ہوئی)

دہرہ دوُن، یو۔پی صدر ڈاکٹر حامد حسین صاحب بلگرامی ایم۔ اے ڈی فل۔ سکرٹری حامد حسین مختار۔

تعداد ارکان ۷۰، تعداد مدارس ۱، تعداد کتب اُردو ۶۱۔

رپوٹ:۔ یہ شاخ جون ۱۹۴۵ء میں قائم ہوئی اور یکم اگست سے ایک مدرسہ تعلیم بالغان قائم کردیا گیا جس میں بلا معاوضہ رات کے وقت تعلیم دی جاتی ہو۔ اُردو کی تعلیم جدید قاعدوں اور جدید اصولوں پر دی جارہی ہو۔ انجمن کے چند اراکین ہی یہ فرض انجام دیتے ہیں۔ انجمن کے زیرِ اہتمام ماہانہ ادبی مجلس کا انعقاد بھی کیا جاتا ہو جس میں مقررہ موضوع پر تقاریر و مضامین وغیرہ پیش کیے جاتے ہیں۔ بالغ

طلبا بھی ان مجالس میں نمایاں حصہ لیتے ہیں۔

انجمن ایک ابتدائی کتب خانہ برائے بالغ طلبا (مبتدیاں) قائم کر رہی ہے، جس کے مختلف موضوعات پر اُردو کی آسان کتب مہیا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اب تک ۶۱ کتب خریدی جا چکی ہیں۔

حامد حسین سکرٹری انجمن ترقیٔ اُردو، دہرہ دون

ترہت کمشنری، مظفر پور صدر مولانا عبدالعلیم صاحب آسی دربھنگوی، سکرٹری مولوی ابوظفر صاحب اوّل ایڈوکیٹ۔ یہ شاخ جولائی ۴۵ء میں قائم ہوئی۔

(رپوٹ کارگزاری موصول نہیں ہوئی)

مظفر پور صدر پروفیسر عطاء الرحمان صاحب، سکرٹری مولوی جلیل اختر صاحب وکیل۔ یہ شاخ بھی جولائی ۴۵ء میں قائم ہوئی ہے۔ (رپوٹ کارگزاری موصول نہیں ہوئی)

بٹالہ، ضلع گورداس پور صدر میاں سلطان احمد صاحب وجودی، سکرٹری میاں اسماعیل سلطان۔

تعداد اراکین ۲۷، تعداد اخبارات و رسائل ۱۲۔

یہ شاخ اکتوبر ۴۵ء میں قائم ہوئی اور اتنی ہی قلیل مدت میں اس کے ۲۷ ممبر ہو گئے اور ایک دارالمطالعہ بھی قائم ہو گیا۔ لائبریری کے قیام کی کوشش ہو رہی ہے۔ انجمن کے امتحاناتِ ابتدائی کا بھی انتظام کیا گیا اور اُمیدوار تیار کیے گئے اور معیاری امتحانات میں سال آیندہ یہاں سے معقول تعداد میں طلبا کی شرکت کی توقع ہے۔

اسماعیل سلطان سکرٹری انجمن ترقیٔ اُردو، بٹالہ

بہرائچ، یو۔پی | صدر سورج نراین سنگھ صاحب آرزو، سکرٹری جمیل احمد صدیقی ——— تعداد ارکان ۲۷،
تعداد کتب اُردو ۷۵۸، تعداد کتب دیگر زبان ۴۰، تعداد اخبارات و رسائل ۲۴۔

رپوٹ:۔ شاخ انجمن کا الحاق جولائی ۱۹۴۵ء میں منظور ہوا۔ انجمن کی سرپرستی میں اُردو کا ایک کتب خانہ اور ایک دارالمطالعہ قائم کیا گیا۔ کتب خانے کی ابتدا ایک گراں بہا رقم سے کی گئی جو کہ شہر کے ایک مشہور وقف سے اس ضرورت کے لیے حاصل کر لی گئی تھی کتب خانے کے لیے شہر کے وسط میں ایک عمارت کرایے پر لی گئی، کتب خانے کا نام سالار لائبریری رکھا گیا۔ دسمبر ۱۹۴۵ء تک لائبریری میں اُردو کی ۷۵۸ کتابیں اور دیگر زبانوں کی ۴۰ کتابیں جمع ہو گئی ہیں۔ روزانہ اخبارات کی تعداد ۱۳ ہے، جس میں انگریزی اور اُردو اخبارات دونوں شامل ہیں۔ رسائل کی تعداد ۱۱ ہے، لائبریری کے ممبران کی تعداد ۱۳۰ ہے، جس میں عورتیں بھی شامل ہیں۔ لائبریری شام کو ۵ بجے سے ۹ بجے تک کھلتی ہے، اوسطاً لائبریری میں ۴۰ آدمی بہ غرضِ مطالعہ آتے ہیں، لائبریری کے عملے میں ایک کلرک اور چپراسی ہے۔

شاخ انجمن کے اراکین کی تعداد تا اختتامِ سال ۲۷ ہے۔ شاخ اُردو زبان کی ترقی کے لیے پڑھے لکھے لوگوں میں کتب بینی اور اخبار بینی کا شوق پیدا کرنے میں بڑی حد تک کام یاب ہوئی۔ بہرائچ جیسے شہر میں انجمن ہی کی تحریک پر اب یہ ذوق کافی بڑھ چلا ہے۔

ماہ اگست میں انجمن نے ایک شان دار مشاعرہ منعقد کیا تھا جس

ہیں نوجوان شاعروں نے نمایاں حصّہ لیا تھا۔ انگریزی مدارس میں یہ تحریک جاری کی گئی ہو کہ طلبہ آپس کی بات چیت اُردو زبان میں کیا کریں اور آدھی انگریزی اور آدھی اُردو زبان بولنے کی عادت ترک کردیں۔ یہ تحریک کافی مقبول ہو رہی ہو۔ کتب خانے کو میونسپلٹی کی طرف سے بمبلغ پانچ رُپے کی امداد ملی جو خرید کتب میں صَرف کی گئی۔

جمیل احمد صدیقی سکرٹری انجمن ترقیٔ اُردو، بہرائچ

پانی پت، پنجاب صدر شیخ محمد بدرالاسلام صاحب فضلی۔ سکرٹری محمد عمر خاں ...... تعداد ارکان ۷۶، تعداد اخبارات و رسائل ۵ ۴ ۔

اس انجمن کا قیام جولائی ۱۹۴۵ء میں عمل میں آیا اور اس قلیل مدت میں ۷۶ ارکان بن گئے ہیں۔ باقی کارکنان مستعدی سے تعداد ارکان بڑھانے کی کوششوں میں سرگرم ہیں۔ ایک دارالمطالعہ حالی مسلم ہائی اسکول کے ایک کمرے میں قائم کردیا گیا ہو جس سے طلبہ اور اساتذہ اسکول اور عام اصحاب مستفید ہوتے ہیں۔ اس کے لیے علاحدہ عمارت زیرِ تعمیر ہو جو امید ہو کہ عنقریب مکمل ہو جائے گی۔ ایک مدرسہ تعلیمِ بالغان کے قیام کی بھی کوشش کی جا رہی ہو۔ حالی مسلم ہائی اسکول کے اساتذہ ہر طرح کی اعانت اور ہمّت افزائی کر رہے ہیں۔ محمد عمر خاں سکرٹری انجمن ترقیٔ اُردو، پانی پت

سلہٹ، آسام صدر دیوان محمد احباب صاحب چودھری بی۔ اے ایم۔ ال۔ اے، سکرٹری مولانا مصدّر علی ..... سینیر پروفیسر مدرسہ عالیہ۔ تعداد ارکان ۴۰، تعداد کتب اُردو

۸۶، تعداد کتب دیگر زبان ۱۸، تعداد اخبارات و رسائل ۴۔

اس شاخ کا قیام مارچ ۴۵ء میں عمل میں آیا اور اکتوبر ۴۵ء میں کتب خانہ و دارالمطالعہ قیام کر دیا جو اشاعت و ترقی اُردو کے بہترین ذرائع ہیں۔ انجمن کی کوشش سے مدرسہ عالیہ سلہٹ کے نصاب سینیر سال اوّل و دوم میں قواعد اُردو مصنفۂ ڈاکٹر مولوی عبدالحق صاحب داخل کر لیا گیا اور انجمن کے امتحاناتِ معیاری میں شرکت کے لیے طلبہ تیار کیے جا رہے ہیں۔ مدرسہ عالیہ کے بیس طلبہ کو انجمن کے پندرہ روزہ جریدہ "ہماری زبان" کا خریدار بنا لیا گیا ہے۔

معتمد علی سکرٹری انجمن ترقیٔ اُردو، سلہٹ

جل گانو، ضلع مشرقی خاندیش

صدر شیخ غلام رسول صاحب، سکرٹری شیخ کمال الدین صاحب بی۔ اے (آنرز)

اس شاخ کا قیام مارچ ۴۵ء میں عمل میں آیا۔ ممبر سازی اور قیامِ دارالمطالعہ و لائبریری کی کوششیں جاری ہیں۔ مزید تفصیلات کی رپوٹ موصول نہیں ہوئیں۔

سیالکوٹ، پنجاب

صدر سید امداد حسین صاحب توحید ندوی، سکرٹری محمد عظیم صاحب صدیقی و نذیر احمد خاں شروانی۔ تعداد ارکان ۴۰، تعداد مدارس ۱۔

یہ شاخ آخر سال زیرِ رپوٹ میں قائم ہوئی اور آغاز سال حال سے اس نے اُردو کالج قائم کر کے اس کے زیرِ اہتمام ادیب کامل امتحان کے لیے امیدوار تیار کرنا شروع کر دیے۔ لائبریری کے قیام کے لیے ۵۰۰ سو رُپے جمع ہو گئے ہیں اور عنقریب اس کا قیام عمل میں آئے گا۔

دار المطالعہ کے قیام کی بھی کوششیں ہو رہی ہیں۔ ۳۰ دسمبر کو ایک جلسہ کر کے پنجاب یونی ورسٹی اور آل انڈیا ریڈیو کی اردو کُش پالیسی کے خلاف احتجاجی قرار دادیں پاس کی گئیں۔

سید حسن شاہ قمر گیلانی سکریٹری انجمن ترقی اُردو سیال کوٹ

دربھنگہ، بہار	صدر مولانا عبد الحلیم صاحب عاصی، سکریٹری حسین امام دَرد۔

رپوٹ :۔ ۱۹۴۵ء 'ادارے' کی سرگرمیوں کے لیے بے حد اُمید افزا ثابت رہا۔ سالِ رواں میں انجمن کے اراکین کی تعداد اٹھائیس رہی۔

اس سال انجمن کی بیس مستقل مجلسیں منعقد ہوئیں، جن میں انجمن کی ترقی کے ذرائع، دار المطالعہ کا قیام، اُردو کی ترویج اور 'ادارہ' کے زیرِ اہتمام کتابوں کی اشاعت کے متعلق کافی غور و خوض کے بعد قرار دادیں منظور کی گئیں اور ان پر عمل کیا گیا۔ ان نشستوں میں اراکین نے اپنے تخلیقی کارنامے بھی پیش کیے۔ نظم و نثر کے ہر مضمون پر حاضرین نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا، اور مضامین کے عیب و کمال، حُسن و قبح ہر دو صفات کو اجاگر کیا گیا اور باضابطہ تنقیدیں ہوئیں۔ اس سلسلے میں ہماری مساعی نہایت مشکور ہوئیں اور حضرت مولانا عبد الحلیم عاصی صاحب نے "امر بالمعروف ونہی عن المنکر" "تحفۂ سالِ نو" اور "عید" مسٹر ام۔ امام نے "کسی کے خط کا جواب" اور "چلوائی امام" اور ڈاکٹر عبد الودود گھہر نے "آئینہ" جیسی شہ کار نظمیں، کامریڈم۔ ح نے "روحی"، حسن امام درد نے "چیخ" اور مسٹر ام۔ امام نے "پازیب کی جھنکار" جیسے ترقی پسند افسانے، اور جناب دہر ناصری نے "اُردو

اور افسانہ نویسی" اور حسن امام درد نے "آزاد نظم" جیسے معلومات افزا مقالات سپردِ قلم کیے۔ ان مضامین میں زندگی کا حسین رُخ بھی ہے اور مکروہ چہرہ بھی، فطرتِ انسانی کے تجزیے ہیں، حقیقت کا عکس ہے اور سب سے بڑھ کر فنی حُسن و نزاکت ہے۔ اور غزلیں! — آج جب کہ عام جبلتیں غزل کی فرسودگی میں کوئی جاذبیت نہیں پاتیں۔ ہماری انجمن کے ممبروں نے ہوائے تُند کی زد پر غزل کا چراغ جلایا اور ڈاکٹر منظور احمد نظر، جناب فتح محمد مہر، جناب عبدالحئی پیامی، ڈاکٹر عبدالودود گہر وغیرہ نے ایسی پُرکیف اور وجد آفریں غزلیں لکھیں جو اس حقیقت کا بدیہی ثبوت ہیں کہ صنفِ غزل بہ آسانی فنا نہیں کی جاسکتی — ان نشستوں میں غیر زبانوں کے تراجم بھی کافی تعداد میں پیش کیے گئے، جن میں خاص طور پر حضرت خلیل احمد قاصد اور کامریڈم سحر کی کوششیں حد درجہ مستحسن ہیں۔ ان مضامین کی اشاعت کا بھی خاطر خواہ انتظام کیا گیا۔ مُلک کے جلیل القدر ہفتہ وار اور ماہانہ جرائد نے انجمن سے ارسال کردہ مضامین کی اشاعت کو اپنے لیے باعثِ فخر جانا۔ اکثر رسائل نے 'ادارہ' کے چند مضامین دوسرے رسالوں سے نقل بھی کیے اور لاتعداد باذوق ناظرین نے انجمن کو تعریفی خطوط لکھے۔

عوام میں اُردوٗ زبان کا پرچار کرنے کے لیے بھی انجمن نے قابلِ قدر سرگرمی دکھائی۔ مقامی میونسپل کمیٹی کو مجبور کیا گیا کہ وہ اُردوٗ رسم میں لکھی ہوئی درخواست بھی منظور کرے۔ پوسٹ ماسٹر جنرل صوبہ بہار کو خطوط لکھے گئے کہ مقامی ڈاک خانوں میں اُردوٗ کے منی آرڈر فارم بہم پہنچائے جائیں۔ مقامی سینما ہاؤس کے منیجر سے یہ درخواست

کی گئی کہ وہ فلموں کے اشتہارات اور پوسٹر اُردو میں بھی شائع کرے۔ اس سے پہلے ان باتوں کا مطلق کوئی لحاظ نہیں رکھا جاتا تھا۔ ہمیں خوشی ہو کہ ہماری کوششیں بے سود نہ ہوئیں اور بالآخر ہم نے کام یابی حاصل کی۔

جولائی میں ترہٹ اُردو کانفرنس کی شرکت کے لیے انجمن سے تین نمایندے مدعو کیے گئے۔ انجمن کے مندوبین کی حیثیت سے مسٹر مظہر امام مظہر (سابق سکرٹری ادارہ اُردو) کامریڈ سید منصوب حسن، اور حسن امام درد شریک ہوئے اور انھوں نے کانفرنس کو کام یاب اور یادگار بنانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ اور ان حضرات کی پیش کردہ دو تحریکیں امید سے زیادہ پسند کی گئیں اور بہ اتفاق آرا منظور ہوئیں۔ ان تجویزوں نے اکثر ادیبوں اور شاعروں سے بھی خراجِ تحسین وصول کیا۔

ماہ اگست میں صوبہ بہار کے افسانہ نگاروں کے ایک ایک بہترین افسانے کا مجموعہ کتابی صورت میں شائع کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا گیا، اور اُردو کے تقریباً تمام مقتدر اخبارات ورسائل کے ذریعے ہر حلقے میں اس کی اطلاع دے دی گئی۔ ہماری اس دعوتِ نگارش پر متعدد بہاری ادیبوں نے لبیک کہا، اور اپنے اپنے افسانے ارسال کیے۔ جنھوں نے صرف اخباری اطلاع کو درخورِ اعتنا نہ سمجھا، ان حضرات سے خود مل کر یا بہ ذریعۂ مراسلت افسانے حاصل کر لیے گئے اور اب مجموعہ کی ترتیب وتدوین کے تمام ابتدائی مراحل طے ہو چکے ہیں۔ محض طباعت باقی ہو، جس میں ہرگز تاخیر کا امکان نہیں۔

سال کے اواخر میں انجمن کے زیرِ اہتمام مقامی ٹاؤن ہال میں ایک غیر معمولی جلسہ کا انعقاد ہوا۔ جس میں ضلع کے تقریباً کُل ادیبوں

اور شاعروں نے شرکت کی۔ حاضرین کی تعداد ایک ہزار سے زائد تھی۔ جلسہ کا آغاز حضرت مولانا عبدالعلیم آسی کی ایک طویل نظم "اُردو" سے ہوا۔ پھر سکرٹری نے اپنی سالانہ رپوٹ پڑھی۔ اس کے بعد چند معزز حضرات نے تقریریں کیں۔ مسٹر مظہر امام مظہر نے ادب کے نئے تقاضوں سے بحث کی۔ پنڈت کملا پرشاد نے سر تیج بہادر سپرؤ کا قول دہراتے ہوئے کہا کہ "جو حضرات اُردؤ کے مخالف ہیں، ان کا خلوص محل نظر ہے، ان کی نیت مشتبہ ہے۔ اُردؤ ہندوؤں اور مسلمانوں کے اس مقدس اتحاد کا نتیجہ ہے جو سال ہا سال سے دونوں کے درمیان قائم تھی۔ اُردؤ کی مخالفت گویا ہندو مسلم اتحاد کی مخالفت ہے۔" کامریڈ منصوب حسن نے اپنی معرکۃ آرا تقریر میں ترقی پسند ادب کی پُرزور تائید کی۔

تقریروں کے بعد جلسے نے مشاعرے کی صورت اختیار کرلی۔ اس بزم کو حد درجے مسحور و محظوظ کرنے کا سہرا جناب ڈاکٹر منظور احمد نظر (یادگار حضرت شاد عظیم آبادیؒ) کے سر بندھا۔ آپ کے علاوہ حضرت مولانا عبدالعلیم آسی، مسٹر مظہر امام مظہر، جناب احقرام۔ اے، مسٹر سید محمد کریم تمنا ام۔ اے، حکیم علیم الدین سوزاں، جناب فتح محمد مہر شکروی وغیرہ نے بھی اپنے بہترین کلام سے سامعین کو حظ اندوز ہونے کا موقع عنایت فرمایا۔

حسن امام درد

سکرٹری انجمن ترقی اُردو، دربھنگہ

کوچین، جنوبی ہند

صدر پی۔ ایس احمد کویا صاحب اُردؤ ماسٹر ایچ اے ایچ۔ ایم ہائی اسکول سکرٹری ایم۔ اے محمد صاحب ماسٹر۔ (رپوٹ موصول نہیں ہوئی)

ٹاڑپتری اننت پور	صدر حکیم فقیر محی الدین عرف باشو صاحب سکرٹری جی حسین خاں ——— تعداد ارکان

۱۷۲، تعداد مدارس ۱، تعداد اخبارات و رسائل ۴۔

یہ شاخ اکتوبر ۴۵ء میں قائم ہوئی اور اس قلیل مدت میں اب اس نے تقریباً پونے دو سو ممبر بنا لیے۔ مدرسہ شبینہ تعلیم بالغان کے لیے قائم کر لیا جو اس دور افتادہ علاقے میں دل چسپی کا بیّن ثبوت ہے۔ انجمن ہر ماہ میں دو بار ایک جلسہ منعقد کرتی ہے جس میں ارکان اُردو میں تقریریں اور تبادلۂ خیال کرتے ہیں اور علمی مباحث بھی ہوتے ہیں۔ ایک جلسے میں اُردو کی عام اشاعت و ترقی کی تدابیر پر غور کرنے اور ایک جلسہ یوم امام حسین کے سلسلے میں بھی انجمن کے زیر اہتمام منعقد کیا گیا۔

جی حسین خاں

سکرٹری انجمن ترقی اُردو، ٹاڑپتری

کالی کٹ، مالابار	صدر خلیفہ عبدالرزاق بادشاہ صاحب۔ سکرٹری ایم۔ مقبول احمد صاحب۔

تعداد ارکان ۵۰، تعداد مدارس ۱۔

رپورٹ:- اس انجمن کے ماتحت اب ایک اُردو شبینہ اسکول اور ایک اُردو دارالمطالعہ چل رہے ہیں۔ مدرسے میں ۲۲ مسلم لڑکے اور پانچ ہندو بھی تعلیم پا رہے ہیں۔

بچوں میں تقریر کا مادہ پیدا کرنے کی غرض سے ایک "بزم اقبال" بھی شروع کی گئی ہے۔ مدرسے کے کتب خانہ میں ہماری زبان، غنچہ، حریت اور مدینہ وغیرہ اُردو اخبار بھی منگوائے ہیں۔

مطالعہ کرنے والوں کی تعداد قریب دوسو ہو۔

گزشتہ سال بھی ۴۵ء میں ایک عام جلسہ بھی کیا گیا تھا جس کے صدر جناب مولوی ابو صباح تھے، ایک مشاعرہ بھی ہوا تھا۔ جس میں مالا بار کے بڑے بڑے شعرا جمع ہوے تھے۔ مختلف جگہوں میں عام جلسے کیے گئے اور ان میں اُردو کی اہمیت پر روشنی کی گئی۔ انجمن کے معتمد خود بھی ایسے جلسوں میں حصّہ لیتے تھے اور مالا بار کے پندرہ لاکھ مسلمانوں کو جگانے کی کوشش کی گئی۔ انجمن ترقیٔ اُردو (ہند) دہلی کے امدادی مدرسے کا بھی معائنہ کرتے رہتے ہیں۔

محمد اسلم
نائب سکرٹری انجمن ترقیٔ اُردو، مالا بار

سوہاوہ شریف، پونچھ صدر مولوی محمد صدیق شاہ صاحب ندوی۔ سکرٹری صاحب زادہ منیر اللہ شاہ صاحب اصلاحی۔ یہ شاخ مئی ۱۹۴۵ء میں قائم ہوئی اور اس نے ایک دارالمطالعہ بھی قائم کر لیا ہو۔ (رپوٹ کارگزاری موصول نہیں ہوئی)

آسام صوبۂ آسام کے اُردو کے پرستار اور ارباب ذوق ۲۷ مارچ ۴۵ء کو صوبے کے سب سے اعلا علمی اور مذہبی درس گاہ مدرسہ عالیہ میں جمع ہوے اور انجمن ترقیٔ اُردو سلہٹ آسام کا سنگِ بنیاد رکھا، مندرجہ ذیل ارکان عہدے دار منتخب ہوے:-

صدر۔ خاں صاحب دیوان محمد احباب چودھری ایم۔ ال۔ اے فیلو کلکتہ یونی ورسٹی، نائب صدر مولانا لطیف الحق صاحب ایم اے۔ ایف ایم و مولانا فیض الدین احمد صاحب ایف ایم، ناظم۔ مولانا مصدر علی صاحب سینیر مدرس مدرسۂ عالیہ، نائب ناظم مولانا الحبیب علی صاحب مولانا

حسن رضا صاحب۔

دورانِ سال میں یوں تو مختلف مقاصد اور ضروریات کے لیے تین جلسے خاص اور تین جلسے عام منعقد ہوے۔ پہلا جلسہ خاص بہ صدارت مفتی مولوی اظہر الدین صاحب منعقد ہوا جس میں سال رواں کے انتظام اور کارروائیوں کا خاکہ تیار کیا گیا۔

(۲) دوسرا جلسہ عام مولانا لطیف الحق صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں ترقی اُردو کے آسان طریقے اور صوبے کے اطراف اور جوانب میں اشاعتِ اُردو کے ذرائع پر حاضرین نے تقریریں کیں اور مدرسۂ عالیہ کے طلبہ کو ایام تعطیلِ گرما میں اُردو کے متعلق کام کرنے کے لیے متوجہ کیا گیا۔

(۳) تیسرا جلسۂ عام شہر کریم گنج میں مولوی قاضی عبدالرب صاحب کی صدارت میں بہ تاریخ ۵ رجون منعقد ہوا جس میں انجمن کے سکریٹری اور صدر جلسہ نے اُردو کی ضرورت پر نہایت ہی دل نشین پیرایۂ بیان سے روشنی ڈالی اور انجمن کی شاخ شہر کریم گنج میں قائم کرنے کے لیے اپیل کی۔

(۴) چوتھا جلسۂ عام چار اگست کو بہ صدارت فخر المحدثین مولانا محمد حسین صاحب پرنسپل مدرسۂ عالیہ سلہٹ مدرسہ ہال میں منعقد ہوا جس میں مولانا الحبب علی صاحب کی ایک مؤثر نظم اُردو پڑھی گئی اور مدرسے کے طلبہ نے اُردو ترانے اور اشعار نہایت ہی خوش آوازی کے ساتھ پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا اور حاضرین کے سامنے انجمن ترقی اُردو کی ضرورت پر مختلف پہلو سے تقریریں کیں۔

(۵) پانچواں جلسۂ خاص انجمن ترقیٔ اُردو کے آفس گھر میں بہ صدارت مولانا فیض الدین احمد الیف ایم ۳۱ر جولائی کو منعقد ہوا۔ جس میں ایک اُردو کتب خانے اور دارالمطالعے کی بنیاد قائم کرنے کی تجویز منظور ہوئی اور جناب ڈائرکٹر صاحب کی امید افزا مالی اعانت کا تذکرہ کیا گیا۔

(۶) چھٹا جلسۂ خاص فخر المحدثین مولانا فیض الدین احمد کی صدارت میں ۵ر اکتوبر کو منعقد ہوا جس میں دارالکتب اور دارالمطالعہ کا افتتاح عمل میں آیا۔ کتب خانے میں فی الحال ۱۰۴ کتابیں جمع کی گئیں۔ اُردو کتب کی تعداد ۸۶ اور دیگر زبان کی ۱۸ ہی اور دارالمطالعے کے لیے تین اخبار اور ایک رسالہ خریدے گئے۔

انجمن ترقیٔ اُردو سلہٹ آسام کی کوشش سے سرکاری عربی مدارس میں اُردو کا اضافہ کیا گیا۔ چناں چہ قواعدِ اُردو مصنفہ ڈاکٹر مولوی عبدالحق صاحب و تاریخ ہند کو داخلِ نصاب کیا گیا۔ اور آیندہ سال بعض طلبہ قابلِ اُردو و فاضلِ اُردو کے امتحانات میں شرکت کے لیے آمادگی ظاہر کرتے ہیں۔ انگریزی اسکولوں میں اُردو کو داخلِ نصاب کرنے کے لیے انجمن کی طرف سے کوشش کی جا رہی ہے امید ہے کہ یہ کوشش کام یاب ہوگی۔

خرچ۔ ۱۹۴۵ء میں مبلغ ۹۴ رُپے پانچ آنے خرچ ہوے اس کی آمدنی ۲۵ رُپے ہوئی مسٹر سعید الرحمان صاحب بہادر کی طرف سے اور ایک رُپیہ دیوان احباب کی طرف سے بقیہ کل رقم سکریٹری نے اپنی جیب سے ادا کی ہے۔ تعداد اراکین ۴۰ ہے۔

بمبئی
صدر جناب حاجی نور محمد احمد صاحب
سکریٹری جناب آصف اے اے فیضی صاحب

رپوٹ :- بمبئی میں بہی خواہانِ اُردو کا ایک عام جلسہ ۲۲ر اکتوبر ۱۹۴۵ء کو ۵ بجے شام کے وقت انجمن اسلام ہال میں جناب سید عبداللہ بریلوی صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ حاضرین کی تعداد سو سے زیادہ تھی۔ پہلے ناظم صاحب صوبائی انجمن ترقیٔ اُردو نے صوبۂ بمبئی میں گزشتہ آٹھ سال میں اُردو کی ترقی پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد جناب سیّد سجاد ظہیر صاحب نے اُردو کے بعض موجودہ مسائل کا ذکر کرتے ہوئے شہر بمبئی میں انجمن ترقی اردو کے قیام کی تجویز پیش کی۔ تائید کے بعد یہ تجویز بہ اتفاق رائے منظور ہوئی۔

دوسری تجویز کے ذریعے انجمن کے حسبِ ذیل عارضی عہدہ دار منتخب ہوئے:-

صدر :- جناب حاجی نور محمّد احمد صاحب

جنرل سکریٹری :- جناب آصف اے۔اے فیضی صاحب۔

جوائنٹ سکریٹری ۱؎ جناب محسن فیض طیب جی صاحب۔

جوائنٹ سکریٹری ۲؎ جناب احمد علی علوی صاحب

جوائنٹ سکریٹری ۳؎ جناب سید سبطِ حسن صاحب

خزانچی :- جناب احمد علی نور بھائی صاحب۔

۴ر نومبر کو دوسرا جلسہ بلایا گیا جس میں ایک عارضی مجلسِ عاملہ بنائی گئی۔ اس کے ۵۶ ممبر منتخب ہوئے۔ بعض صاحبوں کو انجمن کے اراکین بنانے کی کاپیاں دی گئیں۔

اسی جلسے میں یہ بھی طے پایا کہ انجمن ترقیٔ اُردو کے ماتحت "یومِ شبلی" منایا جائے۔ اس کام کے لیے ایک سب کمیٹی بنائی گئی جس کے

داعی جناب عبدالحمید اسماعیل مقرر ہوئے۔

جب انجمن کے تقریباً ۵۰۰ اراکین بن چکے تو ایک عام جلسہ ۲ر جنوری ۱۹۴۵ء کو انجمن اسلام ہال میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت جناب حاجی نور محمد احمد صاحب نے کی۔ عارضی کمیٹی کے جوائنٹ سکریٹری جناب سید سبطِ حسن نے جلسے کے سامنے گزشتہ دو ماہ کی رپورٹ پیش کی جسے جلسے نے منظور کیا، پھر عارضی کمیٹی کا مرتب کیا ہوا انجمن کا دستورِ اساسی پیش کیا گیا، جو چند جزئی ترمیموں کے بعد منظور کر لیا گیا۔ اس کے بعد اس دستور کے مطابق ۱۹۴۵ء کے لیے انجمن ترقی اُردو کے عہدہ داروں اور مجلسِ عاملہ کے اراکین کا انتخاب عمل میں آیا۔

یومِ شبلی:۔ ۴ر نومبر کو قرارداد کے مطابق ۲۳ر نومبر ۱۹۴۴ء انجمن ترقی اردو کے زیرِ اہتمام "یومِ شبلی" انجمن اسلام ہال میں جناب ڈاکٹر بذل الرحمان صاحب پرنسپل اسماعیل کالج اندھیری کی صدارت میں منایا گیا۔ اور ایک نمایش بھی ترتیب دی گئی۔ جس میں مولانا شبلی کی جملہ تصنیفات، ان کے خطوط، مسودے اور تصاویر کا اچھا خاصا مجموعہ پیش کیا گیا۔

انجمن کے ماتحت ۲۴ر دسمبر ۱۹۴۴ء کو جناب پروفیسر تاراچند کی ایک تقریر کا انتظام انجمن اسلام ہال میں کیا گیا۔ جلسے کی صدارت جناب سید عبداللہ بریلوی صاحب ایڈیٹر "بمبئی کرانیکل" نے کی۔

بمبئی میں مولانا سید سلیمان ندوی اور مولانا محمد طیب صاحب کی موجودگی سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے انجمن نے ۲۱ر جنوری ۱۹۴۵ء کو انجمن اسلام ہال میں ایک عام جلسہ بُلایا جس میں ان دونوں بزرگوں نے اُردو زبان کی اہمیت پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ جلسے کی صدارت حاجی نور محمد احمد صاحب نے کی۔

انجمن کی مجلسِ عاملہ کی ایک قرارداد کے مطابق بمبئی میں پہلی اُردو کانفرنس ۲۳، ۲۴، ۲۵، فروری کو منعقد ہوئی۔

کانفرنس کا پہلا اجلاس ۲۳، فروری کو جناب ڈاکٹر مولوی عبدالحق صاحب سکریٹری انجمن ترقی اُردو (ہند) کی صدارت میں صابو صدیق انسٹی ٹیوشن کے وسیع احاطے میں ۹ ½ بجے رات کے وقت شروع ہوا۔ قائدِاعظم محمّد علی جناح، مہاتما گاندھی، آنریبل سر تیج بہادر سپرو، میاں بشیر احمد، مولانا عبدالماجد دریا بادی۔ ڈاکٹر رضی الدّین صدیقی ڈاکٹر ذاکر حسین، ڈاکٹر سیّد محمود، بیگم صغرا ہمایوں، نواب زادہ لیاقت علی خاں اور وائس چانسلر جامعۂ عثمانیہ حیدرآباد وغیرہ کے پیغامات پڑھ کر سُنائے گئے۔

کانفرنس کے شبینہ اجلاس کی کارروائی کے شروع میں مشہور فلم اسٹار پرتھوی راج نے اقبال کی نظم "نیا شوالہ" اپنے مخصوص انداز میں پڑھ کر سُنائی۔ اس کے بعد کئی اہم تجاویز باتفاق رائے پاس ہوئیں۔

اجلاس میں انجمن ترقیٔ اُردو (ہند) کی عمارت فنڈ کے لیے تقریباً چھ ہزار کی نقد رقم فراہم ہوئی اور مزید رقوم کے وعدے ہوئے۔

صوبائی شاخیں

صوبائی شاخوں کے قیام کے متعلق مجلس نظما نے جو جدید قواعد منظور کیے تھے اُن کے مطابق صوبہ جات پنجاب و سی پی و بمبئی و سرحد میں صوبائی شاخوں کے قیام کی کارروائیاں کی گئیں اور اُن کی تشکیل

بھی عمل میں آئی لیکن تحریر رپورٹ ہذا تک چوں کہ کسی کا باضابطہ الحاق نہیں ہو سکا ہے اس لیے ان کی رپوٹیں بھی مرتب نہیں ہوئیں۔ البتہ صوبۂ پنجاب سے جو رپوٹ آئی ہے وہ مختصراً درجِ ذیل کی جاتی ہے۔

رپوٹ انجمنِ ترقیٔ اُردو صوبۂ پنجاب

انجمنِ ترقیٔ اُردو پنجاب کو وجود میں آئے ایک سال سے کچھ زاید عرصہ گزر چکا ہے۔ ڈاکٹر مولوی عبدالحق صاحب نے اس کی بُنیاد ۲۲ دسمبر ۱۹۴۳ء کو رکھی۔ میاں بشیر احمد صاحب بی۔اے (آکسن) بار ایٹ لا ام ایل اے اس کے صدر اور سید امتیاز علی صاحب تاج سکریٹری انجمن نامزد ہوئے۔

انجمن کے کام کو پانچ شعبوں میں تقسیم کیا گیا: شعبۂ تحفظ اُردو، شعبۂ نشر و اشاعت، شعبۂ تنظیم، شعبۂ ادب و انتقاد اور شعبۂ نسواں۔

شعبۂ تحفظ اُردو کے ماتحت ابتدائی تعلیم کے سلسلے میں دو کمیٹیاں بنائی گئیں۔ ایک ڈسٹرکٹ بورڈ کمیٹی۔ یہ کمیٹی ڈسٹرکٹ بورڈ سکولوں میں اُردو کی حیثیت کا معائنہ کرنے پر مقرر رہے گی نیز اس کا کام زنانہ اسکولوں میں اُردو داں اُستانیوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنا ہے۔ دوسری سرکاری سکول کمیٹی۔ یہ کمیٹی سرکاری اسکولوں میں اُردو کی حیثیت کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی غرض سے مقرر کی گئی۔ یہ کمیٹیاں خاطرخواہ کام کرتی رہی ہیں۔

شعبۂ نشر و اشاعت کے تحت کئی مضامین مقامی اخبارات میں شائع کیے گئے۔

شعبۂ تنظیم کے تحت ناظم نے راول پنڈی، منٹگمری، گجرات، جالندھر، امرت سر، سیال کوٹ، کرنال، انبالہ، لائل پور، پاک پٹن اور کئی دوسرے مقامات پر انجمن کی شاخیں قائم کرنے کے سلسلے میں دورہ کیا۔ چوں کہ انجمن کا باقاعدہ الحاق مرکزی انجمن سے نہیں ہوا ہے۔ اس لیے ان شاخوں کا قیام عمل میں نہیں لایا جا سکا۔

شعبۂ ادب و انتقاد کے تحت مولانا حسرت موہانی کی آمد پر ایک پبلک جلسہ اور مشاعرہ وائی ایم سی اے ہال لاہور میں منعقد ہوا جو بہت کام یاب رہا۔

گزشتہ سال سیاسی بحران کے باعث انجمن کا کام تعویق میں رہا اب جب کہ ملک کی فضا صاف ہو رہی ہے، ہمیں امید ہے کہ انجمن دوبارہ پوری سرگرمی سے اپنا کام شروع کر دے گی۔

اسسٹنٹ سکریٹری

انجمن ترقیٔ اُردو صوبہ پنجاب، لاہور

انجمن کے امدادی مدارس

انجمن تمام مالی دشواریوں کے باوجود اس وقت ۱۹ مدارس کو مختلف ماہانہ رقوم کی امداد دیتی ہے ان میں سے اکثر بہت ہی دور افتادہ مقامات پر ہیں اور ان کی وجہ سے ان علاقوں میں اُردو کا رواج روبہ ترقی ہے۔ ان مدارس کے مختصر حالات ان کی ماہانہ رپوٹوں سے اخذ کر کے درج ذیل کیے جاتے ہیں:-

مدرسہ سبل السلام، بالیاپٹم (جنوبی ہند) :-

اس مدرسے میں تقریباً ۸۰ طلبہ زیرِ تعلیم ہیں۔ جن میں لڑکیاں بھی شامل ہیں۔ مدرسے میں اُردو کی پانچ جماعتیں ہیں اور دریۂ عثمانیہ کا نصاب ابتدائی پڑھایا جاتا ہے انجمن اس مدرسے کو پانچ رپے ماہانہ امداد دیتی ہے۔

مدرسہ اسلامی کٹیادی، شمالی مالابار :-

اس مدرسے میں ۶۴ ہندو اور مسلمان طلبہ زیرِ تعلیم ہیں اور اس جوار میں اس کی وجہ سے اُردو کا چرچا بڑھ رہا ہے انجمن اسے دس رُپے ماہانہ امداد دیتی ہے۔

مدرسہ معدن العلوم، کنانور (جنوبی ہند) :-

اس مدرسے میں تقریباً ۱۳۰ لڑکے اور لڑکیاں زیرِ تعلیم ہیں، نصاب میں تعلیم الاسلام کا اُردو قاعدہ اور جدید تعلیم النسا کی کتابیں اور شمع اُردو حصہ اوّل شامل ہیں۔ جماعت سوم سے جماعت ہشتم تک پڑھائی کا انتظام ہے انجمن اسے بیس رُپے ماہ وار کی امداد دیتی ہے۔

مدرسہ اُردو، انجمنِ ترقیٔ اُردو، کالی کٹ، ملیبار :-

یہ مدرسہ کوٹاپرپ مبارروڈ پر انجمنِ ترقیٔ اُردو ملیبار، کالی کٹ کے زیرِ اہتمام قائم ہے جس میں اوّل و دوم جماعتوں کی تعلیم کا انتظام اور تقریباً ۳۰ طلبہ زیرِ تعلیم ہیں۔

مدرسہ منار العلوم بداگارا، ضلع کالی کٹ (ملیبار)

اس مدرسے میں پانچویں جماعت سے آٹھویں جماعت تک اُردو کی تعلیم کا انتظام ہے طلبہ کی تعداد ۱۰۵ ہے۔ انجمن سے پانچ رُپے ماہانہ

امداد ملتی ہے۔

شبینہ مدرسہ اُردو، تلیچری، (مدراس)

اس مدرسے میں پہلی دُوسری اور تیسری جماعتوں کو اُردو پڑھائی جاتی ہے۔ طلبہ کی تعداد تقریباً تیس ہے جو اس دُور دراز خطّے کے لیے بہت شکن نہیں ہے اور مزید ترقی کی امید کی جاتی ہے۔ انجمن اسے دس رُپے ماہانہ کی امداد دیتی ہے۔

مدرسہ قوت الاسلام، تلی پرمبا (شمالی مالابار)

اس مدرسے میں جماعتِ ابتدائی سے لے کر جماعتِ ہشتم تک اُردو کی تعلیم کا انتظام ہے۔ طلبہ کی تعداد کل تقریباً ڈھائی سو ہے جس لڑکیوں کی تعداد زیادہ ہے۔ انجمن کی طرف سے صرف پانچ رُپے ماہانہ کی امداد دی جاتی ہے۔

دیگر مدارس :-

ان کے علاوہ انجمن مدرسہ شبینہ اُردو ساگر سی پی کو پانچ رُپے ماہانہ۔ سینٹ جوزف کالج کونور کو بیس رُپے ماہانہ۔ مدرسہ اُردو اٹارسی کو تیس رُپے ماہانہ، مدرسہ اُردو تاج آباد ضلع ناگ پور کو بیس رُپے ماہانہ، مدرسہ اُردو کوہی ضلع ناگ پور کو پندرہ رُپے ماہ وار۔ مدرسہ اُردو بر ڈی ضلع ناگ پور کو چودہ رُپے ماہ وار، مدرسہ اُردو سیونی سی۔ پی کو پانچ رُپے ماہ وار۔ ادارۂ تعلیم بالغاں بچھرایوں ضلع مراد آباد کو پانچ رُپے ماہ وار۔ اور اُردو کالج دہلی کو چھبیس رُپے ماہ وار امداد دیتی ہے۔
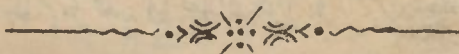
مطبوعات سنہ ۱۹۴۵ء

کاغذ کی گرانی اور کم یابی اور حکومت کی پابندیوں کے باوجود انجمن اتنا کاغذ حاصل کرنے میں کام یاب ہوگئی کہ اس سال دس نئی کتابیں اور پانچ پرانی کتابوں کے نئے اڈیشن شائع کر سکی۔ ان مطبوعات کا مختصر حال درج ذیل ہے:-

۱۔ کلیاتِ ولی کچھ دن ہوئے انجمن نے کلیات ولی ایک اڈیشن شائع کیا تھا جو بہت مقبول ہوا اور اب اس کا کوئی نسخہ باقی نہیں رہا۔ اس اثنا میں کلام ولی کے کئی اور قلمی نسخے بھی دست یاب ہوئے۔ چناں چہ انجمن نے ڈاکٹر نورالحسن صاحب ہاشمی ایم۔اے۔ پی ایچ ڈی کو اُن کے باہم مقابلہ کرنے پر متعین کیا اور انھوں نے نہایت محنت اور تحقیق سے ایک نسخہ مرتب کیا اور ایک مقدمہ لکھا جو اب شائع ہو رہا ہے۔ قیمت مجلد صہ بلا جلد للعہ

۲۔ گورکی کی آپ بیتی (حصّہ سوم) مشہور روسی انقلابی ادیب میکسم گورکی کی خود نوشت سوانح عمری کا ترجمہ ڈاکٹر اختر حسین صاحب نے کیا اور دو جلدوں میں اس سے پیش تر شائع ہو چکا ہے جس میں مصنف کے بچپن کے حالات اور روٹی کی "تلاش" کا مذکور ہے۔ اب یہ تیسری جلد "جوانی کے دن" کے عنوان سے شائع ہو رہی ہے۔ خود نوشت سوانح میں گورکی کی تصنیف، دنیائے ادب میں بہت ہی مقبول ہے اور قابل مترجم نے ترجمے میں

اصل کا انداز پیدا کر دیا ہی قیمت مجلد للعہ - بلا جلد ہے -

۳- داستانِ ریاضی | یہ فنِ ریاضی کی مشہور کتاب Mathematics for

کا خلاصہ ہی جس میں اس خشک موضوع کو نہایت ہی دلچسپ انداز میں پیش کیا گیا ہی اور ترجمہ سلیس اور شگفتہ ہی اور ڈاکٹر رضی الدین صاحب صدیقی صدر شعبۂ ریاضیات عثمانیہ یونی ورسٹی نے اس کی نظر ثانی کی ہی -

قیمت مجلد ے ر بلا جلد عمار

۴- انتخاب ذوق و ظفر | حضرت بہادر شاہ ظفر آخری تاج دار مغلیہ اور اُن کے استاد حضرت

ذوق رحمۃ اللہ علیہ کا درجہ اُردو شاعری میں مسلّم ہی - ظفر کا انتخاب مع دیباچے کے مسٹر شان الحق صاحب ایم - اے نے مرتب کیا ہی جس سے بعض تاریخی غلط فہمیاں بھی رفع کی گئی ہیں -

قیمت مجلد ے ر بلا جلد عمار

۵- الف لیلہ و لیلہ (جلد ششم) | عربی کے شہرۂ آفاق افسانے کا ترجمہ جو براہِ راست عربی

سے ڈاکٹر منصور احمد مرحوم نے کیا تھا بہ اقساط انجمن شائع کر رہی ہی اور پانچ جلدیں اس کے پیشتر شائع ہو چکی ہیں ——— اب یہ چھٹی جلد شائع ہو رہی ہی - دوسرے اردو ترجمے براہ راست عربی سے نہیں کیے گئے ہیں - اس لیے اصل سے دور ہٹتے گئے ہیں -

قیمت مجلد صہ بلا جلد للعہ -

۶- مشاہیر یونان و روما (جلد سوم) | پلوٹارک کی مشہور عالم

کتاب کا یہ ترجمہ جو مشہور اہلِ قلم اور مورخ سید ہاشمی فرید آبادی نے کیا ہی۔ پہلی دو جلدیں اس کے پیشتر شائع ہو چکی ہیں اس سال اس کی تیسری جلد شائع ہوئی ہی۔ قرونِ اولا کے دورِ تمدن کی یہ دل چسپ داستان پڑھنے کے قابل ہی اور اردو ترجمے میں اصل کا انداز پایا جاتا ہی۔ قیمت مجلد صہ بلا جلد للعہ۔

۷۔ تاریخ الحکما | ابن القطفی کی شہرہ آفاق کتاب "الملتقطات من تاریخ الحکما" کا اردو ترجمہ مع مقدمہ و حواشی

از ڈاکٹر غلام جیلانی صاحب برق جس میں آغاز تاریخ سے ۶۴۶ھ تک کے حکما و اطبا کے حالات نہایت ہی جامع و مختصر طور پر جمع کیے گئے ہیں۔ جس سے سائنس کی درجہ بہ درجہ ترقی کا نقشہ نظر کے سامنے آجاتا ہی۔ اصل کتاب ناپید ہی یہ اس کا ملخص ہی اور ترجمہ علمی اور استنادی حیثیت سے ہر صاحب علم کے لیے کار آمد ہی۔

قیمت مجلد سعہ بلا جلد سے۔

۸۔ رندِ پارسا | حضرت ریاض خیر آبادی مرحوم کے سوانح حیات اور اُن کے کلام پر مرحوم کے عزیز قریب رئیس احمد

جعفری نے نہایت سیر حاصل تبصرہ کیا ہی۔ طرز تحریر شگفتہ اور دل چسپ ہی جو سخن فہم اور سخن سنج حضرات کے لیے ایک قابل قدر تحفہ ثابت ہوگا۔

قیمت مجلد صہ بلا جلد للعہ

۹۔ آرایش محفل | شیر علی افسوس کی لکھی ہوئی آرایش محفل جو اُردو کے ایک روشن دور کی یادگار ہی

اور لسانی محققین کے لیے بہت ہی کار آمد ہی بازار میں ناپید تھی،

اور اگر کچھ دنوں اور اسی طرح نایاب رہتی تو یہ قابلِ قدر تحفہ اُردو لٹریچر سے گم ہو جاتا۔ اس لیے انجمن نے ایک مستند نسخے سے نقل کر کے اسے طبع کرایا ہی۔ اعلا مدارج کے طلبا اور ریسرچ کے طلبا کے لیے بہت ہی مفید اور ضروری ہی۔

قیمت مجلد للعہ۔ بلا جلد ۸؍

۱۰۔ معاشیات کی ماہیت و اہمیت

معاشی مسائل کی تشریح اور ان کے دائرۂ عمل پر یہ نہایت ہی جامع کتاب ہی۔ جو مسٹر ابو سالم ایم۔ اے (علیگ) نے ترجمہ کی ہی۔ ان مسائل سے جو عام دل چسپی اب پیدا ہو چلی ہی اس کے پیشِ نظر یہ کتاب بہت ہی کارآمد ہی اور مختصر صفحات میں ایک اہم مسئلے کی ماہیت و اہمیت سمجھانے کی کام یاب کوشش اس میں کی گئی ہی۔

قیمت مجلد ہے؍ بلا جلد عہ؍

ان کتابوں کے علاوہ حسب ذیل کتابوں کے جدید اڈیشن شائع کئے گئے اس لیے کہ اُن کا اسٹاک ختم ہو چکا تھا اور مانگ جاری تھی۔

۱۔ انتخاب کلامِ میر مرتبہ ڈاکٹر مولوی عبدالحق صاحب
۲۔ میٹریکولیشن نصاب اُردو (برائے صوبۂ بمبئی)
۳۔ مرحوم دہلی کالج از ڈاکٹر مولوی عبدالحق صاحب
۴۔ حکایاتِ رومی حصۂ اوّل و دوم

سال زیرِ نظر کی مطبوعہ دس کتابوں میں تین مستقل تصانیف ہیں دو عربی سے ترجمہ اور پانچ انگریزی سے ترجمہ کی گئی ہیں۔ فن وار تقسیم یہ ہی۔

ادب۔

کلیاتِ ولی۔ انتخابِ ذوق و ظفر۔ رند پارسا۔ آرائشِ محفل۔

تاریخ و سوانح۔

گورکی کی آپ بیتی حصہ سوم۔ مشاہیر یونان و رومہ جلد سوم۔ تاریخ الحکما۔

ریاضی۔

داستانِ ریاضی۔

معاشیات۔

معاشیات کی ماہیت و اہمیت

اِن کتابوں کی طباعت کے علاوہ امتحانات کے قواعد، سالانہ رپوٹ اور بعض دیگر تبلیغی لٹریچر اور امتحانات کے پرچے اور کاپیاں اور کاپیوں کے سرورق بھی چھاپے گئے۔
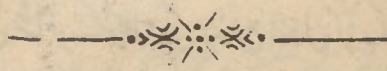
سال آیندہ کے لیے مجوّزہ کتابیں

۱۔ جدید معلوماتِ سائنس یہ کتاب جس میں سائنس کے ضروری اور اہم مسائل نہایت سلیس زبان میں بیان کیے گئے ہیں۔ مسٹر آفتاب حسن صاحب بی ایس سی (لندن) انسپکٹر مدارسِ سائنس حیدر آباد دکن کی تالیف ہی اور کئی جلدوں میں ختم ہوگی۔ سالِ حال کے پروگرام میں اس کی پہلی جلد کی اشاعت شامل تھی جو کاغذ نہ مِل سکنے کی بنا پر نہ ہو سکی۔ اس لیے اسے اس سال کے پروگرام میں رکھ دیا گیا ہی۔

۲۔ انتخاب داغ تاج الشعرا داغ دہلوی کا کلام کئی جلدوں میں ہی اور مدارس کے طلبہ کے لیے ان سب کا پڑھنا دشوار ہی اس لیے ان طلبہ کی سہولت کے لیے یہ انتخاب کیا گیا ہی جس میں شاعر کے کلام کی رُوح نکال کر رکھ دی ہی اور وہ تمام اشعار چُن لیے گئے ہیں جن میں کوئی خاص خوبی، جدّت یا لطفِ بیان موجود ہی۔ انجمن کے امتحانات کے نصاب میں بھی یہ انتخاب شامل ہی۔

۳۔ دیوانِ فائزؔ شمالی ہند میں اُردو کا سب سے پہلا صاحبِ دیوان شاعر، فائزؔ دہلوی جو وؔلی دکنی کا ہم عصر تھا آج تک مرہونِ اشاعت نہیں ہوا تھا اور اُس کے دو ایک قلمی نسخے جو کہیں محفوظ تھے وہ آیندہ نسلوں میں فراموش ہو جاتے۔ سیّد مسعود الحسن رضوی نے نادر قلمی نسخے سے یہ دیوان مرتب کیا ہی جو

پہلی مرتبہ انجمن سے شائع ہو رہا ہی۔ فائز عہدِ اورنگ زیب سے عہدِ محمد شاہ تک زندہ رہے اور اُن کے اِس دیوان سے اندازہ ہوگا کہ اس وقت اُردو زبان ترقی کے کس درجے تک پہنچ چکی تھی۔ لسانی مسائل کے محققین اور عام طلبہ کے لیے یہ نادر تحفہ ہی۔

۴۔ سراج الدولہ بنگال کا آخری خود مختار تاج دار سراج الدولہ گو آج تک بنگال کی روایات اور گیتوں میں وقعت اور عزّت ہی نہیں بلکہ والہانہ عشق کے الفاظ سے یاد کیا جاتا ہی مگر انگریزی تاریخوں میں اس کی تصویر کشی بالکل ہی غلط اور خلافِ واقعہ کی گئی ہی اور اُس کے سیاسی اسباب ظاہر ہیں۔ مسٹر محمد عمر الٰہی نے اس کتاب میں نہایت محنت و کاوش سے مسودات فارسی انگریزی ماخذوں کی چھان بین کر کے یہ تاریخ مرتب کی ہی جو استناد کے ساتھ پہلی مرتبہ انجمن سے شائع کی جا رہی ہی۔ ہندستان کی تاریخ اگر از سرِ نو مرتب کرنی ہی تو یہ کتاب اس کے لیے بہت معین ہوگی۔

۵۔ الف لیلہ و لیلہ جلد ہفتم عربی کے شہرۂ آفاق افسانے کے ترجمے کی ساتویں اور آخری جلد مترجمہ ڈاکٹر منصور احمد صاحب مرحوم اُستاد مسلم یونی ورسٹی، یہ کتاب اس قدر مشہور اور مقبول ہی کہ مزید تعارف کی ضرورت نہیں ہی صرف یہ کہنا کافی ہی کہ اس کے اور ترجمے جو بازار میں ملتے ہیں انگریزی سے کیے گئے ہیں اور انجمن نے براہِ راست عربی سے ترجمہ کرایا ہی۔

۶۔ مشاہیر یونان و روما جلد چہارم پلوٹارک کی شہرۂ آفاق اور مقبولِ عام کتاب کا

اُردو ترجمہ مترجمہ مولوی سید ہاشمی صاحب فرید آبادی جس کی تین جلدیں اس کے پیشتر شائع ہو چکی ہیں۔ یہ چوتھی جلد سالِ آیندہ میں شائع کی جارہی ہے۔

۷۔ نباتی دباغت گوالیار کے ماہر و مشہور دبّاغ سید امداد علی صاحب کی ایک کتاب "معدنی دباغت" کے نام سے اس سے پیشتر انجمن نے شائع کی تھی۔ نباتی دباغت اسی سلسلے کی دوسری کتاب ہے جس میں نباتی اجزا سے چمڑے کو پختہ کرنے اور رنگنے کے اصول بیان کیے گئے ہیں۔ اور ایسے انداز میں کہ فن کا نہ جاننے والا بھی کتاب پڑھ کر اس فن کو حاصل کر سکتا ہے۔ اُردو زبان میں کار آمد فنی لٹریچر مہیا کرنے کے سلسلے میں اس کتاب کی اشاعت بھی بہت بڑی ادبی خدمت ہے۔

۸۔ ادب الجاہلی زمانۂ جاہلیت میں ادب کا رجحان کیا تھا اور ذہنی سرگرمیوں کی رفتار کیسی تھی۔ اس پر مبسوط تبصرے کا ذخیرہ عربی زبان میں بہت کم ہے اور دوسری زبانوں میں بھی بہ مشکل دست یاب ہوتا ہے۔ اس کتاب میں نہایت کوشش اور تلاش و جستجو سے اس زمانے کی ادبی سرگرمیوں کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اردو ادب میں اس مبحث پر ایسی جامع اور پُر از معلومات کتاب آج تک شائع نہیں ہوئی ہے۔

۹۔ سلسلۂ تعلیمِ بالغاں تعلیم بالغاں کے سلسلے کی کتابیں بہت ہی کم یاب ہیں اور ماہرینِ تعلیم کی متفقہ رائے ہے کہ جب تک اس تحریک کو تیزی سے آگے نہ بڑھایا جائے گا اُس

وقت تک ہندستان کی تعلیمی کم مایگی رفع نہ ہوگی اور صرف بچوں کی تعلیم پر اکتفا کرنے سے ملک کو تعلیم یافتہ بنانے میں مدت دراز لگ جائے گی۔ اس بنا پر انجمن نے دہلی کے مشہور اہلِ قلم اشرف صبوحی صاحب کی نگرانی میں یہ سلسلۂ کتب تیار کرایا ہی جس کے چار حصے مرتب ہو چکے ہیں اور بہ تدریج شائع کیے جائیں گے۔

۱۰۔ تاریخ ادبیاتِ ایران

پروفیسر براؤن آں جہانی کی معرکہ آرا تاریخ ادبیاتِ ایران جلد دوم کا اردو ترجمہ از محمد داؤد صاحب بی۔ اے۔

۱۱۔ دیوان اشرف علی فغاں (متوفی ۱۱۸۶ء)

جسے مولوی صباح الدین عبدالرحمان صاحب رفیق دار المصنفین اعظم گڑھ نے بڑی محنت اور تصحیح اور محققانہ مقدمے کے ساتھ مرتب کیا ہی۔
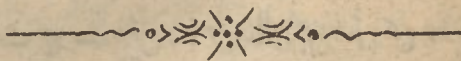
انجمن کے رسالے

اُردوٗ سہ ماہی انجمن کا یہ رسالہ گزشتہ پچیس سال سے اُردوٗ علمی، ادبی خدمت انجام دے رہا ہی اور اس چوتھائی صدی کی زندگی میں اس نے بہت سے معرکہ آرا تحقیقی تنقیدی مضامین شائع کیے جو مانگ کی کثرت کی وجہ سے علاحدہ کتابی صورت میں چھپے۔ اعلا مدارج کے طلبہ اور مقالہ نگار اور ریسرچ کرنے والے اصحاب کے لیے یہ رسالہ بہت ہی کارآمد اور پُر از معلوٗمات ہی۔ کاغذ کے خرچ پر دوٗرانِ جنگ میں جو پابندیاں لگائی گئی تھیں اُن کی وجہ سے اسے مجبوراً اخباری کاغذ پر نکالنا پڑا جو دیسی کاغذ کے مقابلے میں کم زور ہوتا ہی اور چوں کہ یہ پابندیاں ابھی بڑی حد تک قائم ہیں اور سفید دیسی کاغذ بازار میں کم یاب ہی۔ اس لیے مجبوراً اخباری کاغذ پر اسے جاری رکھا جاتا ہی۔ سال میں چار مرتبہ شائع ہوتا ہی اور ہر پرچے میں تقریباً ڈیڑھ سو صفحات ہوتے ہیں۔ اس سال بھی جنوری، اپریل، جولائی اور اکتوبر میں اس کے چار نمبر شائع ہوے۔ تقطیع $\frac{20 \times 30}{8}$ اور چندہ سالانہ معہ

سائنس ماہانہ یہ رسالہ اٹھارہ سال سے جاری ہی اور سائنس کے مختلف شعبوں کی معلوٗمات، جدید ترقیوں اور ایجادوں کے حالات سلیس اُردوٗ زبان میں پیش کرتا ہی پہلے رسالۂ اردو کی طرح یہ بھی سہ ماہی تھا ۱۹۴۱ء سے ماہانہ کر دیا گیا ہی۔ اُردوٗ زبان میں کوئی اور رسالہ اس نوعیت کا نہیں ہی۔ اسی وجہ سے باوجود فنّی رسالہ ہونے کے

روز بہ روز مقبول ہو رہا ہے تقطیع ۲۰×۳۰/۸ حجم ۶۰ صفحات چندہ سالانہ صہ/

معاشیات ماہانہ

یہ رسالہ جنوری ۱۹۴۶ء سے جاری ہے اور معاشی مسائل سے عام بے خبری کے پیشِ نظر ایک اہم ملکی اور قومی خدمت انجام دیتا ہے۔ اردو زبان میں کوئی اور رسالہ معاشی مسائل سے خصوصی طور پر بحث کرنے والا شائع نہیں ہوتا امید کی جاتی ہے کہ یہ اُردو داں حلقوں میں مقبول ہوگا۔ مزید حالات اس رسالے کے سالِ آیندہ کی رپوٹ کا حصہ ہیں۔

تقطیع ۲۰×۳۰/۸ حجم ۴۸ صفحات چندہ سالانہ صہ/

ہماری زبان پندرہ روزہ

یہ انجمن کے مقاصد کا ترجمان اور اس کی سرگرمیوں کا آئینہ دار ہے جس میں اُردو کے متعلق عام خبروں کے علاوہ لسانی اور ثقافتی مسائل پر بحث بھی کی جاتی ہے۔ ۱۷×۲۷/۴ سائز کے سولہ صفحات پر شائع ہوتا ہے۔ چندہ سالانہ صرف ایک روپیہ ہے۔

اس گرانی کے زمانے میں اِتنا سستا اخبار جو ادبی معلومات کے اعتبار سے مفید اور زبانِ اُردو کی حمایت کا علم بردار بھی ہو اگر اشاعت میں ترقی کرتا رہا تو یہ کم حیرت کی بات نہیں۔ لیکن ابھی تک یہ اپنے جملہ مصارف کا کفیل نہیں ہوسکا ہے اور کاغذ کی کم یابی اور طباعت کی دشواریوں کے باعث بھی اس قدر اشاعت کو نہیں پہنچا ہے جس کا وہ مستحق ہے۔
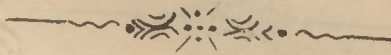
ضمیمہ نمبر ۱

ترجمہ رپوٹ آڈیٹران بابتہ تنقیح حسابات ۱۹۴۵ء

ایس رسول اینڈ کو، رجسٹرڈ اکاؤنٹنٹس، آڈیٹران

دفاتر بہ مقام :- چاندنی چوک دہلی

لاہور، دہلی، علی گڑھ، پٹنہ ۴؍ اپریل ۱۹۴۶ء

بہ خدمت جناب سکریٹری صاحب انجمن ترقی اردو (ہند) دہلی

جناب من!

ہم نے آپ کی انجمن کے حسابات بابتہ ۱۹۴۵ء کی تنقیح کی اور ہماری رائے اس کے متعلق حسب ذیل ہے :-

۱- آمدنی :-

ہم نے اجراشدہ رسیدوں کے مثنوں اور دیگر اسناد کا کیش بک کے اندراجات سے مقابلہ کیا اور درست پایا۔

۲- مصارف :-

ہم نے سال زیر تنقیح کی مدات خرچ کو اسناد سے ملایا اور صحیح و درست پایا۔

۳- اسٹاک بک :-

ہم نے اسٹاک بک کی خوب اچھی طرح جانچ کی اور اس کے اندراجات

کو صحیح پایا۔

۴۔ رجسٹر چندہ خریداران رسالہ جات :۔

مختلف رسالوں کے رجسٹروں کی ہم نے جانچ کی اور انھیں مکمل اور درست پایا۔

۵۔ فرنیچر :۔

فرنیچر کے رجسٹر کے اندراجات درست ہیں۔

۶۔ کتب خانے کی کتابیں :۔

کتب خانے کی کتابوں کا رجسٹر درست حالت میں رکھا جاتا ہی۔

۷۔ بچت :۔

بجٹ میں جو بچت دکھائی گئی ہی وہ کتبِ حساب میں خالص منافع کے مطابق نہیں ہی۔ یہ فرق اس بنا پر ہی کہ بجٹ نقدی اصول پر تیار کیا جاتا ہی اور حساب نفع و نقصان تجارتی طرز پر رکھا جاتا ہی۔

۸۔ حسابات :۔

حسابات صاف اور غیر مشکوک ہیں۔ محاسب اپنے فرائض مستعدی سے انجام دے رہے ہیں۔ منیجر کاروبار کی معقول نگرانی کرتے ہیں۔

(دستخط) ایس۔ رسول اینڈ کو

(رجسٹرڈ اکاؤنٹنٹس)

ضمیمہ نمبر ۲
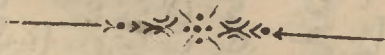
انجمنِ ترقیٔ اُردو (ہند)، دہلی

تجارتی حساب برائے سال مختتمہ ۳۱ دسمبر ۱۹۴۵ء

نام اسٹاک :-

مطبوعاتِ انجمن	۷۳۳۹۵—۶—۶	
لغات	۴۴۷—۰—۰	
کتب درسیہ	۵۴۳۷—۱۰—۶	
رسالہ اُردو	۳۶۰۴—۹—۰	
رسالہ سائنس	۳۰۱۵—۹—۰	
سامانِ صحافی	۱۳۱۳—۳—۳	
		۸۷۲۱۳—۶—۳

نام مصارفِ مطبوعات :-

طباعت مطبوعاتِ انجمن	۷۴۳۶—۳—۰	
" کتبِ درسیہ	۶۲۷—۵—۹	
لغات	۱۲—۰—۰	
معاوضہ مولفین و مصنفین	۱۰۱۴۴—۲—۶	
		۱۸۲۱۹—۱۱—۳

جمع فروخت :-

مطبوعات کتبِ انجمن	۲۰۰۶۹—۸—۹	
لغات	۹۰۸۳—۶—۰	
کتبِ درسیہ	۱۸۵۳۹—۱۳—۵	
		۴۷۶۹۲—۱۲—۲

جمع چندہ و فروخت رسالہ جات :-

رسالہ اُردو	۲۲۸۲—۰—۱	
ہماری زبان	۴۹۰۴—۳—۹	
رسالہ سائنس	۱۹۷۱—۱۰—۰	
		۹۱۶۲—۱۳—۱۰

جمع آمدنی اشتہارات :-

ہماری زبان	۲۰۱۵—۴—۰	
رسالہ سائنس	۲۴۶—۸—۳	
		۲۲۶۱—۱۲—۳

بنام تجارتی کمیشن رائے صاحب گلاب سنگھ اینڈ سنس	۱۲۳۵۳—۶—۰
بنام رائلٹی	۱۷۹۳—۱۱—۰
بنام مصارف رسالہ جات :-	
طباعت رسالۂ اردو	۱۰۶۹—۹—۰
صرفہ ڈاک "	۵۱۳—۴—۰
مصارف متفرق "	۳۵۵—۳—۰
رسالہ سائنس	۴۳۵۳—۱۳—۷
طباعت اخبار ہماری زبان	۵۸۳۹—۱۵—۳
صرفہ ڈاک " "	۳۲۹۵—۱۱—۹
مصارف متفرق "	۷۲—۱۳—۰
	۱۵۵۰۰—۵—۷
بنام منافع خام	۲۰۸۷۲—۱۴—۱۱
میزان	۱۵۵۹۵۳—۷—۰

جمع اسٹاک کتب و رسالہ جات مصدقہ مہتمم	
مطبوعات انجمن	۸۲۵۲۲—۵—۰
لغات	۴۷۱—۰—۰
کتب درسیہ	۶۰۹۵—۴—۰
رسالہ اردو	۳۶۱۵—۱۵—۰
رسالہ سائنس	۳۰۱۷—۰—۰
سامان صحافی	۱۰۷۴—۸—۹
	۹۶۸۳۶—۰—۹
میزان	۱۵۵۹۵۳—۷—۰

ضمیمہ نمبر ۳

انجمن ترقیٔ اُردو (ہند) دہلی

حساب نفع نقصان برائے سال مختتمہ ۳۱ دسمبر ۱۹۴۵ء

مد	رقم
نام تنخواہ عملہ	۳—۲—۱۶۸۲۰
،، مصارف ڈاک	۳—۹—۱۱۶۶
،، اخراجات سفر	۹—۱۲—۲۸۰۶
،، محصول ریل وصرفہ باربرداری وغیرہ	۰—۸—۴۰۱۹
،، امدادِ مدارس	۰—۲—۴۴۷۵
،، قیمت کتب جو سرکار عالی میں ہدیۃً دی گئیں۔	۰—۰—۱۰۴
،، اخراجات متفرق و تواضع۔	۹—۱۱—۶۷۷
،، [illegible]	۳—۵—۳۱۲
،، مصارف اُردو مرکز راچی و سندھ	۶—۱۴—۱۰۱۱۱
،، مرمت اثاثہ و سامان	۰—۴—۶۷۶
،، خرید اخبارات و رسائل	۶—۸—۲۱۵

مد	رقم
جمع نفع خام :-	۱۱—۱۴—۲۰۸۷۲
،، عطیات :-	۴—۱—۴۰۱۵۳
،، کرایہ کوارٹرز :-	۰—۸—۶۲۲
،، منافع بنک از سرمایۂ محفوظ:	۲—۱۱—۱۴۲۷
،، حامیانِ اُردو :-	۰—۰—۳۱
،، فیس امتحانات :-	۰—۰—۵۴۲
،، متفرق آمدنی۔	—۹—۴۸۵
	۵—۱۲—۶۴۱۳۴

نام بٹہ کھاتہ	۵۰۰—۰—۰
,, کرایہ مکان	۴۲۰—۰—۰
,, مصارف بجلی و ٹیکس پانی و زمین و ٹیلیفون	۱۰۲۶—۱۱—۰
,, فیس آڈیٹران	۴۵۰—۰—۰
,, مصارف چمن	۷۷۶—۱—۶
,, اخراجات سفارت	۱۶۲۶—۱۰—۰
,, فرسودگی	۴۴۲—۱۵—۶
,, نشر و اشاعت	۱۸۸۹—۱—۳
,, بنک کمیشن	۵۶—۷—۰
,, مصارف شعبہ صحافی	۲۶۲—۱۴—۶
منافع خالص	۱۱۴۱۰—۲—۵
	۶۴۱۳۴—۱۲—۵

۶۴۱۳۴—۱۲—۵

جانچ کی اور صحیح پایا۔

(دستخط) ایس۔ رسول اینڈ کو
رجسٹرڈ اکاؤنٹنٹس و آڈیٹرز

دہلی۔ چاندنی چوک
مورخہ ۴؍ اپریل سنہ ۱۹۴۶ء

ضمیمہ نمبر ۴

انجمنِ ترقیٔ اُردو (ہند) دہلی

تختہ وصول باقی بہ تاریخ ۳۱/ دسمبر ۴۵ء

مالیت اور دیوان			اثاثہ و جایداد		
مالیتِ انجمن :-			**نقد و سلک بنک :-**		
سلک سالِ گزشتہ	۳۴۹۳۶۵—۱—۷		(۱) نقد تحویل	۲۱۳—۱۲—۶	
منافع خالص سالِ حال	۱۱۴۱۸—۲—۵		(۲) امپریل بنک نئی دہلی (عمارت فنڈ)	۴۲۹۴۹—۹—۷	
		۳۶۰۷۸۳—۴—۰	(۳) امپریل بنک حیدرآباد (سکۂ عثمانیہ)	۲۸۹۱—۱۲—۱۱	
عمارت فنڈ		۶۹۸۱۸—۵—۱۰	(۴) حصص حیدرآباد اسٹیٹ بنک	۱۷۱۴۲—۱۳—۰	
			(۵) امپریل بنک حیدرآباد (سکۂ کلدار)	۱۱۴۱—۱۰—۲	
			(۶) امپریل بنک نئی دہلی	۱۰۶۱—۳—۸	
متفرق قرض خواہ		۱۰۳۱۶—۱۵—۵	(۷) سیونگ بنک ڈاکخانہ دریا گنج۔ دہلی	۷۰۴—۱۰—۶	
					۶۶۱۰۵—۸—۴
زیرِ تصفیہ		۵۵—۴—۰	**زرِ محفوظ :-**		۹۷۴۳۱—۲—۱۱
			فرنیچر بعد منہائی فرسودگی		۴۳۴۹—۵—۹
تنخواہ عملہ و اجب الادا برائے ماہ دسمبر ۴۵ء		۱۲۱۳—۸—۰	آلات و مشین (بعد منہائی فرسودگی)		۲۱۹۶—۱۳—۹
			کتب مخزونہ کتب خانہ (قیمت خرید)		۷۳۳۹—۱۲—۲
			ذخیرہ کتب فروختنی (مصدقہ مہتمم انجمن)		۹۶۸۳۶—۰—۹
			کاغذ برائے رسالہ سائنس بہ مقام حیدرآباد		۱۲۷۷—۱۴—۳

اسٹاک کاغذ	۱۱۲۵۷—۱۵—۱
کتب زیر ترتیب	۸۲۵۷—۸—۹
کاغذ برائے رسالۂ سائنس بہ مقام حیدرآباد	۱۲۷۷—۱۴—۳
بلس واجب الوصول	۱۶۶۳۱—۰—۳
ٹکٹ ڈاک زیر تحویل	۲۲—۵—۰
متفرقات واجب الوصول	۹۶۳۳—۵—۹
متفرق دین داران	۱۰۴۳۵۴—۸—۶
زمین	۱۵۹۵۲—۴—۰
	۴۴۲۱۸۷—۵—۳

۴۴۲۱۸۷—۵—۳

ہم نے انجمن ترقیٔ اردو کے تختۂ وصول باقی مورخہ ۳۱ر دسمبر ۱۹۴۵ء مندرجہ بالا کی تنقیح کی اور اس سلسلے میں یہ رپوٹ کرتے ہیں کہ ہمیں وہ تمام معلومات اور تصریحات مہیا کی گئیں جن کی ہمیں ضرورت ہوئی اور ہماری یہ رائے ہی کہ املاک اور باردین کا جو نقشہ اوپر دیا گیا ہی وہ تا بہ حدِ اطلاع و تفاصیل و تشریحات پیش کردہ اور مطابق ان رجسٹروں اور اسناد کے جو تنقیح کے لیے ہمارے سامنے لائی گئی ہیں انجمن کی صورتِ معاملات کا درست اور صحیح خاکہ پیش کرتا ہی۔

(دستخط) ایس، ۔ رسول اینڈ کو
(رجسٹرڈ اکاؤنٹنٹس و آڈیٹرز)

ضمیمہ نمبر ۵

تخمینہ آمد و خرچ برائے سنہ ۱۹۴۶ء

انجمن ترقی اردو (ہند) دہلی

آمد

تفصیل	تخمینہ سنہ ۱۹۴۵ء پائی	آنہ	روپے	اصل آمد سنہ ۱۹۴۵ء پائی	آنہ	روپے	تخمینہ سنہ ۱۹۴۶ء پائی	آنہ	روپے
۱۔ عطیات :-									
(الف) امداد سرکار عالی حیدرآباد دکن -/۴۰۰۰۰ سکۂ عثمانیہ	۳	۱۲	۳۴۳۳۴	۱۰	۳	۳۴۲۶۱	۱۰	۳	۳۴۲۶۱
(ب) امداد حاجی عبدالحمید صاحب مالک ہمدرد دواخانہ دہلی	۰	۰	۱۵۰	۰	۰	۱۵۰	۰	۰	۱۵۰
(ج) امداد سرکار بھوپال	۰	۰	۶۰۰	۰	۰	۶۰۰	۰	۰	۶۰۰
(د) عطیات متفرق	۰	۰	۳۰۰	۰	۰	۸۵۰	۰	۰	۵۰۰
(ہ) امداد از نظم تعلیم حیدرآباد دکن -/۵۰۰۰ سکۂ عثمانیہ	۲	۱۵	۴۲۸۴	۶	۱۳	۴۲۹۱	۶	۱۳	۴۲۹۱
۲۔ آمدنی رسالہ "اردو"	۰	۰	۲۸۰۰	۱	۰	۲۲۸۲	۰	۰	۲۵۰۰
۳۔ آمدنی رسالہ "سائنس"	۰	۰	۲۰۰۰	۳	۲	۲۲۱۸	۰	۰	۲۰۰۰
۴۔ آمدنی "ہماری زبان"	۰	۰	۶۰۰۰		۷	۶۹۱۹	۰	۰	۷۰۰۰
۵۔ فروخت کتب	۰	۰	۴۰۰۰۰	۲	۱۲	۴۷۶۹۲	۰	۰	۴۷۰۰۰
۶۔ کرایہ کوارٹرز	۰	۰	۶۰۰	۰	۸	۶۲۲	۰	۰	۶۶۰
۷۔ منافع بنک	۰	۰	۲۵۰۰	۲	۱۱	۱۴۳۷	۰	۰	۲۰۰۰
۸۔ حامیان اردو	۰	۰	۳۰۰	۰	۰	۳۰	۰	۰	۱۰۰
۹۔ متفرق آمدنی	۰	۰	۲۰۰	۰		۴۸۵	۰	۰	۲۰۰
۱۰۔ فیس امتحانات	۰	۰	۰		۰	۵۳۲	۰	۰	۹۰۰
۱۱۔ آمدنی رسالہ "معاشیات"	۰	۰	۰	۰	۰	۵	۰	۰	۵۰۰
	۵	۱۱	۹۴۰۶۹	۹	۳	۱۰۲۳۷۹	۴	۱	۱۰۳۶۶۳

عمارت فنڈ (۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۴۵ء) ۱۰—۵—۶۹۸۱۸

زر محفوظ تا ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۴۵ء ——— ۱۱—۲—۹۷۴۳۱

۱- تنخواہ عملہ دفتر	.	.	۵۵۰۰	۶	۲	۳۸۱۴	.	.	۵۵۰۰
۲- شعبہ تصنیف و تالیف									
(الف) تنخواہ و الاؤنس مستقل کارکنان	.	.	۹۵۰۰	.	۱۵	۹۴۰۲	.	.	۹۵۰۰
(ب) معاوضہ تالیف و تصنیف	.	.	۹۰۰۰	۶	۲	۱۰۱۴۲	.	.	۹۰۰۰
۳- اخراجات طباعت کتب مع قیمت کاغذ	.	.	۷۰۰۰	۹	۸	۸۰۷۵	.	.	۸۰۰۰
۴- کمیشن بر فروخت کتب	.	.	۶۰۰۰	.	۶	۱۲۳۵۳	.	.	۱۲۰۰۰
۵- اخراجات صحافی	.	.	۳۰۰۰	۹	۴	۲۸۵۷	.	.	۳۰۰۰
۶- اخراجات رسالۂ "اُردو"	.	.	۲۵۰۰	.	.	۱۹۳۸	.	.	۲۵۰۰
۷- اخراجات رسالہ "سائنس"	.	.	۴۲۵۰	۷	۱۳	۴۳۵۳	.	.	۴۵۰۰
۸- اخراجات "ہماری زبان"	.	.	۶۵۰۰	.	۸	۹۲۰۸	.	.	۹۰۰۰
۹- امداد مدارس	.	.	۳۵۰۰	.	۲	۳۰۹۸	.	.	۳۵۰۰
۱۰- صادر	.	.	۳۰۰	۳	۵	۳۱۲	.	.	۳۰۰
۱۱- خرید کتب قلمی و مطبوعہ برائے کتاب خانہ	.	.	۱۰۰۰	۳	۱۵	۹۶۴	.	.	۱۰۰۰
۱۲- محصول ریلوے ڈاک و مرفہ بندش وغیرہ	.	.	۴۰۰۰	۹	۱۱	۵۱۹۴	.	.	۵۰۰۰
۱۳- سفر خرچ ملازمین	.	.	۱۰۰۰	۹	۱۲	۲۸۰۶	.	.	۱۰۰۰
۱۴- رائلٹی کتب درسیہ بہ حق سررشتۂ تعلیمات سرکار عالی	.	.	۱۰۰۰	.	۱۱	۱۷۹۳	.	.	۱۰۰۰
۱۵- کرایہ مکان مع اخراجات روشنی پانی چمن وغیرہ	.	.	۵۵۰۰	۶	۱۲	۵۷۳۶	.	.	۵۵۰۰
۱۶- ٹیلیفون	.	.	۲۸۰	.	.	۲۶۶	.	.	۲۸۸
۱۷- قیمت کتب درسیہ وغیر درسیہ "ہدیۃً"	.	.	۱۰۰۰	.	.	۱۳۷۷	.	.	۱۰۰۰
۱۸- قیمت کتب برائے تبصرہ	.	.	۱۰۰۰	.	۸	۲۶۹	.	.	۱۰۰۰
۱۹- اشتہار و پروپیگنڈا	.	.	۲۰۰۰	۹	۱	۱۹۳۵	.	.	۲۰۰۰
۲۰- بنک کمیشن	.	.	۵۰	.	۷	۵۶	.	.	۵۰
۲۱- خرید ساز و سامان فرنیچر و مرمت وغیرہ	.	.	۵۰۰	۹	۸	۷۲۰	.	.	۵۰۰
۲۲- چھوٹا ناگ پور اردو مرکز، رانچی	.	.	۵۲۵۰	۶	۱۱	۵۶۰۶	.	.	۵۶۰۰
۲۳- قیمت کتب نذر کردہ سرکار عالی حسب شرائط امداد	.	.	۱۰۰	.	.	۱۰۴	.	.	۱۰۰
۲۴- متفرق	.	.	۵۰۰	.	۳	۳۴۳	.	.	۵۰۰
۲۵- اخراجات سفارت	.	.	۱۵۰۰	.	۱۰	۱۶۲۶	.	.	۱۵۰۰
۲۶- بٹہ کھاتہ	.	.	۵۰۰	.	.	۵۰۰	.	.	۵۰۰
۲۷- فرسودگی	.	.	۵۰۰	۶	۱۵	۴۴۲	.	.	۵۰۰
۲۸- مہمان داری	.	.	۵۰۰	۹	۸	۳۳۴	.	.	۵۰۰
۲۹- آڈٹ فیس	.	.	۴۵۰	.	.	۴۵۰	.	.	۴۵۰
۳۰- امداد سندھ اُردو مرکز حیدر آباد سندھ	.	.	۴۰۰۰	.	۲	۴۵۰۵	.	.	۴۲۰۰
۳۱- اخراجات رسالہ "معاشیات"	.	.	.	.	.	.	.	.	۲۵۰۰
۳۲- اخراجات امتحان	.	.	.	.	.	.	.	.	۶۰۰
	.	.	۸۶۷۸۰	۱۰	۱۵	۱۰۱۵۹۲	.	.	۱۰۲۰۸۸
متوقع بچت	۵	۱۱	۶۳۸۹	۱۱	۳	۷۸۶	۴	۱	۱۵۷۵

تصریحات متعلق بجٹ

انجمنِ ترقیٔ اُردو (ہند) دہلی

بابت ۱۹۴۵ء

آمد :-

۱- سالِ گزشتہ کی آمدنی کے مقابلے میں اس سال کی آمدنی کم نظر آئے گی - اس کی وجہ یہ ہی کہ سال گزشتہ رائلٹی کی آمدنی دو سال کی ایک ساتھ وصول ہوئی تھی - ایک سال کی رائلٹی کی رقم خارج کرکے دیکھا جائے تو انجمن کی آمدنی میں اضافہ نظر آئے گا۔

۲- رسائل کی آمدنی میں اس سال بھی بہ مقابلۂ سالِ ماسبق کے اضافہ ہوا ہی۔

۳- فیس امتحانات کی مد آمدنی میں اس سال نئی ہی - انجمن نے جو امتحانات جاری کیے ہیں - اُن کا پہلا سال ہی - آیندہ انشاء اللہ مزید آمدنی کی توقع ہی۔

۴- رسالوں کی آمدنی کے سلسلے میں ڈیڑھ ہزار کی رقم رسالۂ معاشیات کی آمدنی میں نئی دکھائی گئی ہی - جس کی ۱۹۴۶ء میں توقع کی جاتی ہی۔

خرچ :-

۱- طباعت اور کاغذ کے اخراجات میں بہ مقابلہ سالِ گزشتہ

جو اضافہ ہوا ہی، اس کی وجہ طباعت نرخ میں عام اضافہ ہی۔ تاہم انجمن نے عموماً اس سے بہت کم نرخ پر کتابیں چھپوائیں جتنی کہ بازار میں رائج ہی۔

۲۔ اخراجاتِ رسائل میں زیادتی اضافۂ اشاعت کی وجہ سے ہوئی جو امید افزا ہی۔ اور اس کے لحاظ سے آمدنی میں بھی اضافہ ہوا ہی، جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہی۔ ایک مد اور خرچ رسالہ "معاشیات" کی بڑھی ہی جس کی آمدنی ابھی شروع نہیں ہوئی۔

۳۔ محصول ریلوے ڈاک و صرفہ بندبش میں جو اضافہ ہوا ہی۔ وہ کاروبار میں اضافہ ہونے کی وجہ سے ہی۔

۴۔ سفر خرچ ملازمین میں اس سال بہ مقابلۂ سال ماسبق کے قرار واقعی اضافہ نظر آتا ہی۔ جس کی وجہ یہ ہی کہ ہمیں اس سال حکومتِ کشمیر اور صوبۂ سندھ کے لیے ریڈریں تیار کرنی پڑیں۔ اس ضمن میں متعلقہ حکام سے مشورہ اور تبادلۂ خیال کے لیے مقامی حالات اور مناظر پر سبق لکھنے کی غرض سے آنا جانا پڑا۔

۵۔ رائلٹی کتب درسیہ حیدرآباد میں جو اضافہ نظر آتا ہی۔ اس کی وجہ یہ ہی کہ سابقہ دو سال کی رائلٹی یک جا دینی پڑی۔

۶۔ اخراجات رسالۂ معاشیات کی نئی مد قائم ہوئی ہی۔ اس کی طباعت و اخراجات کاغذ وغیرہ کے لیے ڈیڑھ ہزار کی رقم کا تخمینہ کیا گیا ہی۔

۷۔ اخراجات امتحانات میں اس سال بہت ہی کم رقم خرچ ہوئی ہی۔ اس لیے ممتحنین نے بہ راہِ کرم پرچے بلا معاوضہ بنائے اور جانچے۔ آیندہ سال امیدواروں کے اضافے سے اس میں اخراجات کا خیال ہی۔ جس کے لیے چھ سو رُپے کی رقم رکھی گئی ہی۔

عبدالحق
معتمد اعزازی انجمنِ ترقیٔ اُردو (ہند) دہلی

ضمیمہ نمبر ۶

خریدار رکن ۱۹۴۵ء

۱۔ جناب عبدالقیوم صاحب ناظم کتب خانہ سعیدہ مدن پورہ بنارس
۲۔ " غلام مصطفیٰ خاں صاحب لیکچرار کنگ ایڈورڈ کالج امراؤتی
۳ " ناظم انجمن ترقیٔ اُردو کوہاٹ
۴۔ " سکریٹری انجمن ترقیٔ اُردو دھنیا ضلع مان بھوم
۵ " سکریٹری انجمن ترقیٔ اُردو اجمیر
۶ " سکریٹری انجمن ترقی اُردو بلگام
۷ " حبیب اللہ خاں صاحب پٹھان بلگام
۸ " سید قطب الدین صاحب پیرزادہ بلگام
۹ " وزیر غلام حیدر صاحب منقیا ڈاک خانہ اسکردو کشمیر
۱۰ " شیودت شاستری صاحب سبی کلاں موضع جیسے وال ہوشیارپور
۱۱ " ایم مقبول حسن احمد خاں صاحب لا کالج ہوسٹل لاہور
۱۲ " محترمہ سلطان بیگم آصف فیضی صاحبہ بمبئی
۱۳ " ایم ہدایت اللہ صاحب سب ڈویژنل منصف کھولنہ (بنگال)
۱۴ " نعمت اللہ صاحب انصاری انچارج کوتوالی گورکھپور
۱۵ " حامد عمر صاحب امام باڑہ "
۱۶ " خیر بھوروی صاحب نمایندہ خصوصی انجمن "
۱۷ " محی الدین اشرف صاحب اسپیشل مجسٹریٹ بنارس

۱۸۔ جناب غلام رسول صاحب مہر ایڈیٹر "انقلاب" لاہور
۱۹۔ " مولوی محمد اطہر صاحب ایڈوکیٹ پھاٹک شش سلیم بنارس
۲۰ " محمد ایوب صاحب رئیس و میونسپل کمشنر محلہ اودھ پورہ "
۲۱ " عبدالجبار صاحب تاجر سرائے گڑھا "
۲۲ " مرزا محمد حسن بیگ صاحب رئیس سکریٹری مسلم لیگ دال منڈی بنارس
۲۳ " حکیم محمد عبدالعالی صاحب سکریٹری کتب خانہ اسلامیہ مدن پورہ "
۲۴ " حکیم اللہ انصاری صاحب بی اے (علیگ) اکسارہ ۔ بلیا
۲۵ " مولانا عبدالرزاق صاحب ناظم کتب خانہ ترقیٔ اردو کٹی ہار
۲۶ " چودھری محمد حنیف صاحب رئیس زمین دار نلج ڈبوڑھی "
۲۷ " بالی شور پرشاد صاحب ادھا دھیا ہیڈ ماسٹر شری کرشن ہائی اسکول
برہج بازار گورکھپور
۲۸ " حکیم رشید احمد صاحب ندوی ۷۱ دریا گنج دہلی
۲۹ " عبدالرزاق صاحب مالک انڈین شوگر ورکس سیوان
۳۰ " فضل الرحمان صاحب عثمانی محلہ ترکمان پور گورکھپور
۳۱۔ " طفیل محمد صاحب صاحب ڈی۔ جی آئی ایم ایس نئی دہلی
۳۲۔ " زین العابدین صاحب کنٹریکٹر خلیل آباد بستی
۳۳ " سکریٹری انجمن ترقیٔ اردو رائے کھڈ احمد آباد
۳۴ " عبدالرزاق صاحب ٹھیکے دار بڑا نال صاحب روڈ ناگ پور
۳۵۔ " محمد احمد صاحب ممتاز محل بخشی بازار الہ آباد
۳۶۔ " محمد افضال صاحب چوک بازار "
۳۷ " شکیل احمد صاحب سید سراواں "

۳۸۔ جناب احمدالدین صاحب ممتاز محل بخشی بازار الہ آباد
۳۹۔ " سہیل احمد نقوی صاحب خورشید منزل فیض گنج دہلی
۴۰۔ " احمدالدین نقوی صاحب " " " "
۴۱ " طفیل احمد صاحب جمالی " " " "
۴۲ " محمد اسحاق صاحب محمد علی روڈ ناگ پور
۴۳ " محمد ابراہیم خاں صاحب فنی بڑا نال صاحب روڈ ناگ پور
۴۴ " نسیم احمد صاحب امین الدولہ پارک لکھنؤ۔
۴۵ " محمد احمد صاحب بخاری مہنگاؤں الہ آباد
۴۶ " سید عبدالحمید صاحب بہار شریف پٹنہ
۴۷ " محمد صالح اشرف صاحب کوچہ ناہر خاں دہلی
۴۸ " سید وصی احمد صاحب بہار شریف پٹنہ
۴۹ " احسان الٰہی صاحب ہاتھی بگان روڈ کلکتہ
۵۰ " محمد ابوالحسن صاحب شیخو پورہ مونگیر
۵۱ " غیاث الدین عثمان شاہی حیدرآباد دکن
۵۲ " انیس خورشید صاحب اعزازی ناظم انجمن اصلاح الانصار وارث پورہ کامٹی
۵۳ " سکرٹیری صاحب انجمن ترقی اُردو اننت پور مدراس
۵۳ " ویر سنگھ صاحب ٹیچر ایس اے این مڈل اسکول بستی کلاں ہوشیارپور
۵۴ " سکرٹیری صاحب انجمن ترقی اُردو ادھونی
۵۵ " این سنگھ سیٹھی شو وینس ٹیزی کان پور
۵۶ " Rev. for. Les. O. C. the Cathed-ral. آگرہ

۵۷۔جناب سکریٹری صاحب انجمنِ ترقی اُردو نواب شاہ سندھ

۵۸ " ناظم صاحب نذیریہ لائبریری دہلی

۵۹ " سکریٹری صاحب انجمن ترقی اُردو ملتان

۶۰ " حکیم سید ظہیر احمد صاحب برکاتی ٹونک

۶۱ " عبدالرحمان خاں صاحب بی اے (علیگ) گرڈا گانو انبالہ

۶۲ " سکریٹری انجمنِ ترقی اُردو آسام سلہٹ

۶۳ " مظاہر العباس صاحب رئیس گورکھپور

۶۴ " خان بہادر حاجی مولوی محمد ثنار اللہ صاحب رئیس "

۶۵ " محمد ادریس صاحب مالک مغل اینڈ سنز مظفر پور

۶۶ " مولوی ظفر الحسن صاحب کمپنی باغ "

۶۷ " محمد حنیف صاحب مالک فرم جمال الدین محمد حنیف صاحبان کمپنی باغ مظفر پور

۶۸ " محمد یاسین صاحب اثر ہیڈ ماسٹر عابدہ ہائی اسکول "

۶۹ " انیس احمد ہاشمی صاحب پین گڈس انسپکٹر دیوریا

۷۰ " مولوی رشید احمد صدیقی صاحب ایم اے لیکچرار پولی ٹکنیک دہلی

۷۱ " محترمہ قمر جہاں بیگم صاحبہ گورکھپور

۷۲ " ایس ایم الٰہی صاحب سکریٹری کتب خانہ ۱۲ جی ایچ کیو نئی دہلی

۷۳ " محترمہ عشرت شمیم صاحبہ گورکھپور

۷۴ " اخلاق صاحب معتمد اُردو کالج دہلی

۷۵ " جمیل احمد صدیقی صاحب جمیل منزل بہرائچ

۷۶ " ذکار اللہ صاحب ۱۲ سرکس ایونیو پارک سرکس کلکتہ

۷۷ محترمہ بیگم ذکاء اللہ صاحب ۱۲ سرکس ایونیو پارک سرکس کلکتہ

۷۸ جناب خان بہادر سید زاہد علی صاحب سبز پوش رئیس اعظم گورکھ پور

۷۹ ″ ہیڈ ماسٹر صاحب گورکھ پور ہائی اسکول ″

۸۰ سکرٹری صاحب انجمن ترقیٔ اردو ڈاک خانہ لائبریری ضلع اننت پور

۸۱ جناب صدر صاحب انجمن ترقی اردو پانی پت

۸۲ ″ سید محمد رضوان اللہ صاحب ایم ایل اے رئیس گورکھ پور

۸۳ ″ رائے بہادر رام سنگھ صاحب ہیڈ ماسٹر مشن ہائی اسکول گورکھ پور

۸۴ ″ صدر صاحب انجمن ترقی اردو بٹالہ

۸۵ ″ خاں صاحب چھوٹے خاں پرنسپل میاں صاحب جارج اسلامیہ کالج ″

۸۶ ″ مقبول احمد صاحب رئیس لار ″

۸۷ ″ ہیڈ ماسٹر ڈی۔ اے وی ہائی سکول ″

۸۸ ″ محمد فائق حنفی صاحب ڈی ٹی ایس ″

۸۹ ″ اشفاق صاحب شوگر فیکٹری بہرائچ

۹۰ ″ سید سجاد علی صاحب سبز پوش رئیس اعظم گورکھ پور

۹۱ ″ الطاف حسین صاحب لاری بی اے (علیگ) اسٹور اکاونٹ آفس ٹی۔ آر، ڈبلیو لکھنؤ

ضمیمہ نمبر ۷

عطیات عمارت فنڈ انجمن ترقی اردو (ہند)

بابت سنہ ۱۹۴۵ء

نمبر شمار		پائی	آنہ	روپیہ
۱	جناب ڈاکٹر شیخ عبدالرشید صاحب ایم ایل سی گجرات	.	.	۱۰
۲	، سراج الحق صاحب مرچنٹ بخشی بازار کٹک	.	.	۴
۳	محترمہ آنسہ محمودہ رضویہ ڈی ڈی چودھری روڈ کراچی	.	.	۵۰۰
۴	بہ ذریعہ میر ولی اللہ صاحب ایڈوکیٹ ایبٹ آباد	.	.	۲۵
۵	خان بہادر سید شوکت علی صاحب بی اے پنشنر دیوان راج گڑھ سیہور ریاست بھوپال			۳۰۰
۶	عظیم الکریم صاحب عباسی ایم اے ٹیچر میونسپل ہائی اسکول گونڈیا سی پی			۵۰
۷	محبوب علی صاحب مالک غوثیہ بک ڈپو بلہاری مدراس			۱
۸	بہ ذریعہ محمد قاسم صاحب ندوی استھانواں مولوی سید انیس الحق صاحب استھانواں ۶؍ ، مولوی محمد قاسم ندوی استھانواں عہ ، مولوی سید محمد صاحب ندوی استھانواں لہ ، مولوی محمد ظہیر الدین صاحب حال مقام استھانواں عہ ، مولوی جلیل اشرف صاحب حال مقام استھانواں عہ حفیظ الکریم صاحب حال مقام استھانواں عہ			۲۶

نمبر شمار		پائی	آنہ	روپیہ
	مولوی شہاب الدین صاحب مرحوم استھانواں عہ، مولوی معز الرحمان صاحب مرحوم استھانواں عہ، ڈاکٹر نسیم الدین صاحب حال مقام استھانواں عہ، مولوی عبد الحمید صاحب استھانواں عہ، ماسٹر ظفر الحسن صاحب استھانواں عہ، سید عبد الشکور صاحب موضع کجانواں عہ، حافظ عبد الرؤف صاحب کجانواں عہ، مولوی عبد الرحیم صاحب محلہ انبیر بہار شریف عہ، حکیم ضمیر الحسن صاحب محلہ انبیر بہار شریف عہ سید ضمیر الحسن صاحب استھانواں عہ، مولوی سید ہاشم صاحب ندوی استھانواں عہ، حافظ قدرت اللہ صاحب استھانواں عہ مولوی بشارت کریم صاحب وکیل استھانواں عہ، حافظ مشتاق احمد صاحب استھانواں عہ، مختار احمد صاحب استھانواں عہ، محمد منظر احمد صاحب استھانواں عہ، ماسٹر انوار الحق صاحب استھانواں عہ، حاجی خدا بخش صاحب استھانواں عہ، منشی سید عبد الغفار صاحب استھانواں عہ			
۹	حکیم الدین صاحب مدرس نظام پورہ ال پرائمری میونسپل اردو اسکول بمبئی	۰	۰	۳
۱۰	آصف اے لے فیضی صاحب بمبئی	۰	۰	۱۰۱
۱۱	فضلی برادرس "	۰	۰	۵۰۰
۱۲	اجمل پریس "	۰	۰	۲۵۰
۱۳	انقلاب روزانہ			۵۰۱

نمبر شمار		پائی	آنہ	روپیہ
۱۴	حلیم اے. ایچ فیضی بمبئی	۰	۰	۱۴۵۰
۱۵	الیس ایم حسنین صاحب ڈائرکٹر "	۰	۰	۵۵۱
۱۶	ایم خاں صاحب دیولالی "	۰	۰	۱۰۱
۱۷	الیف ان اہیڈکو "	۰	۰	۵۰
۱۸	بذریعہ معتمد صاحب از بمبئی	۰	۰	۲
۱۹	مسز نعمان صاحب سردار منزل کوچہ چراغ علی حیدرآباد دکن	۰	۹	۸
۲۰	بذریعہ عبدالباری صاحب معتی سکریٹری انجمن ترقی اُردو اجمیر صاحب زادہ سید ظہور احمد صاحب وکیل چھوٹانی درگاہ شریف اجمیر ۲۵، صاحب زادہ غیاث الدین صاحب والد سید جلال الدین صاحب چھتری دروازہ اجمیر ۲۵، صاحب زادہ سید ظہور الحسن صاحب سولامیاں جھالرہ درگاہ شریف اجمیر ۲۵، صاحب زادہ سید محمد انیس صاحب کپتان درگاہ خواجہ صاحب اجمیر ۲۵	۰	۰	۱۰۰
۲۱	سلیمان غفور وہرا سنٹرل ٹیلی گراف آفس بمبئی	۰	۰	۵۱
۲۲	عالم گیر سکاوٹ ٹروپ جعفر بھائی رحمت اللہ اُردو سنٹرل اسکول بمبئی	۰	۰	۱۵
۲۳	طلبہ مسلم سوشل سروس لیگ نائب اسکول بمبئی	۰	۸	۶۵
۲۴	مسز علی بھائی شرف بھائی محمدی فائن آرٹ پریس بمبئی	۰	۰	۵۰۱
۲۵	محمد ابراہیم عقبہ ۹۹ مور لینڈ روڈ "	۰	۰	۱۰۱

نمبر شمار		پائی	آنہ	روپیہ
۲۶	انجمن معلمین میونسپل اردو مدارس بمبئی	۰	۰	۳۲۵
۲۷	ایف ایم ساقی صاحب مالک انڈیا ویکلی "	۰	۰	۵۱
۲۸	انجمن اسلام ہائی اسکول ہارنبی روڈ "	۰	۸	۲۶۸
۲۹	اسماعیل بیگ محمد ہائی اسکول "	۰	۰	۲۲۵
۳۰	محمد حاجی صابو صدیق انسٹی ٹیوٹ "	۰	۶	۲۳
۳۱	حاجی نور محمد احمد " "	۰	۰	۵۰۰
۳۲	حاجی غنی قاسم موتی والا " "	۰	۰	۲۰۰
۳۳	ایک اردو دوست " "	۰	۰	۱۰۰۰
۳۴	سید رضی الدین احمد ایم اے سب ڈپٹی کلکٹر بھاگل پور	۰	۰	۱۰۰
۳۵	محمد یونس کاکوروی افسر مدرس مدرسہ تعلیم القرآن لکھنؤ	۰	۰	۱
۳۶	خواجہ احمد فاروقی صاحب ۲۱۲ فراشی ٹولہ بریلی	۰	۴	۲۳
۳۷	طفیل محمد صاحب ڈی جی آئی ایم ایس نئی دہلی	۰	۰	۱
۳۸	بذریعہ بدرالدین احمد صاحب سمرہل شملہ	۰	۰	۲۵
۳۹	مشتاق احمد خاں صاحب چیف کمرشل منیجر نظام اسٹیٹ ریلوے حیدرآباد دکن	۰	۶	۳۰
۴۰	حضرت جگر مرادآبادی صاحب	۰	۰	۲۰۱
۴۱	شیخ محمود حسن صاحب آفیسر محصولات و آراضیات بلدہ بھوپال	۰	۴	۱۰۰
۴۲	قاضی محمد ضیاء الدین صاحب گورکھپور	۰	۰	۱
۴۳	بمبئی پراونشل مسلم نیشنل گارڈز بمبئی	۰	۰	۵۱

نمبر شمار		پائی	آنہ	روپیہ
۴۴	مسز خدیجہ شفیع طیب صاحبہ عمر پارک دادوں روڈ بمبئی	۰	۰	۲۰۱
۴۵	حاجی محمد علی محمد بنگالی صاحب دون تاڑ اسٹریٹ بمبئی	۰	۰	۱۰۰
۴۶	یوسف ابراہیم نل والا صاحب گھوگاری محلہ بمبئی	۰	۰	۵۱
۴۷	عبدالغنی چھاپڑا مسجد اسٹریٹ بمبئی	۰	۰	۵۱
۴۸	موسیٰ چھاپڑا ″ ″ ″	۰	۰	۵۱
۴۹	ایک خادم اُردو معرفت محمد حاجی صابو صدیق انسٹی ٹیوٹ بمبئی	۰	۰	۱۵۶
۵۰	مسز رضیہ سجاد ظہیر صاحبہ ۹۶ والکیشور روڈ بمبئی	۰	۰	۱۰۰
۵۱	ہیڈ ماسٹر صاحب میونسپل اینگلو اردو ہائی اسکول کھرلا بمبئی	۰	۰	۵۱
۵۲	مسٹر شیدا صاحب ایڈیٹر "بے گھڑی کی موج"	۰	۰	۱۰۱
۵۳	من جانب روزنامہ "خلافت" بمبئی	۰	۰	۵۰۰
۵۴	″ ″ "الہلال" ″	۰	۰	۵۰۰
۵۵	ایس۔ اے رشید صاحب معرفت قاضی اینڈ کمپنی ″	۰	۰	۱۰۰
۵۶	ایم ایل قاضی صاحب ″ ″ ″ ″	۰	۰	۱۰۰
۵۷	خلیل احمد صاحب مراد میرس روڈ علی گڑھ	۰	۰	۹
۵۸	طلبہ مہابت مدرسہ ہائی اسکول جوناگڑھ بذریعہ جناب سید ولایت حسن صاحب	۰	۱۱	۵
۵۹	محمد بہاؤالدین صاحب رحمانی پٹنہ	۰	۰	۱
۶۰	عبدالماجد صاحب پوسٹل کلرک مجیٹھ	۰	۰	۱

نمبر شمار		پائی	آنہ	روپیہ
۶۱	اہلیہ انور بزمی صاحبہ ۱ دریا گنج دہلی	۰	۰	۵
۶۲	مختار احمد صاحب فاروقی ۱۸ میو گارڈن الہ آباد	۰	۴	۱۰
۶۳	ٹی عبداللہ صاحب ۱۷ گوڈاون اسٹریٹ مدراس	۰	۰	۱
۶۴	سید اکرام حسین صاحب وکیل عدالت آشٹہ بھوپال	۰	۰	۵
۶۵	ایس کے قاسم صدیقی مہووالے نیا بازار گوبی بلڈنگ کمرہ ۵ کھڑکی پونہ	۰	۰	۳
۶۶	ولایت النسا بیگم معرفت " "	۰		۲
۶۷	از فروخت انگوٹھی جڑاؤ وطلائی دو عدد چوڑیاں انگوٹھی ونقری از بمبئی	۰	۰	۳۵
۶۸	خان بہادر محمد طاہر خاں صاحب سوہو ہاؤس لوہار چال بمبئی	۰	۰	۲۱۰۰
۶۹	ہیڈ ماسٹر صاحب انجمن اسلام جان محمد کمرشل اسکول بمبئی	۰	۰	۱۰۲
۷۰	اسماعیل عدن والا کوسہ محلہ "	۰	۰	۲۵۱
۷۱	ماسٹر یحییٰ یونس صاحب معرفت ایم یاسین یونس بی اے ایل ایل بی پٹنہ	۰	۱۴	۱
۷۲	عبدالقیوم صاحب چوہاروی معرفت سید عین الرضا کھرک پور	۰	۰	۱
۷۳	جناب وہاج الدین عباسی صاحب آئی سی ایس ڈپٹی سکریٹری یوپی گورمنٹ لکھنؤ	۰	۰	۹
۷۴	نواب مہدی نواز جنگ بہادر معتمد صنعت وحرفت حیدرآباد دکن	۰	۰	۲۵۰

نمبر شمار		پائی	آنہ	رُپیہ
۷۵	اساتذہ و طلبہ حلیم مسلم کالج کان پور بذریعہ مولوی عبد الشکور صاحب	۰	۰	۱۰۱
۷۶	سید عبد الصمد صاحب ویسٹرن اسٹور امامی گیٹ : وائل مارکٹ بھوپال	۰	۰	۱۰۰
۷۷	محمد یامین زبیری صاحب موتیا پارک بھوپال	۰	۰	۱۰
۷۸	عبد اللہ صاحب اسسٹنٹ ٹیچر اوٹی انڈین سکول گورکھپور	۰	۰	۱
۷۹	از فروخت دو عدد چوڑیاں طلائی از بمبئی	۰	۶	۵۲
۸۰	" " نغمۂ زندگی	۰	۰	۲
۸۱	بذریعہ محمد علی صاحب منتظم عثمانیہ کالج اورنگ آباد ۱۶۰ سکہ عثمانیہ	۳	۲	۱۳۷
۸۲	مولوی محمد صابر صاحب لیکچرار اورنگ آباد کالج ۵۰ سکۂ عثمانیہ	۰	۱۳	۴۲
۸۳	محترمہ شوکت آرا بیگم صاحبہ معلمہ فوقانیہ نسواں اورنگ آباد دکن ۲۵ سکۂ عثمانیہ	۶	۶	۲۱
۸۴	سیٹھ محمد یحییٰ محمد ابراہیم رنگون والا بلڈنگ اورنگ آباد دکن ۲۰۰ سکۂ عثمانیہ		۷	۱۷۱
۸۵	پنڈت بھاسکر گوبند شاستری صاحب اورنگ آباد دکن ۲۵ سکۂ عثمانیہ	۶	۶	۲۱
۸۶	علی شبر حاتمی صاحب مالک کتاب خانہ انجمن ترقی اردو حیدرآباد دکن ۱۲۱ سکہ عثمانیہ	۶	۱۱	۱۰۳

نمبر شمار		پائی	آنہ	روپیہ
۸۷	اقامت خانہ یونی ورسٹی عثمانیہ کالج اورنگ آباد ۶ــہ سکۂ عثمانیہ			
۸۸	اساتذہ عثمانیہ کالج اورنگ آباد صعہ سکۂ عثمانیہ	۶	۸	۱۱۵
۸۹	بذریعہ وحید الزماں صاحب ٹیلیفون دفتر لنڈی کوتل جہاں زیب خاں صاحب ہیڈ کلرک پولیٹیکل دفتر لنڈی کوتل عہ ، شہید الزماں صاحب ٹیلیفون دفتر لنڈی کوتل عہ عبد اللطیف خاں صاحب ٹیلیفون انسپکٹر لیشا ور ۸ر قاضی عبد الواحد صاحب کمپونڈر کننگھم سول ہسپتال لنڈی کوتل ۸ر محمد شریف صاحب خزانچی ایم ای ایس لنڈی کوتل ۶ غلام حیدر کلرک ڈاک خانہ نوشہرہ ۲ر محمد افضل بٹ کلرک ڈاک خانہ لنڈی کوتل ۴ر، آر پی دھمی ٹیلیفون اپریٹر لنڈی کوتل ۴ر ، سردار دریام سنگھ [?] ٹیلیفون اپریٹر ۴ر جمعہ خاں صاحب کمپونڈر کننگھم سول ہسپتال لنڈی کوتل ۴ر مرزا عنایت بیگ صاحب کلرک ڈاک خانہ لنڈی کوتل ۸ر چودھری عنایت اللہ صاحب کلرک ڈاک خانہ " " ۲ر شیخ قادر بخش صاحب پوسٹ ماسٹر لنڈی کوتل ۴ر، لال چند کپور ٹیلی اپریٹر لنڈی کوتل ۸ر، محمد شفقت بٹ محلہ چاہ پیپل والا گجرات ۸ر	: [?]	۰	۹
۹۰	بذریعہ جناب سید محی الدین صاحب استھانواں ضلع پٹنہ	۰	۰	۹۴۱

نمبر شمار		پائی	آنہ	روپیہ
	جناب محی الدین صاحب استھانواں ضلع پٹنہ للعہ ، الحاج سید احمد حسین صاحب پٹنہ منلہ ، الحاج محمد عثمان صاحب وکیل پٹنہ منلہ ، مولوی سید مہدی حسن صاحب وکیل پٹنہ منلہ مولوی سید بدرالدین صاحب وکیل پٹنہ منلہ ، سید شاہ حسین سجاد صاحب پٹنہ مہ ، الحاج سید شاہ جعفر سجاد صاحب پٹنہ صہ ، سید شاہ نورالنبی صاحب پٹنہ صہ شاہ شرف الدین صاحب پٹنہ صہ ، ڈاکٹر سید عبدالرحمان صاحب پٹنہ صہ ، مولوی سید شمس العلا صاحب پٹنہ صہ الحاج سید نظام الدین احمد صاحب پٹنہ صہ ، سید شاہ حیدر سجاد صاحب پٹنہ صہ ، الحاج مولوی سید حبیب النبی صاحب پٹنہ صہ ، سید شاہ محمد مہدی صاحب پٹنہ صہ جناب سید شاہ محمد عباس صاحب جعفری پٹنہ صہ ، مولوی سید وصی الدین صاحب جعفری پٹنہ صہ ، سید غلام محمد صاحب پٹنہ صہ ، خان بہادر محمد سعید صاحب پٹنہ صہ سید شاہ منظر سجاد صاحب پٹنہ عا ، سید کاظم سجاد صاحب پٹنہ ی ، حکیم سید شاہ حسن سجاد صاحب پٹنہ عہ ، سید شاہ رشید سجاد صاحب پٹنہ عہ ، بیگم ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب پٹنہ عہ ، ڈاکٹر حسن الہدا صاحب پٹنہ عہ ، بیگم صاحبہ سید محمد حسین صاحب مرحوم پٹنہ عہ ، بیگم صاحبہ مولوی سید			

نمبر شمار		پائی	آنہ	روپیہ
	قمر الہدا صاحب گیا عہ ، بیگم صاحبہ مولوی اشرف الہدی صاحب ڈپٹی کلکٹر پٹنہ عہ ، بیگم صاحبہ مسٹر ابوحفیظ پٹنہ عہ بیگم صاحبہ پروفیسر نجم الہدا صاحب پٹنہ عہ ، مولوی بشارت کریم صاحب وکیل پٹنہ عہ ، انوار احمد صاحب پٹنہ عہ ، سید فضل الرحمان صاحب پٹنہ عہ ، سید سمیع احمد صاحب پٹنہ عہ مولوی محمد اسحاق صاحب پٹنہ عہ ، مولوی سید قمر الدین صاحب پٹنہ عہ ، مولوی ابوالحسنات صاحب پٹنہ عہ ، حافظ سید قدرت اللہ صاحب پٹنہ عہ ، بیگم صاحبہ سید شاہ احسن سجاد صاحب ، پٹنہ عہ ، محمود الحق صاحب جہاں آبادی عہ ، نسیم الدین صاحب مختار جہاں آبادی عہ ، عبدالحلیم صاحب سرہاڑوی عہ ، محمد اسماعیل صاحب جہاں آباد عہ ، عبدالحمید صاحب جہاں آباد عہ ، محبوب حسن صاحب رضوی جہاں آباد عہ ڈاکٹر مطیع الرحمان صاحب جہاں آباد عہ ، محمد جمیل صاحب جہاں آبادی عہ ، ڈاکٹر رام نرائن پرشاد جہاں آباد عہ سید بدرالدین صاحب صبر جہاں آباد عہ ، ابرار احمد صاحب جہاں آباد عہ ، عارف حسین صاحب جہاں آباد عہ ، جناب احمد صاحب جہاں آباد عہ ، سید معین الحق صاحب جہاں آباد عہ ، سید بدرالدجےٰ صاحب جہاں آباد عہ ، سید ذکی احمد صاحب جہاں آباد عہ ، نذیر الدین صاحب			

روپیہ	آنہ	پائی		نمبر شمار
			جہاں آباد عہ ، محمد حیدر صاحب جہاں آباد عہ، انصاری کریم صاحب ایم اے جہاں آباد عہ ، رئیس الفاطمہ صاحبہ ارکی جہاں آباد عہ ، مولوی سہیل احمد صاحب جہاں آباد عہ ڈاکٹر خلیل الرحمان صاحب جہاں آباد عہ ، مولوی نظر احمد صاحب جہاں آباد عہ ، مرتضیٰ صاحب جہاں آباد عہ عبدالرحمان صاحب جہاں آباد عہ ، حافظ نصر اللہ صاحب جہاں آباد عہ ، منہاج الرحمان صاحب جہاں آباد عہ مولانا عبدالواسع صاحب جہاں آباد عہ، قاضی مسرور احمد صاحب جہاں آباد عہ ، ڈاکٹر اختر احسن صاحب جہاں آباد عہ مولوی جمال احمد صاحب جہاں آباد عہ، ڈاکٹر تمیز الدین صاحب گیا ملاٹھی عہ، مولانا سید شہاب الدین صاحب فاضل دیوبند ڈھمرانواں ضلع پٹنہ عہ، سید معین الدین صاحب ڈھمرانواں ضلع پٹنہ عہ ، مولوی محمد المجی صاحب کاکو جہان آبادی عہ مولوی فخر الدین صاحب شمسی جہاں آبادی عہ ، مولوی صلاح الدین صاحب جہاں آبادی عہ ، مولوی غلام ہمدانی صاحب جہاں آبادی عہ ، نور جہاں حمید صاحبہ ارکی جہاں آباد گیا عہ ، سلطان جہاں حمید صاحبہ ارکی جہاں آباد گیا عہ ، رضیہ خاتون صاحبہ جہاں آباد عہ مولوی سید مجید صاحب ایڈوکیٹ صدر گلی پٹنہ عہ	

نمبر شمار		پائی	آنہ	روپیہ
	ڈاکٹر الیاس صاحب اسلام پوری جہاں آباد پٹنہ ۶ نجم الدین صاحب تاجر پارچہ ۶ ، سید حسن صاحب وکیل جہاں آباد ۶ ، محمد اظہر الحق صاحب جہاں آباد ۶ ، سید آل نبی صاحب جہاں آباد ۶ ، سید نور الہدیٰ صاحب زمیندار ۶ ، فرید الحق صاحب اسکی جہاں آباد ۶ وجیہ اللہ صاحب جہاں آباد ۶ ، ڈاکٹر عبد الغفور صاحب ملاٹھی گیا ۶ ، مولوی محی الدین صاحب اے ایس آئی جہاں آباد گیا ۶ ، مولوی فضل الرحمان صاحب زمین دار ۶ بابو اکھوری اینکا پرشاد وکیل جہاں آباد گیا ۶ ، سید عبد الودود صاحب بانکی پور پٹنہ ۶ ، مولوی محمد طٰہٰ اشرف صاحب انتھا ضلع گیا ۶ ، سید سلیمان صاحب جہاں آباد گیا ۵ ، مولوی عبد الحلیم صاحب سب انسپکٹر جہاں آباد ۵ مولوی جمال الدین احمد صاحب جہاں آباد گیا ۵ ، مولوی ضمیر الدین صاحب کورٹ انسپکٹر جہاں آباد گیا ۵ ، خان بہادر سید منصور صاحب ڈپٹی پوسٹ ماسٹر جنرل ریٹائرڈ شاہ گنج پٹنہ ۵ ، پروفیسر محمد صادق صاحب انجینئرنگ کالج پٹنہ ۵ ، مولوی عبد اللہ صاحب وکیل جہاں آباد گیا ۵ سید علی اصغر صاحب ہیڈ ماسٹر جہاں آباد گیا ۵ ، مولوی محمد ابراہیم صاحب کاکو ضلع گیا ۵ مولوی سید قمر الہدیٰ صاحب			

نمبر شمار		پائی	آنہ	روپیہ
	الیس. ڈی او جہاں آباد ۱۰/- ، خان بہادر سید فخر الدین صاحب موضع موتھی ضلع پٹنہ ۱۰/- ، سید حسین رضا صاحب موضع جانان ضلع پٹنہ ۱۰/- ، عزیز الرزاق صاحب دریاپور ضلع پٹنہ ۵/- ، مولوی محمد نسیم صاحب رئیس کاکو ضلع گیا ۱۰/- ، سید خلیل احمد صاحب ایڈوکیٹ بھنور پوکھر پٹنہ ۱۰/- ، انیس الحق صاحب رمنہ باغ پٹنہ ۵/- ، ایم رحمان صاحب بہ تقریب شادی مقام پٹنہ جل پائی گوڑی ۱۰/- ، مولوی سید عبد الجلیل صاحب وکیل پٹنہ عہ ، ریاض الحق صاحب ایم اے پٹنہ عہ ، مولوی سید نعیم الحق صاحب بہار شریف عہ ، منشی محمد صالح الدین صاحب استھانواں عہ ، منشی عبد القدوس صاحب برگبہ عہ ، شجاع الدین صاحب استھانواں عہ ، نذیر الحق صاحب مختار استھانواں عہ ، مولوی سید عبد الشکور صاحب ڈمرانواں عہ ، مولوی سید لطافت کریم صاحب ڈمرانواں عہ ، سید بشارت کریم صاحب مختار ڈمرانواں عہ ، سید علی کاظم صاحب ضلع پٹنہ عہ ، محمد ابراہیم صاحب پٹنہ عہ ، الحاج حکیم مولوی سید منظر حسن صاحب ڈمرانواں عہ ، سید فیاض الدین صاحب شہر پٹنہ عہ ، سید نیاز الدین صاحب شہر پٹنہ عہ ، حکیم سید شعیب احمد صاحب شہر گھاٹی عہ ڈاکٹر عظیم الدین احمد صاحب			

نمبر شمار		پائی	آنہ	روپیہ
	شہر پٹنہ عہ، مولوی سید رضی الدین صاحب شہر پٹنہ ۶ . ڈاکٹر صدر الحسن صاحب پٹنہ ۶، مولوی سید امتیاز کریم صاحب پٹنہ ۶، مولوی محمد مظہر حسین صاحب پٹنہ للعہ مولوی سید جعفر امام صاحب پٹنہ للعہ، مولوی سید احمد امام صاحب پٹنہ للعہ، مولوی سید محمد ایوب صاحب ایڈوکیٹ پٹنہ للعہ سید شاہ رضی احمد صاحب رئیس پٹنہ صہ، کپتان سید فخر الحسن صاحب پٹنہ صہ، سید شاہ علی سجاد صاحب رئیس پٹنہ صہ، مولوی سید ابوظفر صاحب وکیل گیا صہ، طفیل احمد بن آغا قدرت اللہ صاحب پٹنہ صہ، سید محی الدین صاحب استھانواں صہ، الحاج مولوی سید عبدالشکور صاحب رئیس پٹنہ ۵، سید عبدالرزاق صاحب رئیس پٹنہ عہ مولوی نورالحق صاحب تاجر رئیس پٹنہ عہ، سری بیت آدرشنہ نندن سہائے صاحب ایڈوکیٹ پٹنہ عہ . سید اکبر حسین صاحب ایڈوکیٹ عہ، مولوی محمد اسمٰعیل خاں صاحب رئیس پٹنہ ۲۵، سید حمید الدین احمد صاحب بانکی پور عہ، سید عبدالقدوس صاحب مجیبی وکیل دریاپور بانکی پور عہ، حکیم احمد حسین صاحب پروفیسر طبیہ کالج دریاپور بانکی پور صہ، انوارالحق صاحب انسپکٹر پولیس داناپور پٹنہ صہ مولوی سید ابوالخیر صاحب سب ڈپٹی کلکٹر محلہ مراد بہار شریف			

نمبرشمار		پائی	آنہ	روپیہ
	پٹنہ صہ، مولوی محمد سہیل صاحب خسروپور کٹونہ پٹنہ صہ خاں صاحب مظہر امام صاحب رئیس خسروپور ؎ عہ مسٹر سید شاہ جعفر حسین صاحب ایڈوکیٹ " ؎، سید شاہ نظر حسن صاحب ایڈوکیٹ خسروپور صہ، حکیم اکرام غنی صاحب لودی پور خسروپور پٹنہ ؏، سید نجم الدین احمد صاحب نواب کوٹھی باڑہ عہ، نواب محمد معین الحق صاحب موضع سعد اللہ پور صہ، ڈاکٹر سید سلطان احمد صاحب خسروپور للعہ، سید محمد اسماعیل صاحب خسروپور ؎ محمد وزیر الدین صاحب خسروپور ؏، مولوی سید باقر حسین انسپکٹر سول سپلائز گورنمنٹ آف انڈیا خسروپور صہ سید شاہ محمد طٰہٰ جعفری خسروپور صہ، حکیم سید ابوالبرکات صاحب خسروپور عا، مولوی سید معین صاحب ہیڈ ماسٹر اسکول کراے پرسرائے خسروپور ؏، سید شاہ محمد ولی صاحب سجادہ نشین خسروپور عا، حکیم سید شاہ ارشاد حسین صاحب خسروپور عہ حافظ محمد مجید عالم صاحب خسروپور عہ بابو لچھمی پرشاد صاحب آزاد صدر انجمن ترقی اردو خسروپور ؏، سید شاہ اصغر حسین صاحب ایڈوکیٹ خسروپور ؎ سید شاہ خلیل حسین صاحب خسروپور صہ			

نمبر شمار		پائی	آنہ	روپیہ
	میزان	۳	۷	۱۶۴۵۲
	منہای کمیشن بر مختلف چک		۲	۲۲
		۳	۵	۱۶۴۳۰
	میزان سابقہ	۷		۵۳۳۸۸
	کل میزان	۱۰	۵	۶۹۸۱۸

ضمیمہ نمبر ۸

ارکان مجلس رفقائے معاشیات

۱۔ ڈاکٹر گیان چند صاحب، پٹنہ کالج
۲۔ پروفیسر برج موہن صاحب، لاہور
۳۔ مسٹر کپور، پرنسپل ہیلی کالج آف کامرس، لاہور
۴۔ ڈاکٹر احمد حسین صاحب، ڈائرکٹر اگیری کلچرل مارکٹنگ۔ کلکتہ۔
۵۔ ڈاکٹر سردار اختر صاحب، پروفیسر ایکانومکس، اسلامیہ کالج لاہور
۶۔ ڈال بول چند صاحب، بنارس یونی ورسٹی
۷۔ پروفیسر عبد الصمد صاحب پرنسپل کامرس کالج کلکتہ۔
۸۔ ڈاکٹر احمد مختار صاحب، ممبر لیبر انویسٹی گیشن کمیٹی گورنمنٹ آف انڈیا
۹۔ شیخ منظور قادر صاحب بیرسٹر ایٹ لا۔ ۱۲ ٹمپل روڈ۔ لاہور
۱۰۔ ڈاکٹر ال سی جین صاحب لاہور
۱۱۔ مسٹر ترلوک سنگھ، انڈر سکریٹری فنانس ڈپارٹمنٹ۔ نئی دہلی
۱۲۔ مسٹر پی سی جین، الہ آباد یونی ورسٹی۔

ارکان ذیلی مجلس معاشیات

۱۔ ڈاکٹر ایم۔ ایم جنید صاحب
۲۔ پروفیسر پریم چند صاحب
۳۔ پروفیسر لطیف قریشی صاحب

۴ افتخار احمد مختار صاحب
۵ - محمّد عاقل صاحب
۶ - سید منیر الہدیٰ صاحب
۷ - ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب
۸ - مولوی سید ہاشمی صاحب فرید آبادی

ارکان مجلس نظارت رسالہ معاشیات :-

۱- معتمد اعزازی انجمن
۲- ڈاکٹر ایم ایم جنید صاحب
۳- شیخ عطاء اللہ صاحب
۴ - پروفیسر لطیف قریشی صاحب
۵ - پروفیسر پریم چند صاحب
۶ .. پروفیسر برج نراین صاحب
۷ - پروفیسر انوار اقبال قریشی صاحب
۸ - محمد عاقل صاحب
۹ - امتیاز حسین خاں صاحب

ضمیمہ نمبر ۹

اراکینِ مجلسِ رفقا

۱- جناب ڈاکٹر عمر داؤد پوتہ صاحب، ناظمِ تعلیمات حکومت سندھ
۲- جناب مولانا علی اکبر شاہ صاحب جامعۂ عربیہ، حیدر آباد سندھ
۳- جناب ملک خدا بخش صاحب ایڈوکیٹ جنرل، صوبۂ سرحد
۴- جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال صاحب استاد اورنٹیل کالج لاہور
۵- جناب ڈاکٹر سید عبداللہ صاحب استاد جامعہ پنجاب- لاہور
۶- جناب بی- ایل دلیا رام صاحب سکریٹری وائی ایم سی اے لاہور
۷- جناب حمید احمد نظامی صاحب- ایڈیٹر نوائے وقت- لاہور
۸- جناب مولانا ظفر علی خاں صاحب ایم ال اے (سنٹرل) لاہور
۹- جناب سیّد امتیاز علی صاحب تاج- لاہور
۱- جناب فاطمہ بیگم صاحبہ پرنسپل جناح کالج- لاہور
- جناب غلام رسول صاحب مہر، مدیر انقلاب- لاہور
۱- جناب سردار جگت سنگھ صاحب مدیر و مالک رہنمائے تعلیم لاہور
۱۱- جناب پروفیسر تلوک چند صاحب محروم، گورڈن کالج- راول پنڈی-
۱- جناب پروفیسر برج نراین صاحب- لاہور
- جناب ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم صاحب بہری نگر
- جناب خواجہ محمد شفیع صاحب رئیس [illegible] محل دہلی-
- جناب پروفیسر احمد علی صاحب دہلی

۱۸- جناب مرزا محمد سعید صاحب ترا ہا بیرم خاں - دہلی
۱۹- جناب خان بہادر اختر حسین صاحب رجسٹرار جامعہ، دہلی
۲۰- جناب پروفیسر اشتیاق حسین صاحب قریشی استاد جامعہ، دہلی
۲۱- جناب پروفیسر پریم چند صاحب
۲۲- جناب پروفیسر تربھون ناتھ صاحب استاد اندرپرستھ کالج - دہلی
۲۳- جناب مولانا عبدالماجد صاحب بی اے دریابادی ضلع بارہ بنکی
۲۴- جناب مولانا حسرت موہانی صاحب کان پور
۲۵- جناب پروفیسر مجنوں صاحب گورکھپوری
۲۶- جناب پروفیسر محمد طاہر صاحب فاروقی ایم - اے اُستاد آگرہ یونی ورسٹی آگرہ -
۲۷- جناب رائے بہادر ڈاکٹر رام بابو سکسینہ کلکٹر و مجسٹریٹ بلند شہر
۲۸- جناب اسداللہ صاحب کاظمی سکریٹری ہندستانی اکیڈیمی - الہ آباد -
۲۹- جناب آل احمد صاحب سرور پرنسپل رضا انٹر کالج رام پور
۳۰- جناب امتیاز علی صاحب عرشی مہتمم کتب خانہ رام پور
۳۱- جناب لیڈی علی امام صاحب - پٹنہ
۳۲- جناب پروفیسر کلیم الدین صاحب - آرٹس کالج - پٹنہ -
۳۳- جناب الحاج سید محی الدین صاحب - پٹنہ
۳۴- جناب میزان الرحمان صاحب - کلکتہ
۳۵- جناب عبدالباسط صاحب چودھری ایم ال اے (سنٹرل) آسام
۳۶- جناب پروفیسر خورشید آرا بیگم صاحبہ زنانہ سنٹرل کالج ناگ پور
۳۷- جناب سید سجاد ظہیر صاحب مدیر نیا زمانہ بمبئی -

۳۸-جناب قاضی عبدالحمید صاحب، صدر انجمن اخبارات، بمبئی
۳۹-جناب پروفیسر نجیب اشرف صاحب ندوی اسمٰعیل کالج اندھیری بمبئی
۴۰-جناب رئیس احمد صاحب جعفری ندوی مدیر انقلاب، بمبئی
۴۱-جناب ڈاکٹر مظفر الدین قریشی صاحب جامعۂ عثمانیہ حیدرآباد دکن۔
۴۲-جناب ڈاکٹر رضی الدین صاحب صدیقی جامعۂ عثمانیہ حیدرآباد دکن
۴۳-جناب سید محمد تقی الدین صاحب حیدرآباد دکن۔
۴۴-جناب علی شبّر حاتمی صاحب بی۔اے کتاب خانہ انجمن ترقی اردو، حیدرآباد دکن۔
۴۵-جناب حکیم محمد امام صاحب امامی۔بنگلور۔
۴۶-جناب خان بہادر کاکا اسماعیل سیٹھ صاحب مدراس
۴۷-جناب عبدالستار سیٹھ صاحب ملابار
۴۸-جناب افضل العلما عبدالوہاب صاحب بخاری ایم اے پروفیسر محمڈن کالج، مدراس۔

ضمیمہ نمبر ۱۰

مجمل فہرست
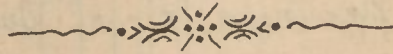
مطبوعات

انجمن ترقی اردو (ہند) دہلی

نام کتاب	قیمت مجلد آنے	قیمت مجلد روپے	قیمت بلا جلد آنے	قیمت بلا جلد روپے
ادب				
محاسن کلام غالب	۰	۱	۰	۰
ہماری قومی زبان	۰	۰	۸	۸
روسی ادب حصہ اول	۰	۲	۰	۲
" " " دوم	۸	۲	۰	۲
انشائے داغ	۱۲	۱	۶	۱
چند ہم عصر (جدید)	۸	۲	۸	۱
سب رس یعنی قصہ حسن و دل	۰	۴	۸	۳
باغ و بہار (قصہ چہار درویش)	۴	۳	۴	۲
دلی کی چند عجیب ہستیاں	۸	۳	۸	۲
داستان رانی کیتکی	۰	۰	۴	۰
دختر فرعون حصہ اول	۰	۰	۰	۲
" " دوم	۰	۰	۰	۲
فاؤسٹ	۰	۴	۸	۳
معمار اعظم	۴	۱	۱۲	۰
پیاری زمین	۱۲	۲	۶	۲
شکنتلا	۴	۲	۴	۱
الف لیلہ و لیلہ حصہ اول	۸	۳	۰	۳
" " " دوم	۸	۳	۰	۳
" " " سوم	۰	۵	۰	۴
" " " چہارم	۰	۵	۰	۴
" " " پنجم	۸	۵	۸	۴
" " " ششم				
حکایات رومی جلد اول و دوم	۰۰	۳	۰	۲
حکایات اغانی	۰	۵	۰	۴

نام کتاب	قیمت مجلد (آنے)	قیمت مجلد (روپے)	قیمت بلا جلد (آنے)	قیمت بلا جلد (روپے)
جوامع الحکایات حصہ اول	۴	۳	۴	۲
" " " دوم	۰	۴	۰	۳
اخوان الصفا	۱۲	۰	۴	۰
طربیۂ خداوندی	۰	۴	۰	۳
نظم				
دیوان اثر	۰	۲	۸	۱
دیوان تاباں	۴	۲	۰	۲
دیوان یقین	۰	۲	۸	۱
دیوان نظیر اکبرآبادی	۰	۳	۸	۲
دیوان جوشش	۸	۱	۲	۱
دیوان بہرام	۴	۲	۴	۱
مثنوی قطب مشتری	۱۲	[illegible]	۸	۱
جگ بیتی	۱۴	۰	۱	۰
انتخاب وحید	۴	۱	۰	۱
انتخاب جدید	۸	۳	۸	۲
انتخاب کلام میر	۸	۷	۸	۲
سہ نظم ہاشمی	۰	۰	۴	۰
بزم مشاعرہ	۰	۰	۸	۰
جنگ نامہ عالم علی خاں	۰	۰	۶	۰

نام کتاب	قیمت مجلد (آنے)	قیمت مجلد (روپے)	قیمت بلا جلد (آنے)	قیمت بلا جلد (روپے)
کلیات ـ لی	۶	۵	۱۲	للعہ
انتخاب ذوق وظفر	۰	۷	۰	۲
تاریخ ادب				
مقالات گارساں دتاسی حصہ اول	۰	۵	۰	۴
" " " دوم	۰	۵	۰	۴
خطبات " "	۰	۵	۸	۴
اردو کی ابتدائی نشو و نما میں صوفیائے کرام کا کام	۰	۰	۸	۰
تاریخ ادبیات ایران در عہد جدید	۸	۴	۰	۴
ترکوں کی اسلامی خدمات اور ان کی زبان و ادبیات	۰	۰	۸	۱
مرہٹی زبان پر فارسی کا اثر	۰	۰	۸	۰
ادبیات فارسی میں ہندوؤں کا حصہ	۰	۴	۰	۳
تنقید				
چند تنقیدات عبدالحق	۰	۰	۸	۰
تنقید شعر العجم	۰	۶	۰	۵
فردوسی پر چار مقالے	۸	۳	۸	۲
پرتھی راج راسا اور چند بردائی	۱۲	۴	۱۲	۳

نام کتاب	قیمت مجلد (آنے)	قیمت مجلد (روپے)	قیمت بلا جلد (آنے)	قیمت بلا جلد (روپے)
کیفیہ	۰	۴	۰	۳
خطبات عبدالحق حصہ اوّل	۰	۱	۱۰	۰
" " دوم	۸	۲	۸	۱
فن شاعری (بوطیقا)	۱۰	۱	۴	۱
مقالات حالی حصہ اوّل	۰	۴	۰	۳
" " دوم	۰	۲	۸	۱
سودا	۰	۳	۸	۲
اقبال	۰	۴	۰	۳
نصرتی	۴	۳	۰	۳
تذکرے				
نکات الشعرا	۴	۲	۱۲	۱
تذکرہ ریختۂ گویاں	۴	۱	۱۴	۰
مخزن الشعرا	۴	۱	۱۴	۰
ریاض الفصحا	۸	۲	۰	۲
تذکرۂ ہندی	۰	۲	۱۰	۱
عقد ثریا	۲	۱	۱۲	۰
گل زار ابراہیم	۸	۲	۰	۲
چمنستان شعرا	۸	۵	۱۲	۴

نام کتاب	قیمت مجلد (آنے)	قیمت مجلد (روپے)	قیمت بلا جلد (آنے)	قیمت بلا جلد (روپے)
تذکرہ شعرائے اردو	۱۴	۱	۶	۱
مخزن نکات	۸	۱	۲	۱
ذکر میر	۰	۲	۸	۱
گل عجائب	۱۲	۱	۲	۱
رند پارسا	۴	۵	۴	[illegible]
تاریخ وسیاسیات				
تاریخ ہند (ہاشمی)	۰	۰	۹	۱
البیرونی	۰	۲	۸	۱
تاریخ اخلاق یورپ حصہ اول	۰	۳	۸	۲
" " " دوم	۸	۲	۰	۲
تاریخ دستور ہند	۴	۳	۴	۲
حقیقت جاپان	۸	۳	۰	۳
تاریخ تمدن حصہ اول	۰	۲	۸	۱
" " دوم	۰	۲	۸	۱
رہ نمایانِ ہند	۰	۲	۸	۱
امرائے ہنود	۸	۳	۰	۳
ملک محمد جائسی	۰	۲	۱۰	۱
حیاتِ جاوید	۶	۵	۰	۵

نام کتاب	قیمت مجلد		قیمت بلا جلد	
نورکی کی آپ بیتی حصۂ اول	۸	۲	۰	۲
" " " " دوم	۶	۳	۰	۳
" " " " سوم	۸	۴	۸	۳
مختصر تاریخ تمدن	۸	۳	۸	۲
اندرون ہند	۴	۳	۰	۳
تاریخ مگدھ	۱۲	۵	۱۲	۴
بزم اکبر	۱۲	۲	۱۲	۱
مشاہیر یونان و روم حصہ اول	۸	۴	۸	۳
" " " دوم	۸	۵	۸	۴
" " " سوم	۸	۵	۸	۴
تاریخ ملل قدیمہ	۱۲	۱	۰	[illegible]
مرحوم دہلی کالج	۸	۲	۸	۱
ریاست	۰	۵	۸	۴
اخبار مجموعہ	۱۲	۳	۱۲	۲
ایران بہ عہد ساسانیان	۸	۱۰	۰	۱۰
علم الاقوام حصہ اول	۱۰	۲	۶	۲
" " " دوم	۰	۲	۱۰	۱
تاریخ سلاطین بہمنیہ (منظوم)	۶	۱	۰	۱
کتاب الہند (البیرونی)				
حصہ اول	۸	۳	۰	۳

نام کتاب	قیمت مجلد		قیمت بلا جلد	
کتاب الہند (البیرونی)				
حصہ دوم	۰	۴	۰	۳
سفرنامہ ناصر خسرو	۸	۳	۰	۳
نسل اور سلطنت	۰	۲	۱۰	۱
اشوک اعظم	۸	۲	۸	۱
مانڈو	۰	۳	۰	۲
بدھ اور اس کا مت	۸	۲	۸	
تاریخ الحکما	۸	۷	۸	۶
فلسفہ				
فلسفۂ جذبات	۸	۲	۰	۲
بقول زردشت	۸	۳	۰	۳
ہماری نفسیات	۴	۱	۰	۱
تنقید عقل محض	۸	۶	۸	۶
مکالمات افلاطون	۰	۵	۰	۴
داستان دانش	۰	۴	۰	۳
صرف ونحو				
صرف ونحو اردو	۰	۰	۰	۱
دریائے لطافت	۰	۳	۸	۲

نام کتاب	قیمت مجلد آنے	قیمت مجلد روپے	قیمت بلا جلد آنے	قیمت بلا جلد روپے
قواعد اردو	۸	۲		۲
اسباق النحو حصہ اول	۰	۰	۶	۰
" " " دوم	۰	۰	۴	۰
سائنس				
ارتقا	۶	۱	۰	۱
بجلی کے کرشمے	۰	۰	۸	۱
القمر	۰	۱	۱۰	۰
طبقات الارض	۰	۲	۸	۱
رسالہ علم نباتات	۴	۱	۰	۱
معلومات سائنس	۱۲	۱	۸	۱
حیات کیا ہے؟	۱۰	۱	۶	۱
مکالمات سائنس	۰	۲	۸	۱
معدنی دباغت	۰	۲	۸	۱
اضافیت	۴	۱	۱۲	۰
ہماری غذا	۱۰	۱	۴	۱
حیوانی دنیا کے عجائبات	۶	۲	۰	۲
آدمی اور مشین	۰	۶	۰	۵
پودے اور ان کی زندگی	۱۱	۲	۱۲	۱

نام کتاب	قیمت مجلد آنے	قیمت مجلد روپے	قیمت بلا جلد آنے	قیمت بلا جلد روپے
بچے کی صحت اور نگہداشت	۱۲	۲	۱۲	۱
داستان ریاضی	۸	۷	۸	۲
معاشیات				
ہمارے بینک	۱۲	۲	۱۲	۱
علم المعیشت	۸	۵	۰	۵
ہمارے مزدور	۰	۰	۹	۰
ہماری ریلیں اور سڑکیں	۱۲	۱	۸	۱
معاشیات کی ماہیت و اہمیت				
تعلیم				
جاپان اور اس کا تعلیمی نظم و نسق	۰	۳	۸	۲
فلسفۂ تعلیم	۰	۲	۱۲	۱
نظریۂ تعلیم حصہ اول	۲	۳	۱۲	۲
" " " دوم	۰	۴	۰	۳
تعلیمی نفسیات	۰	۳	۰	۲
مذہب				
تہذیب اسلامی	۸	۲	۸	۱

نام کتاب	قیمت مجلد		قیمت بلا جلد	
	آنے	روپے	آنے	روپے
القول الاظہر	۱۲	۰	۸	۰
حقیقت اسلام	۰	۰	۱۲	۰
لغات				
دی اسٹینڈرڈ انگلش اردو ڈکشنری	۰	۱۸	۰	۰
دی اسٹوڈنٹس " " "	۰	۶	۰	۰
فرہنگ اصطلاحات علمیہ				
انگریزی سے اردو میں				
قیمت حصہ اوّل	۰	۰	۰	۱
" " دوم	۰	۰	۰	۱
" " سوم	۰	۰	۰	۱
وضع اصطلاحات	۱۲	۳	۱	۳
فرہنگ اصطلاحات پیشہ وراں				
اوّل تا ہشتم				
اوّل تا پنجم فی جلد	۴	۲	۱۲	۱
ششم	۸	۳	۰	۲
ہفتم	۱۲	۲	۱۲	۱
ہشتم	۸	۳	۸	۲
معلومات عامہ				
جائزۂ زبان اردو	۰	۳	۸	۱

نام کتاب	قیمت مجلد		قیمت بلا جلد	
	آنے	روپے	آنے	روپے
فن صحافت	۴	۳	۴	۲
مردم شماری ۱۹۳۱ء	۴	۲	۴	۱
اصلی خالق باری	۴	۲	۴	۱
متفرق				
حبش و اطالیہ	۰	۰	۰	۱
تقویم ہجری و عیسوی	۰	۰	۸	۰
ہمارا رسم الخط	۰	۰	۲	۰
خطبہ سر سپرو	۰	۰	۱	۰
خمسۂ کیفی	۰	۰	۴	۰
جاپانی بچوں کے گیت				
حصہ اوّل	۰	۰	۴	۰
" دوم	۰	۰	۴	۰
شہد کی مکھیوں کا کارنامہ	۱۰	۰	۶	۰
قانون				
جنایات بر جائداد	۸	۲	۰	۲

ضمیمہ نمبر ۱۱

انجمن کی شاخوں کے لیے قواعد

(حسب منظوری مجلسِ نظما مجریہ یکم اگست ۱۹۴۳ء)

۱- چوں کہ موجودہ صوٗبائی تنظیم خاطر خواہ کام یاب نہیں رہی لہٰذا آیندہ تمام شاخوں کا واحد مرکز صدر انجمنِ ترقیٔ اُردُو (ہند) دہلی ہی رہے گا۔ البتہ اگر کسی صوٗبے یا ریاست میں انجمن کی کوئی شاخ صوٗبائی مرکزیت قائم کر سکے اور اپنے علاقوں کی شاخوں کا الحاق اپنے ساتھ رکھنے کی خواہاں ہو، نیز اس تنظیم کی جملہ ذمّے داریاں اُٹھانے کا صدر دفتر کو اطمینان دلا سکے تو اس علاقے میں اس شاخ کو صوبائی مرکز تسلیم کیا جا سکتا ہی۔

۲- ہر مقام یا بستی میں صرف ایک شاخ قائم ہو سکے گی۔

(ف) مقام کا تعیّن میونسپل حدوٗد یا ایک مسلّمہ موضع کی حدوٗد سے ہو گا۔

۳- ہر شاخ کے کم سے کم باقاعدہ پچیس ارکان ہونے ضروری ہیں۔

(ب) رکنیت کا چندہ کم از کم چار آنے سالانہ ہوگا۔

(ج) ہر شاخ کا انتظام اس کی انتظامی کمیٹی انجام دے گی۔ جس میں بشمول صدر نشین و سکریٹری کل پانچ سے کم ارکان

نہ ہوں گے۔

۴۔ شاخ کے قائم کرنے کا طریقہ حسب ذیل ہوگا:۔

(الف) الحاق کی درخواست منسلکہ فارم کے مطابق معتمد انجمن ترقی اُردو (ہند) دہلی کے نام بھیجی جائے گی۔ اور اُس درخواست کے ساتھ ایک رُپیہ فیس الحاق روانہ کرنی ہوگی۔

(ب) معتمدِ اعزازی کے پاس سے الحاق کی منظوری کی اِطّلاع آنے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر شاخ کو انجمن کا رکن خریدار بننا لازم ہوگا۔ یعنے بارہ رُپے سالانہ چندہ دینا ہوگا جس کے عوض میں اُسے انجمن کی مطبُوعات قیمتی پندرہ رُپے سالانہ دی جائیں گی۔ ان مطبوعات میں اخبار ہماری زبان (قیمتی ایک رُپیہ سالانہ) لازماً شامل ہوگا۔

ہر مسلّمہ شاخ کو ایک سال کے اندر اُردو کی ابتدائی تعلیم کا ایک مدرسہ یا دارالمطالعہ قائم کرنا ہوگا۔

(ل) مقامی حالات کو دیکھ کر صدر مرکز ان شاخوں کو جنھیں وہ امداد کا مستحق قرار دے، اُن کے قائم کردہ مدارس کے لیے محدُود تعداد میں درسی کتابیں بلا قیمت بہم پہنچائے گا۔

(ب) اسی طرح ہر شاخ کو جو دارالمطالعے میں اُردو کتب خانہ قائم کرے، صدرِ انجمن شاخ کی فراہم کردہ کتابوں کی دس فی صدی قیمت کی مطبُوعات انجمن ہدیتہً دے گی۔ علیٰ ہذا شاخوں کے دارالمطالعے کے لیے انجمن کے رسالے اُردو اور سائنس ۲۵ فی صدی رعایت سے دیلے جائیں گے۔

۶۔ شاخ کے لیے ضروری ہوگا کہ جنوری، اپریل، جولای اور اکتوبر کے پہلے ہفتے میں اپنی کارگزاری کی سہ ماہی کیفیت (مطبوعہ تختے پر جو صدر انجمن کی طرف سے بلاقیمت ارسال ہوگا) روانہ کرتی رہے۔

۷۔ ہر شاخ اس بات کی پابند ہوگی کہ صدرِ انجمن کی جانب سے زبان کی حفاظت و اشاعت کے لیے جو ہدایات وقتاً فوقتاً بھیجی جائیں ان کی پیروی کرے۔

ہماری زبان

انجمنِ ترقیٔ اُرْدُو (ہند) کا پندرہ روزہ اخبار

ہر مہینے کی پہلی اور سولھویں تاریخ کو شائع ہوتا ہی

چندہ سالانہ ایک رُپیہ - قیمت فی پرچہ ایک آنہ

اُرْدُو

انجمنِ ترقیٔ اُرْدُو (ہند) کا سہ ماہی رسالہ

جنوری، اپریل، جولائی اور اکتوبر میں شائع ہوتا ہی

اس میں ادب اور زبان کے ہر پہلو پر بحث کی جاتی ہی۔ تنقیدی اور محققانہ مضامین
س امتیاز رکھتے ہیں۔ اُرْدُو میں جو کتابیں شائع ہوتی ہیں، اُن پر تبصرہ اس رسالے کی
ـ خصوصیت ہی۔ اس کا حجم ڈیڑھ سو صفحات یا اس سے زائد ہوتا ہی۔ قیمت سالانہ
ـصُول ڈاک وغیرہ ملا کر سات رُپے سکۂ انگریزی (آٹھ رُپے سکۂ عثمانیہ) ایک پرچے کی
ت ایک رُپیہ بارہ آنے (دو رُپے سکۂ عثمانیہ)۔

رسالۂ سائنس

انجمنِ ترقیٔ اُرْدُو (ہند) کا ماہانہ رسالہ

ہر انگریزی مہینے کی پہلی تاریخ کو جامعہ عثمانیہ حیدرآباد سے شائع ہوتا ہی۔
اس کا مقصد یہ ہی کہ سائنس کے مسائل اور خیالات کو اُرْدُو دانوں میں مقبول کیا جائے۔
ـیں سائنس کے متعلق جو جدید انکشافات وقتاً فوقتاً ہوتے ہیں یا بحثیں یا ایجادیں ہو رہی
اُن کو کسی قدر تفصیل سے بیان کیا جاتا ہی اور ان تمام مسائل کو حتی الامکان صاف اور
ـں زبان میں ادا کرنے کی کوشش کی جاتی ہی۔ اس سے اُرْدُو زبان کی ترقی اور اہلِ وطن
خیالات میں روشنی اور وسعت پیدا کرنا مقصود ہی۔ رسالے میں متعدد بلاک بھی شائع ہوتے ہیں۔
ت سالانہ صرف پانچ رُپے سکۂ انگریزی (چھ رُپے سکۂ عثمانیہ)۔

خط و کتابت کا پتا: معتمد مجلسِ ادارت رسالۂ سائنس۔ جامعۂ عثمانیہ حیدرآباد دکن۔

انجمنِ ترقیٔ اُرْدُو (ہند) ۱ دریا گنج - دہلی

Annual Report

OF THE

Anjuman-e-Taraqqi-e-Urdu (India).

(Regd. under Act XXI of 1860)

FOR

1945

EDITED AND ISSUED

BY

The Honorary Secretary.

Anjuman-e-Taraqqi-e-Urdu, (India) Delhi.

Printed at the

R yals' Press, Delhi.